ISSN-0971-8338

یوجنا

اگست 2014 ترقیاتی ماہنامہ 20روپے

خصوصی شمارہ

حکمت عملی اور تدابیر میں معمولی تبدیلی

اشیما گوئل

مالیہ کے استحکام کا قابل عمل طریقہ

چرن سنگھ /شاردا شمپی

بدلتی ہوئی معیشت کے مقاصد اور ترجیحات

رویندر ایچ ڈھولکیا

ریلوے بجٹ-2014: حقیقت پسندی کی جانب؟

ایس سری رمن

عام بجٹ

2014-15

خصوصی مضمون

جمنا ندی کی صفائی

ڈاکٹر دیپ شکھا شرما

بڑھتے قدم

ترقیاتی خبرنامہ

رواں مالی سال کے لئے راست ٹیکس سے مقررہ مالی نشانہ حاصل ہوگا: وزیر خزانہ

☆وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے امید ظاہر کی ہے کہ رواں مالی سال 2014-15 کے لئے راست ٹیکس کے لئے مقررہ مالی نشانہ نہ صرف حاصل ہوگا بلکہ نشانے سے زیادہ کی آمدنی ہوگی۔ رواں مالی سال کے لئے راست ٹیکس کی وصولی کے لئے 736221 کروڑ روپے کا نشانہ مقرر کیا گیا ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ اس نشانے کے حصول کے لئے محکمہ انکم ٹیکس کے افسران کو اصول اخلاق کی اعلیٰ قدروں کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ محکمے کی ساکھ ہی سب سے بڑا اثاثہ ہے۔ جناب جیٹلی یہاں پرنسپل چیف کمشنروں، پرنسپل ڈائریکٹر جنرلوں، چیف کمشنروں اور انکم ٹیکس کے ڈائرکٹر جنرلوں کی دو روزہ سالانہ کانفرنس کا افتتاح کرنے کے بعد محکمہ انکم ٹیکس کے اعلیٰ حکام سے خطاب کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ حکومت غیر ملکوں سے بلیک منی لانے کی پوری کوشش کر رہی ہے لیکن انھوں نے اعلیٰ افسران سے ملک کے اندر ہی موجود کالے دھن کو باہر لانے پر اپنی کوششیں مرکوز کرنے کے لئے کہا کیونکہ ملک میں کالا دھن کثیر مقدار میں موجود ہے۔

سی آئی ایل کو کوئلے کی پیداوار کا نشانہ

☆بجلی، کوئلہ، نئی اور قابل تجدید توانائی کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) جناب پیوش گوئل نے اپنے تحریری جواب میں راجیہ سبھا کو بتایا کہ کول انڈیا لمیٹیڈ (سی آئی ایل) کو 462.42 ایم ٹی ای کوئلے کی اصل پیداوار کے مقابلے میں 2013-14 کیلئے 482 ایم ٹی ای کوئلے کی پیداوار کا نشانہ دیا گیا ہے۔ وزیر موصوف نے مزید کہا کہ سی آئی ایل کے سات ذیلی پیداواری اداروں میں سے دو اداروں جن کے نام این سی ایل اور ڈبلیوسی ایل ہیں ان کی پیداوار میں منفی اضافہ ہوا ہے۔ 2013-14 میں 72.20 ایم ٹی ای اور 44 ایم ٹی ای کے نشانے کے مقابلے میں این سی ایل اور ڈبلیوسی ایل نے بالترتیب 68.64 ایم ٹی ای اور 39.73 ایم ٹی ای کی پیداوار کی ہے جو 2012-13 کے مقابلے میں 2.0 فیصد اور 6.0 فیصد کا منفی اضافہ ظاہر کرتا ہے۔ این سی ایل کے معاملے میں کوئلے کی پیداوار میں کمی کی اصل وجہ یہ رہی کہ اس کے تین اوپن کاسٹ پروجیکٹ جن کے نام کرشنا شیلا، بینا اور بلاک بی ہیں نے، سال کے دوران کام کرنا بند کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ دھماکہ خیز مادے کی کم فراہمی اور شدید بارش کی وجہ سے بھی پیداوار کم ہوئی۔ ڈبلیوسی ایل کے معاملے میں حد سے زیادہ بارش اور مٹی کی گاد جمع ہونے کی وجہ سے بھی پیداوار کم ہوئی۔

قرض کیلئے عالمی بینک کے ساتھ ہندوستان کا معاہدہ

☆اڈیشہ میں قدرتی آفات کے بعد باز آبادکاری کے پروجیکٹ کیلئے عالمی بینک (انٹرنیشنل ڈیولپمنٹ ایسوی ایشن) سے 153 ملین امریکی ڈالر کی امداد کیلئے حکومت ہند اور عالمی بینک نے قرض کے ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔ حکومت ہند کی جانب سے اقتصادی امور کے محکمے کے جوائنٹ سکریٹری جناب نلے متاش اور عالمی بینک کی جانب سے ہندوستان میں ایکٹنگ کنٹری ڈائریکٹر مائیکل ہنی نے اس معاہدے پر دستخط کئے۔ اس موقع پر ریاستی حکومت اور عالمی بینک کے نمائندوں کے علاوہ وزارت خزانہ کے حکام بھی موجود تھے۔

اس پروجیکٹ کا مقصد اڈیشہ کے ہدف شدہ علاقوں میں ہاؤسنگ اور خدمات عامہ کو بحال کرنا اور بہتر بنانا ہے۔ یہ پروجیکٹ قدرتی آفات کے نتیجے میں وقوع پذیر ہونے والے ہنگامی حالات پر قابو پانے کیلئے انتہائی سودمند ثابت ہوگا۔ یہ پروجیکٹ 5 سال کی مدت میں نافذ ہوگا اور اڈیشہ حکومت اور پروجیکٹ کو نافذ کرنے والی ایجنسی ہے۔

بہار کے لئے کم لاگت کے تین ہوائی اڈے

☆شہری ہوابازی کے وزیر مملکت جناب جی ایس سدھیشورا نے راجیہ سبھا کو بتایا کہ حکومت نے بہار میں مظفر پور، رکسول اور گیا میں کم لاگت کے تین ہوائی

باقی کور 68 پر

1SSN 0971. 8338

ترقیاتی ماہنامہ

یوجنا

نئی دہلی

اگست 2014 خصوصی شمارہ: **مرکزی بجٹ** 2014-15

☆ چیف ایڈیٹر کے قلم سے	اداریہ	2
☆ حکمت عملی اور تدابیر میں معمولی تبدیلی	اشیما گوئل	3
☆ مرکزی بجٹ:		
بدلتی ہوئی معیشت کے مقاصد اور ترجیحات	رویندرا یچ ڈھولکیا	9
☆ دارالحکومت میں جمنا ندی کی صفائی	ڈاکٹر دیپ شکھا شرما	13
☆ **کیا آپ جانتے ہیں؟**	واٹیکا چندرا	19
☆ مالیہ کے استحکام کا قابل عمل طریقہ	چرن سنگھ/ شاردا شمبھی	20
☆ ریلوے بجٹ: حقیقت پسندی کی جانب؟	ایس سری رمن	25
☆ مالی خسارہ: رجحانات اور نتائج	ڈاکٹر امیا کمار مہاپاترا	29
☆ بجٹ 2014-15: سرمایہ کاری کی سمت کا تعین	ششانکا بھڈے	33
☆ وسائل سے استفادہ: بجٹ کتنا موثر تعلق	روہت جیوتش/ پوجا رنگا پرساد	37
☆ بنیادی ڈھانچے اور توانائی کے شعبے کے	ڈاکٹر ہرموئے رائے	
تعلق سے مرکزی بجٹ 2014-15 کا جائزہ	ڈاکٹر انل کمار	41
☆ کپاس کا پھول توڑنے والی مشین	ناتو بھائی	43
(ایجاد و اختراع سریز)		
☆ عام بجٹ کے عمومی معاشی عوامل	لیکھا چکرورتی	37
☆ عام بجٹ: ایک نظر میں	رضوان عباس	50
☆ ریلوے ہندوستان کا سب سے بڑا ادارہ	شاہد حمید	58
☆ بجٹ اصطلاحات: دلچسپ معلومات	نسیم الدین	63
☆ حاجیہ مرزا:		
کارگل کی تخلیقی کام کرنے کی تحریک	چرخہ فیچر	66
☆ بڑھتے قدم (ترقیاتی خبرنامہ)	ادارہ	کور-2

چیف ایڈیٹر:
راجیش کمار جھا

سینئر ایڈیٹر
حسن ضیاء
فون: 23042566 **فیکس:** 23359578

ایڈیٹر
احسان خسرو

معاون: رقیہ زیدی
سرورق تزئین: جی پی دھوپے

جلد: 34 شمارہ-5
قیمت: 20 روپے

جوائنٹ ڈائریکٹر (پروڈکشن):
وی کے مینا

سالانہ خریداری اور رسالہ نہ ملنے کی شکایت کے لئے رابطہ:
بزنس مینیجر:
pdjucir@gmail.com
فون: 011-26100207

مضامین سے متعلق خط، کتابت کا پتا:
ایڈیٹر یوجنا (اردو)، 538-A، یوجنا بھون
سنسد مارگ، نئی دہلی-110001
ای میل: yojana.urdu@yahoo.co.in
ویب سائٹ: www.publicationsdivision.nic.in
www.yojana.gov.in

● **یوجنا** اردو کے علاوہ ہندی، انگریزی، آسامی، گجراتی، کنڑ، ملیالم، مراٹھی، تمل، اڑیہ، پنجابی، بنگلہ اور تیلگو زبان میں بھی شائع کیا جاتا ہے۔ ☆ نئی ممبرشپ، ممبرشپ کی تجدید اور ایجنسی وغیرہ کے لئے منی آرڈر/ ڈیمانڈ ڈرافٹ/ پوسٹل آرڈر ''اے ڈی جی پبلی کیشنز ڈویژن (منسٹری آف انفارمیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ) کے نام درج ذیل پتے پر بھیجیں: بزنس منیجر سرکولیشن: پبلی کیشنز ڈویژن (جرنلس یونٹ) بلاک iv لیول vii' آر کے پورم، نئی دہلی-110066 فون: 011-26100207

زرسالانہ: 100 روپے، دو سال: 180 روپے، تین سال: 250 روپے، پڑوسی ملکوں کے لیے (ایئر میل سے) 530 روپے۔ ☆ یوروپی اور دیگر ممالک کے لیے (ایئر میل سے) 730 روپے۔

☆ اس شمارے میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے، ضروری نہیں کہ یہ خیالات ان اداروں، وزارتوں اور حکومت کے بھی ہوں، جن سے مصنفین وابستہ ہیں۔

یوجنا منصوبہ بند ترقی کے بارے میں عوام کو آگاہ کرتا ہے مگر اس کے مضامین صرف سرکاری نقطۂ نظر کی وضاحت تک محدود نہیں ہوتے۔

چیف ایڈیٹر کے قلم سے

یوجنا

تسلسل اور تبدیلی

کسی ملک کے اقتصادی نظم کو وقت کے سیاسی حقائق سے الگ کر کے نہیں دیکھا جا سکتا۔ مئی 2014 میں اقتدار میں آئی حکومت کے پالیسی کے متعلق اعلانات کو ہمیں اسی تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ 15-2014 کا عام بجٹ نئی حکومت کی پہلی بڑی پالیسی کا اعلان ہے۔ ایک مضبوط عوامی حمایت کی لہر پر سوار حکومت کا چارج سنبھالنے کے صرف 45 دن کے اندر اسے بجٹ پیش کرنا تھا۔ مرکز میں اقتدار سنبھالنے کے بعد عوام نے نئی حکومت سے جو زبردست امیدیں وابستہ کر لی ہیں، اس کے پیش نظر حکومت کے لئے بجٹ پیش کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ یہ گذشتہ تین دہائیوں میں پہلا موقع بھی ہے جب کسی سیاسی پارٹی نے اپنے بل بوتے پر مکمل اکثریت حاصل کی ہے۔ مخلوط سیاست کی رخنہ اندازی ختم ہو گئی ہے اور حکومت کو ملک کے لئے اپنے اقتصادی نظریہ کے مطابق بڑی پالیسی کے تحت تبدیلیوں کے لئے ملک بھر میں زبردست حمایت حاصل ہے۔ تاہم ہندوستان جیسے وسیع اور پیچیدہ ملک میں کسی بھی تبدیلی میں جلد بازی کرنا نہ تو آسان ہے اور نہ دانش مندی کیوں کہ تمام متبادل کا مکمل احتیاط کے ساتھ جائزہ لئے بغیر کوئی بھی تبدیلی کروڑوں لوگوں کی زندگی کو متاثر کر سکتی ہے۔ اسی چیز کا خیال عام بجٹ 15-2014 میں رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس میں جہاں ایک طرف واضح طور پر تبدیلی کی خواہش دکھائی دیتی ہے وہیں، دوسری طرف توازن اور ماضی کے تسلسل کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔

حکومت کے سامنے اصل چیلنج اقتصادی ترقی میں اضافہ کرنا اور مالیاتی استحکام کو یقینی بنانا ہے۔ ہندوستان میں جی ڈی پی میں ترقی کی شرح گذشتہ دو مالی برسوں کے دوران گر کر 4.5 اور 4.7 فی صد تک پہنچ گئی۔ معیشت میں جو کساد بازاری آئی، وہ سب سے زیادہ مینوفیکچرنگ، تعمیرات، کان کنی اور ٹرانسپورٹ کے شعبوں میں دکھائی دی۔ ترقی کی شرح میں گراوٹ کا اندازہ بڑھتے ہوئے Incremental Capital Output Ratio(ICOR) سے لگایا جا سکتا ہے۔ 11-2009 کے برسوں کے دوران 4.1 سے پچھلے دو برسوں میں، ترقی میں سست رفتاری اور صلاحیتوں سے بھرپور استفادہ نہ کرنے کے سبب یہ بڑھ کر خاصا اوپر چلا گیا ہے، لہٰذا سرمایہ کاری کو مہمیز دینے اور پیداواری صلاحیت کو بڑھانے پر نئے بجٹ میں خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ گو کہ سرکاری اخراجات کو حسب حال رکھنے یا اسے کم کرنے کے سلسلے میں بحث و مباحثہ کا سلسلہ جاری ہے۔ حکومت نے پی پی پی، ایف ڈی آئی اور دیگر ادارہ جاتی اقدامات کے ذریعہ پرائیوٹ سرمایہ کاری کو تقویت دینے کے لئے کئی اقدامات کئے ہیں۔

نئے بجٹ میں سرمایہ کاری سے ہم آہنگ پالیسی اور ادارہ جاتی ماحول بنانے پر واضح طور پر زور دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں عارضی ٹیکس کریڈٹ کی حد 100 کروڑ روپے سے گھٹا کر 25 کروڑ روپے کرنے، جلد فیصلہ کرنے کا وعدہ، انشورنس اور دفاعی شعبہ میں میں ایف ڈی آئی، ریٹرواسپیکٹیو ٹیکس پروویزن کا اعلان جیسے اقدامات کئے گئے ہیں۔ ترقی کو مہمیز لگانے اور مالیاتی استحکام کو برقرار رکھنے کے اہداف کے درمیان ایک ممکنہ توازن رکھا گیا ہے اور اس کی اصل خوبی ان دونوں کے درمیان توازن ہی ہے۔

بجٹ میں ٹیکس ریونیو میں اضافہ کر کے اور سبسڈی کو کم کر کے مالی خسارہ کو قابو میں رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جہاں رواں مالی سال کے لئے مالی خسارہ کو جی ڈی پی کا 4.1 فیصد تک رکھنے کا نشانہ مقرر کیا گیا ہے، وہیں 16-2015 کے لئے یہ نشانہ جی ڈی پی کا 3.6 فیصد طے کیا گیا ہے جسے 17-2016 میں مزید گھٹا کر 3 فی صد تک کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ دوسری طرف مجموعی ٹیکس آمدنی کو بڑھاتے ہوئے 14-2013 سے 17-2016 کے درمیان جی ڈی پی کا 10.2 فی صد سے بڑھا کر 11.2 فی صد کرنے کا ہدف طے کیا گیا ہے۔ اس ہدف کو حاصل کرنے کے لئے ٹیکس بنیاد بالخصوص سروس ٹیکس میں توسیع کی جائے گی اور آئی ٹی سسٹم کو استعمال کر کے ٹیکس کلکشن کی صلاحیت میں اضافہ کیا جائے گا۔ ان کے علاوہ بہتر اہداف اپنا کر اور خامیوں کو دور کر کے سبسڈی کو جی ڈی پی کا دو فی صد تک محدود کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

بہر حال ان تمام اعداد و شمار کے باوجود، جو اقتصادی موضوعات پر اس طرح کے مباحثوں کا سب سے اہم عنصر سمجھے جاتے ہیں، قیمتوں میں اضافہ، روزگار، صحت، تعلیم، سڑکیں، بجلی، خیر سگالی اور سماجی اور سیاسی ماحول، سماج کے مختلف طبقات کے مابین مساوی اقتصادی حیثیت وغیرہ جیسے امور عام آدمی کے نقطہ نظر سے بنیادی سوالات کے حامل ہوتے ہیں۔ کسی بھی عوامی پالیسی کی کامیابی کو اس کے عوام کے لئے ان مقاصد کو یقینی بنانے میں حصولیابیوں کی بنیاد پر ہی طے کیا جا سکتا ہے۔

شاید پیداواریت، ملازمت، انسانی صلاحیتوں کے استعمال میں اضافہ کے ذریعہ ''سرگرم شمولیت'' کا راستہ اپنا کر اس مقصد کو حاصل کیا جا سکتا ہے جو ''جامع ترقی'' کے ماڈل میں نامکمل رہ گیا تھا۔

اشیما گوئل

مرکزی بجٹ 15-2014:

حکمت عملی اور تدابیر میں معمولی تبدیلی

ٹیکس مالیے میں بڑا اضافہ جی ایس ٹی کے لئے متوقع تبدیلی کے مطابق خدمات کے لئے ٹیکس کی بنیاد میں اضافہ کرنے سے حاصل ہوا ہے۔ کم شرحوں اور بڑی بنیادی والا فلسفہ ہندوستان کی آبادی کے بڑے سائز کے لئے موزوں ہے نیز معقولیت کا معیار پورا کرتا ہے۔ حالاں کہ ہندوستانی ارب پتیوں کا بڑھتا ہوا طبقہ ملک کی ترقی کے لئے زیادہ تعاون کرسکتا ہے۔

ایک نئ حکومت کے پہلے بجٹ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے اس میں ایک تصور اور منصوبوں سے واضح طور پر آگاہ کیا گیا ہو۔ زیادہ ترقی' روزگار' بہتر سہولیات' بنیادی ڈھانچے اور حکمرانی کے ذریعے آرزوئیں اور تمنائیں پوری کرنے کی خواہش تو واضح کی جاتی ہے لیکن یہ واضح نہیں کیا جاتا ہے کہ بجٹ میں کئے گئے اقدامات سے یہ خواہش کرنے کے سلسلے میں کیسے مدد ملنے کی توقع ہے۔

یہ ایک افسوس ناک بات ہے کیوں کہ ایسے بہت سے طریقے ہیں جن میں مجموعی تسلسل کے باوجود بجٹ تبدیلی کی جانب متوجہ کرتا ہے۔ تفاعل کرنے والے پہلو نتائج کو بہتر بنانے کے لئے مستقل اور یکساں طور سے کام کرتے ہیں' جیسا کہ نیچے دیئے گئے ابواب سے پتہ چلتا ہے۔

ترقی کے بڑے اقتصادی تعین کار

بڑی اقتصادی سطح پر مختلف اقسام کی سرمایہ کاری اور گھریلو بچت کے لئے محرک موجود ہے جن سے ترقی میں اضافہ ہوتا ہے۔ ٹیبل ایک کے کالم میں موجودہ بجٹ کے تخمینوں اور عبوری بجٹ کے تخمینوں کے درمیان فی صد فرق دیا گیا ہے جس سے سابق حکومت کے بجٹ سے ایک ڈھانچہ جاتی دوری کا پتہ چلتا ہے۔ کالم 2 میں 14-2013 کے نظرثانی شدہ تخمینوں (آر ای) کے مقابلے میں جولائی 15-2014 کے بجٹ تخمینوں (بی ای) میں اضافے کے ساتھ اخراجات میں متوقع اضافہ دیا گیا ہے جس سے معیشت پر اثر پڑے گا۔ کالم 3 میں عبوری بجٹ میں کئے گئے' اسی طرح کے وعدے ہیں۔ کالم 4 ان وعدوں کے قابل عمل ہونے کا ایک مظہر ہے کیوں کہ اس میں حقیقی گذشتہ کارکردگی یعنی -2012 13 کے حقیقی تخمینوں کے مقابلے میں 14-2013 کے نظرثانی تخمینے دیئے گئے ہیں۔

کالم 1 میں عبوری بجٹ میں جس بات کا وعدہ کیا گیا تھا' اس سے بڑھ کر پیداواری اخراجات کے مختلف اقسام میں اضافہ کرنے کے لئے موجودہ بجٹ میں ایک مسلسل کوشش دکھائی گئی ہے۔ منصوبہ جاتی مالیے کے اخراجات میں اور منصوبوں سے باہر سرمایے کی تشکیل میں نیز سرمایہ جاتی منصوبوں سے باہر سرمایے کی تشکیل میں نیز سرمایہ جاتی اثاثوں کی تشکیل کے لئے گرانٹس میں گذشتہ اضافوں (کالم 4) کے مقابلے میں کافی اضافے (کالم 2) کا وعدہ کیا گیا ہے۔

سرکاری سرمایہ کاری میں برائے نام تبدیلی کے علاوہ نجی سرمایہ کاری میں کمی کو پلٹنے نیز اس کی پیداواریت میں اضافہ کرنے کے لئے بہت سے اقدامات موجود ہیں۔ یہ اشیا سازی میں سست روی کو پلٹنے کے لئے لازمی ہے۔ ان میں 100 کروڑ روپے کے اس کے پہلے کے آغاز سے 25 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کے لئے توسیع کردہ سرمایہ کاری بھتے کے لئے اہلیت کے ساتھ سرمایہ کاری کے لئے عارضی ٹیکس کریڈیٹس شامل ہیں۔

مضمون نگار آئی جی آئی ڈی آر' ممبئی میں پروفیسر ہیں۔
ashima@igidr.ac.in

ریاستوں کے ساتھ پیروی کر کے، مقامی سطحوں پر بھی تیز رفتار فیصلہ کرنے کے وعدہ نیز پی پی پی پر زور دیا گیا ہے۔صنعت کے لئے مرکزی حکومت کی خدمات کے سلسلے میں تال میل کرنے کے لئے آئی ٹی پر مبنی ای بی آئی زیڈ واحد جگہ کا اہتمام کیا جائے گا نیز بہت سی صنعتی راہداریاں اور کلسٹر قائم کئے جائیں گے۔

دفاعی پیداوار اور بیمے جیسے اسٹرے ٹیجک شعبوں میں غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری کو فروغ دینے سے سرمایہ کاری، اندرون ملک روزگار، ٹکنالوجی اور رقم کی فراہمی میں بھی براہ راست اضافہ ہوگا۔ایف ڈی آئی کی حد 26 سے بڑھا کر 49 فی صد کر دی گئی ہے تا کہ انتظام اور کنٹرول ہندوستان کے پاس رہے۔خاص طور سے کم لاگتی مکانات کے لئے اور اسمارٹ شہروں کے لئے بلڈ اپ ایریا اور سرمایے کی شرائط کے سلسلے میں دیگر رعایات دی گئی ہیں۔

سرمایہ کاری کے لئے اضافی مالیہ گھریلو بچتوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے اقدامات سے آتا ہے۔ٹیکس استثنا کے لئے مجاز پبلک پراویڈنٹ فنڈ کی حد میں اضافے،

ٹیبل۔1:کلیدی بجٹ اعداد و شمار (فی صد اضافہ)

	تشکیل نو	متوقع اثر: موجودہ بی ای	متوقع اثر: موجودہ بی ای	قابل عمل ہونا
	عبوری بی ای کے مقابلے میں بی ای	گذشتہ آر ای کے مقابلے میں بی ای اصافہ میں اضافہ		2012-13 کے حقیقی تخمینوں کے مقابلے میں گذشتہ آر ای میں اضافہ
	1	2	3	4
مالیے کا خسارہ کا فی صد	-3.33	-12.12	-9.09	-8.33
مالی خسارہ کا فی صد	0.00	-10.87	-10.87	-4.17
ابتدائی خسارہ کا فی صد	0.00	-38.46	-38.46	-27.78
غیر منصوبہ جاتی سرمایہ جاتی اخراجات	5.17	20.72	14.79	5.79
کل منصوبہ جاتی اخراجات	4.00	20.90	16.80	14.97
منصوبہ جاتی مالیے کے اخراجات	2.54	21.96	18.94	12.95
منصوبہ جاتی سرمایہ کے اخراجات	7.47	17.18	9.04	22.82
کل مالیے کے اخراجات	15.80	12.86	-2.54	12.77
سرمایہ جاتی اثاثوں کی تشکیل کے لئے گرانٹس				
غیر منصوبہ جاتی	14.68	21.61	6.04	19.46
مالیے کے				
اخراجات	0.62	8.46	7.79	12.40
جس کی				
سبسڈی	1.94	2.01	0.08	-0.61
سماجی خدمات				
(صحت،تعلیم وغیرہ)	2.03	-0.40	-2.40	20.17
کل سرمایہ جاتی اخراجات	6.39	18.80	11.66	14.41
مالیے کی وصولیابیاں	1.94	15.59	13.40	17.06
سرمایہ کی وصولیابیاں	1.52	7.83	6.22	5.66

ماخذ:بجٹ اعداد و شمار سے حساب لگایا گیا۔

اپنے گاہک کو جانئے (کے وائی سی) کے آسان تر معیارات، ایک واحد چالو ڈیمیٹ کھاتے سے مالی بچتوں کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ ریئل اسٹیٹ سرمایہ کاری ٹرسٹوں جنہیں پاس تھرو ٹیکس درجہ دیا جائے گا اور اندرون ملک خردہ کے لئے سرکاری شعبے کے بینکوں سے سرمایہ نکاسی جیسے ذرائع سے اہل کنبہ اکویٹی مارکیٹوں میں واپس آئیں گے۔ بینکوں کے لئے کم کردہ کم سے کم اسٹیچوٹری لیکویڈیٹی ریشو، کیش ریزرو ریشو کی ضروریات کے تحت طویل مدتی فنڈز اٹھانے کی اجازت سے طویل مدتی بنیادی ڈھانچے کے سلسلے میں رقم فراہم کرنا آسان ہوگا۔

تنخواہ والے طبقوں کو جو ٹیکس کا سب سے بڑا بوجھ برداشت کرتے ہیں، کچھ رعایات دی گئی ہیں جب کہ منتخبہ صنعتوں کو بھی محصول میں رعایات ملی ہیں۔ ان سے افراط زر سے ٹیکس بریکٹوں کے کٹاؤ کے لئے تلافی ہونے کے علاوہ صنعت کے لئے مانگ میں اضافہ ہوگا۔ مزید ٹیکس بڑھا کر سرمایہ کاری اور بچت ٹیکس کریڈیٹس کی ادائی ہونی چاہئے کیوں کہ یہ مزید ترقی کو متحرک کرتے ہیں۔

خوراک کے سلسلے میں افراط زر کم کرنے کے لئے ٹھوس اقدام خوراک کے ذخیروں کی وعدہ شدہ فروخت تک محدود ہے۔ لیکن بجٹ میں اے پی ایم سی قوانین میں ترمیم کرنے کے لئے ریاستوں کے ساتھ قریبی طور سے کام کرنے کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے نیز گوداموں کو بہتر بنانے اور فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کی تشکیل نو کرنے سمیت زرعی مارکیٹنگ کو بہتر بنانے کے سلسلے میں دیگر اقدامات کا وعدہ کیا گیا ہے۔ زراعت میں مداخلتوں کو بنیادی ڈھانچے یعنی آب پاشی، پن دھاراؤں کے فروغ، بجلی میں فیڈر کی علاحدگی، سڑکوں اور مکانات پر صحیح طور سے مرکوز کیا گیا ہے۔ این آر ای جی اے کے لئے تخصیص زر کو برقرار رکھا جانا چاہئے لیکن اس کا رخ آثاثے کی تشکیل کی طرف بھی کردیا گیا ہے۔ زراعت کے سلسلے میں قرض کی سہولت بہم پہنچانے کا سلسلہ جاری رہے گا۔ دیہی صنعت کاری کے لئے فنڈ سے خوراک کا ذخیرہ کرنے اور اس کی پروسیسنگ کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

گذشتہ سال سخت جد و جہد کے نتیجے میں چالو کھاتے کے خسارے میں کمی آئی۔ لیکن ادائیگیوں کا ایک پائیدار توازن برقرار رکھنے کے لئے گھریلو مالی بچتوں میں اضافہ کرنا اور گھریلو مارکیٹوں کو مستحکم کرنا طویل مدتی اقدامات میں اہمیت کے حامل ہیں۔ گھریلو مالی مارکیٹوں کو مستحکم کرنے کے اقدامات کرتے ہوئے یہ اچھی بات ہے کہ وزیر خزانہ نے غیر ملکی قرض کی آمد کو مزید نرم نہیں کیا ہے۔ یہ کام صرف گھریلو فراہمی کی رکاوٹوں کو دور کئے جانے کے بعد ہی کیا جانا چاہئے۔ کاروبار کے گھریلو ماحول کو بہتر بنانے سے بھی برآمدات کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ برآمدات کے فروغ کا ایک مشن قائم کیا جانا ہے اور خصوصی اقتصادی خطوں کی حوصلہ افزائی کی جانی ہے۔

رکاوٹوں کو دور کرنا

سابقہ بجٹوں میں مالی اخراجات کی ساخت سے خوراک کی ایک گونا گوں باسکٹ کی مانگ میں اضافہ ہوا، جب کہ زراعت میں پابندیوں سے فراہمی کے ایک مساوی ردعمل کی روک تھام ہوئی۔ کھپت کے لئے بڑی سرکاری منتقلیوں کی وجہ سے افراط زر میں اضافہ ہوا۔ اس سے حاصل ہونے والا سبق یہ ہے کہ معیشت کی رکاوٹوں کو دور کرنے کے سلسلے میں سرکاری اخراجات اور فراہمی کے ردعمل کے سلسلے میں پابندیاں لگانا بہت موثر ہوسکتا ہے۔ چناں چہ محض اخراجات کم کرنے سے مالی استحکام کا معیار زیادہ اہم ہے۔ دوسرے منتقلیاں صلاحیت میں توسیع کے مطابق ہونی چاہئیں۔

دو عناصر سرکاری سرمایہ کاری میں اضافہ کو محدود کرتے ہیں۔ پہلا خاص طور سے اگر اخراجات کی سمت تبدیل کرنی ہے تو موثر طور سے خرچ کرنے کے لئے نظام کو موثر بنانے میں وقت لگتا ہے۔ دوسرا فنڈز کی رکاوٹ سرکاری سرمایہ کاری میں اضافے کی راہ میں اس وقت تک مانع آتی ہے، جب تک کہ دیگر سرکاری اخراجات میں کمی نہ کی جائے۔ سرمایہ کاری کے سلسلے میں سرکاری اخراجات کی ساخت تبدیل کرنے کے سلسلے میں بجٹ کی کوشش برائے نام رہیں کیوں کہ مالیے کے اخراجات کو زیادہ کفایتی نہیں بنایا گیا ہے، کچھ ٹیکس رعایتیں بھی ہیں اور مالی خسارے کا نشانہ برقرار رکھا گیا ہے (ٹیبل 1)۔

سبسڈیوں کو معقول بنانے کے بارے میں اخراجات کے انتظام سے متعلق کمیشن کی رپورٹ زیر التوا ہونے کی وجہ سے ان میں کیمیاوی کھاد کی سبسڈی میں اضافے کی وجہ سے فی الواقع اضافہ ہوا ہے (ٹیبل 1)۔ کل سبسڈیاں جی ڈی پی کے دو فی صد تک محدود ہیں لیکن ایسا لگتا ہے کہ اب بھی ان کے لئے کم رقم فراہم کی گئی ہے۔ بجٹ تخمینے میں مالی خسارے کا نشانہ حاصل کرنے کے لئے عبوری بجٹ میں کچھ اخراجات ختم کردیئے گئے تھے، بڑے ڈیویڈینڈ دینے کے لئے پی ایس یوز پر زور دیا گیا ہے اور سرمایہ جاتی اخراجات میں کافی کمی کی گئی ہے۔ مارکیٹوں تک بھی نشانے کی کم اولوالعزم مختصر مدت سے خوش ہوں گی جس سے اس طرح کی چالوں کی ضرورت ختم ہوگئی ہے۔

خاص طور سے اس ہندوستانی سیاق وسباق میں جہاں ہم ضرورت سے زیادہ سرکاری اخراجات کی وجہ سے پیدا ہوئی انتہائی بیرونی کمزوری سے ابھی بحال ہو رہے ہیں، طویل مدتی مالی استحکام کے لئے عہد ایک بہت زیادہ مثبت اقدام ہے لیکن مختصر مدت کے لفظ سے چپکے رہنے کی وجہ سے ساخت کو بہتر بنانے کا موقع ختم ہوسکتا ہے۔ مالی استحکام کا معیار اور سنجیدگی زیادہ معنی رکھتی ہیں۔ فراہمی کی طرف والے عناصر سے زیادہ تر افراط زر پیدا ہوتا ہے لیکن ہمارے یہاں دنیا بھر کے مقابلے میں نوجوان بے روزگاروں کی سب سے زیادہ شرحیں ہیں نیز ہمیں ترقی کو فروغ دینے کے لئے پرزور اور موثر طریقے سے عمل کرنے کی ضرورت ہے جیسا کہ بہت سے مغربی ممالک کررہے ہیں۔

درحقیقت ترقی کے سلسلے میں جوئے بازی پائی جاتی ہے۔ لیکن اندرون ملک خوش امیدی کے احیا نیز بین اقوامی ترقی کی وجہ سے اب اس کا بہتر طور سے پتہ لگایا گیا ہے۔ تیل کی قیمتوں کو نرم بنادیا گیا ہے نیز ایک مضبوط تر

روپے اور ڈیزل کی قیمتوں میں ازخود اضافے سے سبسڈی میں کمی آئے گی۔ ایک گرم بازاری گھریلو اسٹاک مارکیٹ کی وجہ سے سرمایہ نکاسی سے زیادہ وسائل بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ مالیے کی وصولیابی کے سلسلے میں عبوری بجٹ کی خوش امیدانہ تجاویز کو برقرار رکھا گیا ہے۔ لیکن وہ قابل عمل ہیں کیوں کہ وہ 2012-13 میں حقیقی قدر و قیمت کے مقابلے میں 2013-14 کے آر ای میں 17.1 کے اضافے کے مقابلے میں 15.6 پر خفیف سی کم ہیں۔ اس طرح کی جوئے بازی کے لئے مخالفت زیادہ سازگار ہے لیکن پرانی غیر منفعت بخش حکمت عملیوں کا ایک خطرہ موجود ہے کیوں کہ نشانے پورے کرنے کے لئے سرمایہ کاری میں کٹوتی سے ترقی کو نقصان پہنچے گا اور افراط زر میں اضافہ ہوگا۔

دوسرا معاملہ صلاحیت کے لئے منتقلیوں کو محدود کرنے سے متعلق ہے۔ منتقلیوں کو ازسرنو وضع کرنے

ٹیبل۔1: کلیدی بجٹ اعداد و شمار (فی صد اضافہ)

	ازسرنو تشکیل عبوری بی ای کے مقابلے میں بی ای	متوقع اثر: بی ای	متوقع اثر: عبوری بی ای	سہل العمل ہونا 2012-13 کے حقیقی تخمینوں کے مقابلے میں گزشتہ آر ای اضافہ
		گزشتہ آر ای کے مقابلے میں بی ای اضافہ		
	1	2	3	4
مرکزی منصوبہ جاتی اخراجات	4.22	-21.10	-24.29	23.20
بیرونی بجٹ	-0.09	-3.76	-3.67	32.98
بجٹی امداد	9.15	-33.63	-39.20	16.98
شعبے				
زراعت	15.46	-34.32	-43.12	3.09
دیہی ترقی	6.20	-93.91	-94.27	13.94
آبپاشی	24.45	287.28	211.21	5.69
توانائی	1.74	-6.99	-8.58	35.29
صنعت اور معدنیات	4.16	11.18	6.74	8.93
ٹرانسپورٹ	4.66	6.58	1.84	20.45
مواصلات	-0.08	39.39	39.50	48.40
سائنسی ٹکنالوجی اور ماحولیات	7.88	38.43	28.32	12.67
وزارت				
سماجی خدمات	5.73	-51.69	-54.31	20.49
انسانی وسائل کا فروغ	5.33	-71.43	-72.88	11.40
صحت	9.06	-67.58	-70.27	11.71
پینے کا پانی اور صفائی ستھرائی	0.00	-98.08	-98.08	-7.43
صحت اور خاندانی بہبود	9.06	-67.58	-70.27	11.71
مکانات اور دیہی غریبی کا خاتمہ	0.00	77.63	77.63	33.29
انسانی وسائل کا فروغ	5.33	-71.43	-72.88	11.40
اسکولی تعلیم اور خواندگی کا محکمہ	7.02	-93.70	-94.11	10.13
اعلیٰ تعلیم کا محکمہ	5.00	-0.02	-4.78	15.67
محنت اور روزگا	22.87	-53.22	-61.93	-0.23
آبی وسائل	85.43	363.57	150.00	36.45
خواتین اور بچوں کی ترقی	11.25	-94.57	-95.12	7.36

ماخذ: بجٹ اعداد و شمار سے حساب لگایا گیا

سے یہ مقصد حاصل ہوسکے گا کیوں کہ ان سے صلاحیت پیدا ہوتی ہے' حالاں کہ ان سے مواقع کی مساوات میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اپنی مدت کی شروعات پر ایک مستحکم حکومت کو جمہور سے پیداواریت کی طرف منتقل ہونے کے سلسلے میں تیزی سے عمل کرنے کی زیادہ آزادی ہوتی ہے۔ حالت موجودہ سے انحراف کا خطرہ اٹھانے کے سلسلے میں تامل سے انتخابی منشور کی ایک پرخطر غلط تعبیر نکالی جائے گی۔

سرگرم شمولیت

رائے دہندگان بنیادی ڈھانچے' پانی' صفائی ستھرائی' صحت اور تعلیم جیسی اچھی سرکاری خدمات چاہتے ہیں جن سے کام میں سہولت ملتی ہے۔ سیاسی نظاموں کے عالموں کے مطابق اس طرح کی خدمات کی وسیع دستیابی کو یقینی بنانا' وہ طریقہ یہ ہے جس سے جمہوریت خوش حالی پیدا کرتی ہے۔ ہندوستانی گوناگونی اور ووٹ بینکوں نے ایک ایسا چکر فراہم کیا ہے جو اب چل رہا ہے۔

سماجی میڈیا کے ذریعے بیداری پیدا کئے جانے کی وجہ سے 'حقیقی' متوسط طبقہ پوری طرح سے بیدار ہوگیا ہے۔ دیہی محیط شہری نقل مکانی کی وجہ سے ایک بڑا نیا متوسط طبقہ وجود میں آیا ہے اور ملک کی آبادی کے خاکے میں نوجوانوں کے حصے میں اضافہ ہوا ہے۔ ان تمام طبقوں کو خیرات کی بجائے کام کرنے کے اچھے ماحول سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ روزگار کے زیادہ سے زیادہ مواقع دستیاب ہونے سے کم آمدنی والے طبقوں تک کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔

شمولیت پر مبنی ترقی کے سابقہ منتر کے مقابلے میں نیا منتر پیداواریت اور روزگار کے مواقع میں اضافہ کرکے 'سرگرم شمولیت' ہونی چاہئے جس میں براہ راست منتقلیاں صرف مستقل غریبوں کے لئے غذائیت اور تعلیم (یا موثر اسکیموں) سے مشروط ہوں۔ اس کے علاوہ اچھی صفائی ستھرائی اور پانی پر مبنی پیداواریت اب بھی سب سے زیادہ موثر غریبی مخالف اور غذائیت حامی اسکیمیں ہیں۔

بنیادی ڈھانچے' مکانات' پانی پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ یہ ایسی سہولیات ہیں جن کی فراہمی سے اوسط شہری کے لئے زندگی کہیں زیادہ آسان ہوجائے گی۔ ٹیبل 2 کے کالم ایک اور دو میں مکانات اور آب پاشی کے لئے اخراجات میں کافی اضافہ دکھایا گیا ہے۔

شعبے

گوئل (2012) نے اخراجات میں کفایت شعاری کے لئے ایک حل پیش کیا ہے۔ بڑھتی ہوئی ترقی کی وجہ سے سرکاری اسکیموں کی تشکیل نو کی جائے تاکہ ان سے انسانی صلاحیت سمیت صلاحیت کی ایک وسیع توضیح کا اضافہ ہوسکے۔ دوسرے ترقی اور روزگار کی راہ میں رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے اخراجات کی باہوش اور پراحتیاط نشانہ بندی کی جائے جس سے خرچ کئے گئے ہر ایک روپے کا سب سے بڑا اثر ظاہر ہو۔ اس کے لئے شعبہ جاتی اخراجات کی از سر نو تخصیص کرنے کی ضرورت ہے۔

تخصیص زر کی ایسی علامتیں ہیں جن سے نسبتاً بنیادی ڈھانچے کے شعبوں میں ان میں اضافہ ہونے نیز سماجی شعبوں اور وزارتوں میں ان میں کمی آنے کا پتہ چلتا ہے (ٹیبل 2)۔ لیکن یہ تخصیص زر زیادہ تر پہلے ہی عبوری بجٹ میں کردی گئی تھیں اور موجودہ بجٹ میں تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ شاید سابق حکومت نے یہ بات سمجھ لی تھی کہ اس کی تخصیص زر سے معیشت پر بہت زیادہ دباؤ اور بوجھ پڑا ہے یا ان میں کٹوتی کرنا آسان ہے یا ان وزارتوں میں خرچ کرنے کی صلاحیت میں کمی آرہی ہے۔ لیکن کالم 4 میں دکھایا گیا ہے کہ یہ وزارتیں اس سے پہلے بڑی رقمیں خرچ کرچکی تھیں۔ ایک ایسا نوکر شاہانہ ورثہ موجود ہے جو تیزی سے تفصیلی تبدیلیاں لانے کو مشکل بنادیتا ہے۔ لیکن موجودہ حکومت فی الواقع سرمایے کی تشکیل کے لئے جو مالیے کے اخراجات کے تحت آتا ہے (ٹیبل 1 گرانٹس میں زیادہ اضافے کے ذریعے تخصیص زر میں اضافہ کررہی ہیں نیز کپڑے' سیاست' تعمیرات جیسے مزدوروں پر مبنی شعبوں کے لئے تخصیص زر بڑھا رہی ہے۔

عمل در آمد بھی کلید ہوگی نیز یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ موجودہ حکومت کی طاقت اور استعداد ہوگی۔ مرکزی منصوبہ کی منصوبہ بند تخصیص زر کو بروئے کار لانے میں فرق کی شرح پر مبنی ایک عدد اشاریے سے پتہ چلتا ہے جس کا استعمال اصطلاحات کے بعد کی حکومتوں کو درجہ دینے کے لئے کیا گیا تھا کہ کانگریس نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے (0.6)' جس کے بعد یو پی اے۔1 کا نمبر ہے (3)' این ڈی اے کا نمبر تیسرا ہے (7.1) اور یو پی اے II نے کہیں زیادہ خراب کارکردگی کا مظاہرہ کیا (9.77)۔ ماضی سے انحراف کرنے اور وعدے پورے کرنے کے لئے کوشش درکار ہوگی۔

منظّم ترغیبات کو بہتر بنانا

تیزی سے فیصلہ سازی کے لئے ایسے نظاموں کی ضرورت ہوتی ہے جن سے اس کام میں مدد ملے۔ فرسودہ انتظامی ڈھانچوں کی وجہ سے تاخیرات ہوتی ہیں۔ یہ بات 2009 میں اس وقت واضح ہوگئی تھی جب غیر پرفارمنگ بینک قرضوں کے حصے میں اضافہ کیا گیا تھا کیوں کہ بنیادی ڈھانچے کے پروجیکٹوں میں تاخیر ہو رہی تھی۔ موخر الذکر میں بڑے پیمانے پر بدعنوانی کے معاملوں کا پتہ چلا تھا جس کا انکشاف سی اے جی کی رپورٹ اور 2010 میں ہوئے دولت مشترکہ کھیلوں سے ہوا تھا' لہٰذا اگرچہ بدعنوانی اور سی بی آئی تحقیقات کے ڈر کی وجہ سے تاخیرات ہوتی ہیں لیکن یہ حکومت کے مفلوج یا بے بس ہونے کی بڑی وجہ نہیں ہے۔

اگرچہ سابق حکومت کے مقابلے میں موجودہ حکومت میں وزیروں کی تعداد کم کردی گئی لیکن بجٹی تخصیص زر یو پی اے کے لئے 50 کے مقابلے میں اب بھی 49 وزارتوں کے لئے کی گئی ہے۔ اخراجات کی بچت کرنے کے لئے اسکیموں اور وزارتوں کو ہم آہنگ بنانے کے سلسلے میں کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی ہے۔ اس کی بجائے چھوٹے ابتدائی بنیادی سرمایے سے بہت سی نئی اسکیموں کا اعلان کیا گیا ہے۔ تاہم وزیر خزانہ نے ابتدائی تخصیص زر مقرر کرنے کے لئے موثر طور سے خرچ کرنے کے سلسلے میں حکومت کی مجبوری کا اظہار کیا ہے۔ اگر ان کے لئے زیادہ رقم دی جاتی ہے جو اس کا بخوبی استعمال کرسکتے ہیں تو

اس سے ترغیبات میں بہتری آئے گی۔ لیکن عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لئے معاون ادارہ جاتی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ حکمرانی کو بہتر بنانے کے لئے نئی ٹکنالوجیوں کو بروئے کار لانا ہوگا۔

غیر مواقع ترغیبات سے ہندوستانی سرکاری خدمات کے معیار کو نقصان پہنچتا ہے۔ مثال کے طور پر سبسڈیوں کی وجہ سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی وجہ سے قیمتوں اور تخصیص زر میں گڑبڑی پیدا ہوجاتی ہے۔ اناج پر مرکوز کم سے کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) اور سبسڈیاں پیداوار کو اس مانگ کی طرف لے جانے سے روکتی ہیں جو سبزیوں اور پروٹینس کی جانب بدل رہی ہے۔ ایندھن کے سلسلے میں سبسڈیاں توانائی کی بچت کے متبادل کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ ایندھن مثلاً ڈیزل اور مٹی کے تیل کے سلسلے میں سبسڈی دینے سے آلودگی اور بدعنوانی پیدا ہوتی ہے جس سے بہت زیادہ طویل مدتی سماجی اخراجات ہوتے ہیں مثلاً پنجاب میں کینسر کے بڑھتے ہوئے واقعات۔ سبسڈیوں کو معقول بنانے کے لئے آمدنی کی براہ راست منتقلیوں کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

خاص طور سے ٹیکس کے ڈھانچے اور انتظام کے شعبوں میں لین دین کے زیادہ اخراجات اور غیر منفعت بخش ہنڈیوں کے کاروبار کے امکان کو کم کرنے کے لئے اقدامات کئے گئے ہیں۔ شفافیت، سادگی نیز شکایات سننے اور انہیں دور کرنے کا عہد بھی کیا گیا تھا۔ ٹیکس سے متعلق مقدمات میں کمی لانے، غیر یقینی صورت حال ختم کرنے، امتیاز کو ختم کرنے اور رسائی میں آسانی پیدا کرنے کے لئے قانونی اور انتظامی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ مقیم ٹیکس دہندگان پیشگی ٹیکس فیصلہ بھی حاصل کرسکتے ہیں۔ صنعت کے ساتھ باقاعدگی سے تفاعل کرنے نیز اٹھائے گئے مسائل کے سلسلے میں ردعمل کرنے کی غرض سے اعلی سطحی کمیٹی قائم کی جائے گی۔

ٹیکس مالیے میں بڑا اضافہ جی ایس ٹی کے لئے متوقع تبدیلی کے مطابق خدمات کے لئے ٹیکس کی بنیاد میں اضافہ کرنے سے حاصل ہوا ہے۔ کم شرحوں اور بڑی بنیادی والا فلسفہ ہندوستان کی آبادی کے بڑے سائز کے لئے موزوں ہے نیز معقولیت کا معیار پورا کرتا ہے۔ حالاں کہ ہندوستانی ارب پتیوں کا بڑھتا ہوا طبقہ ملک کی ترقی کے لئے زیادہ تعاون کرسکتا ہے۔ دولت مند لوگوں پر جاری عارضی سرچارج کو ایک عالمی سطح کے لئے منتقل کیا جاسکتا ہے نیز اسے مستقل بنایا جاسکتا ہے۔ ٹکنالوجی، ٹی آئی این ڈاٹا بیس میں اطلاعات اور جی ایس ٹی کے ذریعے ایک یکساں کھپت ٹیکس کا اطلاق کرنے سے ہندوستان کی کم ٹیکس بنیاد کی توسیع کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ چین میں 20 فی صد کے مقابلے صرف تین فی صد ہندوستانی لوگ ٹیکس دیتے ہیں۔ چناں چہ توسیع کے لئے گنجائش بہت زیادہ ہے۔ بجٹ میں اس سمت میں صرف ایک بہت چھوٹا قدم اٹھایا گیا ہے۔

اختتام

اگرچہ مجموعی تدبیر حکومت عملی سے وابستہ ہیں لیکن یہ وابستگی ہنوز صرف برائے نام ہے کیوں کہ یہ چسپیدہ کہانی سنانے کے لئے کہ وہ ایک ساتھ کیسے کام کرتے ہیں، مختلف عناصر کو ایک دوسرے کے ساتھ بخوبی مربوط نہیں کیا گیا ہے۔ یہ افسوس ناک بات ہے کیوں کہ مختلف اقسام کی سرمایہ کاری حاصل کرنے نیز ان کی رقم فراہم کرنے کی صلاحیت کو بہتر بنانے کے اقدامات ترقی اور روزگار میں اضافہ کرنے کے لئے ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ جیسا کہ روزگار میں اضافہ کرنے کے لئے ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ جیسا کہ روزگار کی شدت والے شعبوں، بنیادی ڈھانچے، مکانات، زرعی مارکیٹنگ، فصلوں کی نقل وحمل پر توجہ مرکوز کرنے سے ہوگا۔ بہتر نظاموں، ترغیبات، سرکاری اخراجات اور سرکاری خدمات کی ساخت کے سلسلے میں بھی چھوٹی سی شروعات کی گئی ہے۔ ترقی کے سلسلے میں تعاون کرنے کے علاوہ ان سے صلاحیت پیدا کرکے مساوات کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی کیوں کہ معیشت رکاوٹیں دور نہیں کرتی ہے۔ کھپت کی طرف مائل سرکاری اخراجات کی ساخت سے اس سے پہلے افراط زر میں اضافہ ہوا تھا۔

لیکن بجٹ تقریر میں واضح طور سے اس طرح کی کہانی نہیں سنائی گئی ہے جس میں ہر ایک کو کچھ نہ کچھ دیتے ہوئے پرانے کے ساتھ تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے اپنی شرائط کا احاطہ کرنے کو ترجیحی دی گئی ہے۔ واضح کرنے میں ناکامی کا مطلب سمجھنے میں ناکامی بھی ہوسکتا ہے۔ یہ ایک خطرناک بات ہے کیوں کہ حسب معمول سیاست تبدیلی کے لئے ایک حقیقی موقع کو ضائع کرسکتی ہے۔ ایک ہوش مند عمل پر ہمیشہ بہتر طور سے عمل درآمد کیا جاتا ہے۔

☆☆☆

قومی دیہی صحت مشن کے تحت سہولتیں

☆ کئی ریاستوں میں ایسی سہولتیں موجود ہیں جن کے تحت بنیادی طور پر حاملہ خواتین کو سہولیات فراہم کی جاتی ہیں لیکن صحت عامہ چونکہ ریاستی حکومت کے دائرہ کار میں آتی ہیں اس لئے صحت اور خاندانی بہبود کی وزارت کے ذریعہ ملک میں موجود صحت کے مراکز کے اعداد وشمار کا حساب نہیں رکھا جاتا۔ البتہ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی حکومتوں کو قومی صحت مشن (این ایچ ایم) کے تحت مالی امداد فراہم کی جاتی ہے۔ یہ مالی امداد ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی ضرورتوں کے مطابق صحت کے مرکز تیار کرنے، موبائل میڈیکل یونٹوں اور ایمبولینسوں کا انتظام کرنے سمیت ان کے صحت دیکھ بھال کے نظام کو مضبوط کرنے کے لئے دی جاتی ہے۔ اس لئے ایسی سہولتوں کی فراہمی کے لئے کوئی ہدف مقرر نہیں کیا جاتا۔ وزیر صحت نے یہ معلومات لوک سبھا میں ایک سوال کے جواب میں فراہم کی۔

روبندرا ایچ ڈھولکیا

مرکزی بجٹ 15-2014

بدلتی ہوئی معیشت کے مقاصد اور ترجیحات

یہ بجٹ بنیادی طور پر رواں مالی سال کے آئندہ آٹھ مہینے کے لئے ہے۔فروری 2014 میں پیش کئے گئے عبوری بجٹ میں انقلابی تبدیلی اوراس میں خاطر خواہ تبدیلی کی گنجائش کم ہے۔اگرچہ حکومت کے پہلے بجٹ سے عوام کو امیدیں بہت زیادہ تھیں لیکن ماہرین اقتصادیات اور مالیاتی ماہرین نے تسلیم کیا کہ مالی سطح پر سابقہ حکومت کے اقرار کی وجہ سے وزیرخزانہ کو رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ ساتھ ہی پچھلی حکومت نے تعلیم، روزگار اور غذائی سلامتی کے حقوق لوگوں کو دینے کے لئے کئی قانون منظور کئے تھے۔اسی وجہ سے وزیرخزانہ کے پاس ایسے قوانین کے ضابطوں میں بڑی تبدیلی کرنے کی آزادی بہت کم تھی جب تک کہ ان قوانین کی ہیئت اور جاری پروگراموں کے نفاذ میں پوری طرح سے ترمیم نہیں کردی جاتی۔ ہمارے پارلیمانی اور قانونی نظام کی صلاحیت کو دیکھتے ہوئے اس کے لئے وقت درکار ہوگا اور موجودہ بجٹ میں اسے شامل نہیں کیا جاسکتا تھا۔مجموعی طور پر غوروخوض پر مبنی اور دور رس نتائج والی ترامیم اور اصلاحات کے لئے 45 دن کا وقفہ بہت کم ہے۔اس طرح کے کسی بھی معاملے میں غیر ضروری خطرات مول لینے کے بجائے احتیاط سے کام لینا ہوگا۔

مصنف انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ احمد آباد میں معاشیات کے پروفیسر ہیں۔

موجودہ حکومت کو جو پانچ بجٹ پیش کرنے کی حمایت ملی ہے،ان میں یہ پہلا بجٹ ہے۔موجودہ بجٹ کو اسی تناظر میں دیکھنا اوراس کا تجزیہ کیا جانا چاہئے۔اس بجٹ کے تجزیے کا دوسرا معیار موجودہ اور بدلتا ہوا معاشی ماحول ہے جس میں یہ پیش کیا گیا ہے کیوں کہ یہ نشانوں اور طے کی جانے والی ترجیحات کا تعین اور انہیں متاثر کرتا ہے۔

اقتصادی ماحول اور بجٹ کی ترجیحات

گزشتہ دو برسوں کے دوران معیشت کے تعلق سے کافی بحث ومباحثہ ہوا ہے جب ترقی کی مجموعی شرح کم ہوکر 4.5 اور 4.7 فی صد رہ گئی۔ حالاں کہ ان برسوں میں زرعی ترقی کی شرح 3 فی صد رہی جو بری نہیں ہے۔ کان کنی کے سیکٹر میں منفی نمو دیکھی گئی ،مصنوعات سازی اور تعمیراتی سیکٹرز میں عملی طور پر جمود طاری ہوگیا اور تجارت وٹرانسپورٹ سیکٹرز سست روی کا شکار ہوگئے ۔ اشیائے صرف کی قیمتوں کے لحاظ سے مہنگائی ناقابل قبول حد تک اونچی سطح پر برقرار رہی جس کی وجہ سے لوگ ایسا سوچنے لگے کہ معیشت جمود کا شکار ہوگئی ہے۔توازن ادائیگی میں چالو کھاتے کا خسارہ (سی اے ڈی) مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کے 3 فی صد کی محفوظ حد کو پار کرگیا اور غیر مستحکم طریقے سے اونچی سطح پر برقرار رہا۔بعدازاں گزشتہ سال درآمدات میں کمی اور برآمدات میں جمود کی وجہ سے یہ کم ہوکر 1.7 فی صد تک پہنچ گیا۔

شرح ترقی میں کافی کمی اور برآمد سمیت معیشت کی بیشتر پیداواری سرگرمیوں میں جمود کی وجہ سے ہنرمند اور غیر ہنرمند دونوں طرح کے روزگار میں بھاری کمی ہوگی۔ اندازہ ہے کہ پیداواری نمو میں ایک فی صد کی کمی سے روزگار میں 0.18 فی صد کی کمی اور غریبی میں زندگی بسر کرنے والے لوگوں کی تعداد میں 0.19 فی صد کا اضافہ ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ترقی میں ایک فی صد پوائنٹ کی کمی سے تقریباً 22 لاکھ افراد روزگار سے محروم ہوسکتے ہیں اور اتنے ہی لوگ خط افلاس سے نیچے جاسکتے ہیں۔صارفین کے لئے افراط زر میں اضافہ صورت حال کو غریبوں کے لئے مزید مشکل بنادے گا۔

اخراجات میں اضافہ جاری رکھنے کی وجہ سے حکومت کے پاس غریبی کم کرنے اور شرح ترقی بڑھانے کے لئے کوئی مالی متبادل بھی نہیں ہے کیوں کہ فضول خرچی اور عوام کو لبھانے والے غیر پیداواری اقدامات کی وجہ سے سنگین مالی خسارہ ہورہا ہے۔ دراصل وزیرخزانہ کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے کہ وہ اپنے پیش رو کے ذریعہ فروری 2014 میں طے کئے گئے مالی استحکام کے نشانے کو حاصل کرنے کی سمت میں آگے بڑھیں۔

حالاں کہ ترقی کی رفتار سست ہونے کی وجہ سے بے روزگاری اور غریبی کی شکل میں سماج کے ذریعہ چکائی جارہی بھاری قیمت کو دیکھتے ہوئے وزیرخزانہ کو بیک

وقت مالی ضابطوں کو برقرار رکھنے کے ساتھ افراط زر کو کم کرنے کی تدابیر کرکے معاشی نمو کو فروغ دینے کے قدم کو اولین ترجیح دینی ہی تھی۔ یہ نشانہ صرف ہندوستانی معیشت میں سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال کرکے اور گھریلو اکائیوں، کارپوریٹ اور پبلک سیکٹرز میں بچت کی حوصلہ افزائی کرکے حاصل کرکے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

بجٹ سے توقعات

موجودہ حکومت کے پہلے بجٹ سے کاروباریوں، سرمایہ کاروں اور بین اقوامی کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیوں کو امید رہی ہوگی کہ مستقبل کی اصلاحات کے لئے سمت طے ہو، افراط زر کو کم کرنے کے لئے واضح حکمت عملی ہو، پالیسی فریم ورک میں استحکام قائم رکھنے کا عزم ہو اور سرکاری انتظامیہ میں شفافیت اور کارکردگی بڑھے۔ اسی کے ساتھ حکومت کو سب سے زیادہ ٹیکس ادا کرنے والا متوسط طبقہ کچھ راحت کی امید کررہا تھا۔

اگرچہ بجٹ میں 14-2013 کے اقتصادی جائزے کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا ہے لیکن عام طور پر اسے کسی بھی وزیرخزانہ کے ذریعہ پیشہ ورانہ طریقہ کار کے ساتھ بجٹ تیار کرنے کے لئے رہنما دستاویز تصور کیا جاتا ہے۔ یہ ہندوستانی معیشت کی مضبوطی، کمزوری، چیلنجوں اور اس کے مواقع کا تجزیہ پیش کرتا ہے اور پالیسیوں، اداروں اور عملی سرگرمیوں میں بہتری لانے کے لئے حکمت عملی اور خاکہ کی تجویز بھی پیش کرتا ہے۔ اقتصادی جائزے نے دراصل یہ ساری معلومات پیش کی ہیں اوران کے ساتھ ہی یہ سمجھ بھی پیدا کی ہے کہ پہلے بجٹ میں ہی ہر مسئلہ کا حل نہیں نکالا جاسکتا۔ حقیقت میں اس نے حکومت کے لئے آئندہ پانچ برسوں میں کی جانے والی اصلاحات اور ترقی کے لئے راہ ہموار کی ہے۔ وزیرخزانہ شاید سب ہی غیرضروری تنقیدوں سے بچ جاتے اگر انہوں نے اپنی دو گھنٹے کی تقریر میں دوتین جملے اور شامل کرلئے ہوتے جن میں وہ بتاسکتے کہ ان کی حکومت اقتصادی سروے سے حاصل شدہ رہنمائی پر عمل کرنے کے تئیں پرعزم ہے۔

تاہم وزیرخزانہ نے اقتصادی جائزے کی کچھ تجاویز کو ان کی وضاحت کے بغیر منظوری دے دی۔ اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ جائزے کی کچھ تجاویز کو بھی حکومت نے اصولی طور پر منظوری دے دی ہے تو مان لینا چاہئے کہ حکومت مستقبل میں اصلاحات کی سمت کے تئیں واضح ہے۔ جائزے میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ بازار کی ناکامیوں کو درست کرنے کے لئے قوانین، اداروں اور عمل کو منصوبہ بندی کے فلسفہ سے حاصل شدہ ان کی وراثتی ہیئت جس میں اجازت کے بغیر سرگرمیوں پر بندش ہے، اس حالت سے نکل کر آزاد بازار پر مبنی حالت میں بدلنا ہوگا جہاں سرگرمیاں تب تک قابل قبول ہوں گی جب تک ان پر بندش نہ ہو' اس موضوع اور معیشت کے انتظام وانصرام میں ضروری تبدیلی پر اس کے منطقی نتائج بہت اچھی تفصیلی جائزے جائزے میں پیش کی گئی ہے۔

وزیرخزانہ نے پالیسی فراہم ورک میں خاص طور سے ٹیکس سے متعلق پالیسی میں استحکام قائم رکھنے اور ماضی میں نافذ العمل پالیسی میں تبدیلی سے گریز کرنے کی یقین دہانی اپنی بجٹ تقریر میں کرائی ہے۔ اسی طرح سے موجودہ حکومت نے پالیسی کی سطح پر انجماد کو دور کرنے اور بجٹ سے الگ طویل عرصے سے زیر التوا پروجیکٹوں کو منظوری دینے کی سمت تیزی سے قدم بڑھایا ہے۔ وزیرخزانہ نے بجٹ میں کچھ ایسی تجاویز پیش کیں جن سے معاشی نمو کی بحالی کے تئیں حکومت کے عزم کا اظہار ہوتا ہے۔

معاشی نمو کو بحال کرنے کے اقدامات

کسی سال میں معاشی نمو اور اس سال میں جمع کی گئی سرمایہ کاری بچت کو اضافہ سرمایہ کے موثر استعمال کے ذریعہ اس سے انکریمنٹ حاصل کرنے کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اضافی سرمایہ کی پیداواریت کی پیائش آئی سی او آر یا انکریمنٹل سرمایہ نتیجہ کے تناسب کی بنیاد پر کی جاتی ہے جو نظام میں پیداوار کی اضافی یونٹ تخلیق کرنے کے لئے ضروری سرمایہ کاری کا تناسب 2009 سے 2011 کے درمیان 36.7 فی صد تھا اور اس دوران ترقی کی شرح اوسطاً 9 فی صد رہی۔ اس پہلے کے برسوں میں جب ترقی کی شرح آٹھ سے نو فی صد رہی تھی' آئی سی او آر 4 سے 4.1 فی صد کے آس پاس رہی۔ حالاں کہ گزشتہ تین برسوں میں جب ہم نے پالیسی سازی میں انجماد کو محسوس کیا تب ہماری آئی سی او آر میں زبردست اضافہ ہوا اور یہ اضافہ صلاحیت کے کم استعمال کی وجہ سے ہوا۔ نتیجہ کے طور پر ہماری سرمایہ کاری کی شرح 34 سے 35 فی صد کی اونچی شرح پر رہی لیکن پھر بھی ہماری ترقی کی شرح کم ہوکر 4.5 سے 6 فی صد رہ گئی۔ بروقت اور فیصلہ کن اقدامات کی وجہ سے سرمایہ کاری کی شرح مستحکم رہنے کے باوجود آئی سی او آر میں کمی اور ترقی کی شرح میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ بجٹ سے الگ حالات میں ایسا پہلے سے ہی ہورہا ہے تاہم بجٹ میں واضح طور پر ٹیکس میں راحت کے ذریعہ نہ صرف انفرادی شعبے بلکہ کچھ خاص ترغیبات کے ذریعہ کارپوریٹ سیکٹر کو بھی راحت دے کر معیشت میں بچت کی حوصلہ افزائی کے طور پر شرح ترقی میں اضافہ کے لئے اہم تدابیر کی گئی ہیں۔ بہتر مالی ضابطوں' بہتر تجارتی ماحول اور رعایتیں کم کرنے کے کچھ سخت فیصلوں کے نتیجے میں اپنے انٹر پرائزز میں کم ڈیفالٹ اور زیادہ آمدنی کی شکل میں سرکاری سیکٹر بڑی بچت دیکھ سکیں گے۔

بچت کی اونچی شرح سرمایہ کاری کی لائق فنڈ کی سپلائی بڑھائے گی اور اس طرح سے شرح سود سے دباؤ کم ہوگا۔ چوں کہ بجٹ سخت اور چیلنجنگ مالی خسارہ کے نشانے کی طرف جارہا ہے' نجی سیکٹر کے ذریعہ پیداواری سرمایہ کاری کے لئے زیادہ سے زیادہ قابل سرمایہ کاری وسائل دستیاب ہوں گے' اس سے معیشت میں گھریلو اور غیرملکی دونوں طرح کی سرمایہ کاری کو فروغ ملے گا۔ یہ حوصلہ افزائی مستحکم پالیسی فریم ورک کی یقین دہانی اور گزری ہوئی تاریخ سے مستقبل کی پالیسیاں نافذ نہ کرنے کے عزم کی وجہ سے بھی ہوسکتی ہے جس سے سرمایہ کاری کی پالیسی سے متعلق خطرات کے تئیں تشویش کم ہوگی۔

دوسری طرف اخراجات کے محاذ پر کچھ ایسے اعلانات ہیں جو معاشی نمو کی رفتار کو فوراً بڑھائیں گے۔ 8500 کلومیٹر کی تعمیر' خصوصی اقتصادی خطوں کی

منظوری، کوئلے کی سپلائی میں اضافہ، 100 نئے اسمارٹ شہروں کی تعمیر، کپڑا، ریئل اسٹیٹ، گوداموں، چھوٹی اور درمیانی صنعتوں، جہاز رانی، ایئرپورٹ، قابل تجدید توانائی سب ہی طرح کی توانائی، پٹرولیم اور قدرتی گیس، بینکنگ، دفاعی پیداوار اور سیاحتی سیکٹرز کو معاشی سرگرمیوں سے تقویت ملے گی اور اس کا اثر معاشی نمو پر بھی پڑے گا۔

افراط زر توقعات پر قابو پانا

چوں کہ یہ ہندوستان میں ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اشیاء سے متعلق افراط زر کافی حد تک سپلائی اور خاص طور سے غذائی سیکٹرز کی وجہ سے ہونے والا واقعہ ہی۔ بجٹ میں خاص کوشش کی گئی ہے کہ پھلوں، سبزیوں اور خوردنی اشیا کو برباد ہونے سے روکنے کے لئے ذخیرہ کی صلاحیت بڑھانے کی غرض سے رقم مختص کرنے کے پروویژن ہوں، ساتھ ہی کسانوں کو زیادہ سے زیادہ آزادی دینے کے لئے زرعی پیداوار کی بازار کمیٹیوں کے نظم ونسق کو بہتر بنانے کے وعدی بھی کئے گئے ہیں۔ یہ سب اقتصادی جائزے میں پیش کی گئی تجاویز کے مطابق ہے۔ اس بجٹ میں یہ مانا گیا ہے کہ اس کے سب ہی بجٹ سے متعلق اقدامات اور بجٹ سے الگ اقدامات پر عمل درآمد شروع ہونے کے بعد معاشی شرح نمو 4.7 فی صد کی موجودہ سطح سے چھ فی صد کی سطح کے نزدیک پہنچ جائے گی۔ یہ قدامت پسند ہوسکتا ہے لیکن رواں مالی سال میں صرف آٹھ مہینے ہی باقی ہونے کی وجہ سے یہ زیادہ معقول نظر آتا ہے۔ اگر شرح نمو میں کم از کم ایک سہ ماہی بنیاد پر اضافہ ہوتا ہے تو یہ رفتہ رفتہ سپلائی کی رکاوٹوں کو ختم کرکے قیمتوں پر دباؤ کم کرے گی۔

ایسی صورت میں یہ مجموعی مانگ کو کنٹرول کرنے کا موضوع بن جاتا ہے جو ہندوستان میں حسب روایت لیکن غلط طریقے سے، ریزرو بینک آف انڈیا کی تنہا ذمہ داری مان لی جاتی ہے اور ریزرو بینک صورت حال کو قابو میں کرنے کے لئے شرح سود میں اضافہ کردیتا ہے۔ صحیح صورت حال یہ ہے کہ حکومت کی پالیسی معیشت میں مجموعی مانگ کو متاثر کرسکتی ہے۔ حکومت کے خرچ کو جی ڈی پی کے 14 فی صد سے کم کرکے 13.7 فی صد تک کم کرکے اس بجٹ میں نجی سیکٹرز کا خرچ بڑھانے کے مواقع پیدا کئے گئے ہیں۔ ٹیکس میں راحت سے نجی بچت کے ساتھ ہی صرف اور سرمایہ کاری دونوں سطح پر نجی خرچ میں اضافہ ہوگا۔ چوں کہ مالی خسارہ جی ڈی پی کے 4.6 فی صد سے کم کرکے 4.1 فی صد کردیا گیا ہے، مجموعی مانگ پر اس کا اثر نیچے کی طرح جانے نہ کہ اوپر کی طرف جانے کا ہوگا۔ یہ یقیناً متوقع افراط زر میں کمی لائے گا جس سے حقیقی افراط زر بھی کم ہوگی۔

مالی ضابطہ

یہ کسی بھی بجٹ کا سب سے اہم شعبہ ہوتا ہے اور موجودہ بجٹ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہے۔ کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیوں اور بین اقوامی سرمایہ کاروں کی نظر میں اس حکومت میں معتبریت اور میکرو اکانمک بدنظمی سے ابھارنے کی اس کی صلاحیت کا واضح اثر اس بجٹ کے مالی ضابطہ پر نظر آتا ہے۔ یہ کافی اہم بات ہے کہ وزیر خزانہ مالی ذمہ داریوں اور بجٹ بندوبست قانون کے نظر ثانی شدہ نشانوں کو حاصل کرنے کی لئے مالی استحکام کی راہ پر گامزن ہیں۔ یہ اخراجات کا تخمینہ لگانے اور ان نشانوں کے تئیں پرعزم ہونے کے لئے تین سالہ منصوبوں کو نافذ کرنے کی تیاری کا موقع دیتا ہے۔ یہ راستہ فروری 2014 کے عبوری بجٹ میں بڑے مالی معیارات کے ساتھ بنایا گیا تھا۔ حالاں کہ طے شدہ نشانوں کے ذریعہ سخت مالی ضابطوں کے اشارے ملنے کے باوجود اس

جدول۔1: موجودہ بازار قیمتوں پر جی ڈی پی کے فی صد کے طور پر مالی میزان

	2013-14	2014-15	2015-16	2016-17
مد	محصولات خرچ	بجٹ خرچ	نشانہ	نشانہ
مجموعی ٹیکس محصولات	10.2	10.6	10.9	11.2
نیٹ ٹیکس محصولات	7.4	7.6	7.4	7.6
غیر ٹیکس محصولات	1.7	1.4	1.4	1.2
مجموعی خرچ	14.0	13.7	13.1	12.5
سبسڈی	2.3	2.0	1.7	1.6
محصولات خسارہ	3.3	2.9	2.2	1.6
سرمایہ اثاثہ کے لئے گرانٹس	1.3	1.3	2.2	1.6
موثر محصولات خسارہ	2.0	1.6	2.2	1.6
سرمایہ کشی اور وصولی	0.3	0.6	0.7	0.7
مالی خسارہ	4.6	4.1	3.6	3.0
قرض/جی ڈی پی	46.0	45.4	43.6	41.5

پورے معاملے میں معتبریت کی کمی رہی۔اسی وجہ سے اس نئی حکومت کے لئے حالات نے حقیقی چیلنج پیش کئے۔وزیر خزانہ نے بڑی بے باکی سے ان چیلنجوں کو قبول کیا ہے۔

تین سالہ مالی نشانوں کا مطلب ہے کہ حکومت مالی پالیسی سے متعلق کچھ ایسے فیصلے کرے گی جو کاروبار اور قومی وبین اقوامی سرمایہ کاروں کے حلقوں کو اس ملک میں وقت کے ساتھ ساتھ اپنے لئے مواقع کے تجزیہ میں مددگار ہوں گے۔ (دیکھئے جدول1)

جدول1۔موجودہ بازاری قیمتوں پر جی ڈی پی کے فی صد کے طور پر مالی میزان

وزیر خزانہ نے اپنی پارٹی کے سیاسی فلسفہ کو ذہن میں رکھتے ہوئے مالی چیلنجوں کو تسلیم کیا ہے جو چھوٹی حکومت لیکن موثر حکمرانی میں یقین رکھتی ہے۔کسی حکومت کے حجم کو ناپنے کے لئے پیمانہ حکومت کے مجموعی خرچ اور جی ڈی پی کا تناسب ہے۔جدول ایک سے واضح ہے کہ یہ خرچ آنے والے برسوں میں رفتہ رفتہ کم ہونے کا امکان ہے۔اس مالی سال میں یہ 14فی صد سے کم ہوکر 13.7فی صد ہوگیا ہے اور 2014-15 تک اسے کم کر کے 12.5فی صد تک لانا ہے۔ضروری نہیں ہے کہ سرکاری خرچ میں کمی خدمات میں کمی کو بھی ظاہر کرے کیوں کہ پبلک پرائیویٹ شراکت داری (پی پی پی) کے توسط سے نجی سیکٹر کو بھی خرچ میں شامل کرنے کی تجویز رکھی گئی ہے۔اس طرح حکومت نے غیر ضروری خرچ نہ کرنے اور نجی سیکٹر کے خرچ کے لئے مواقع پیدا کرنے کا اپنا ارادہ ظاہر کر دیا ہے۔ایک طرف جہاں مجموعی ٹیکس محصولات جی ڈی پی کے فی صد کے طور پر 2013-14 کے 10.2فی صد سے بڑھ کر 2016-17 میں 11.2فی صد کیا جاتا ہے، وہیں یہ ٹیکس شرحوں میں اضافے کے بغیر ممکن نہیں ہوگا۔اس بات کا قوی امکان ہے کہ خدمات ٹیکس اور سائبر ٹیکس میں ٹیکس بیس کو وسعت دے کر اور نظام کو موثر بنا کر یہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔اگر وزیر خزانہ کی امیدوں سے زیادہ معیشت بحال ہوتی ہے تو ایسی صورت میں وزیر خزانہ نے اضافی وسائل پر خرچ کرنے کے بجائے متوسط طبقہ کو مزید راحت دینے کا وعدہ کیا ہے۔وزیر خزانہ کے ذریعہ پیش کئے گئے ٹیکس محصولات میں اضافہ کا تخمینہ پچھلے ریکارڈ کو دیکھتے ہوئے قابل تعریف معلوم ہوتا ہے۔

قرض پر سود کی ادائیگی کے بعد رعایت ہی سب سے اہم خرچ مد ہے۔چوں کہ مالی ضابطہ مالی خسارے میں مسلسل کمی کو یقینی بنائے گا۔اس سے خسارہ اور جی ڈی پی کا تناسب میں رفتہ رفتہ کم ہوگا۔ساتھ ہی جیسے ہی افراط زر کے رجحان میں کمی آئے گا، حکومت کے لئے قرض کی شرح کم ہوتی جائے گی۔اس طرح کم شرح سود اور کم قرض۔جی ڈی پی تناسب دونوں ہی محاذ پر سود ادائیگی جی ڈی پی کے فی صد کی شکل میں وقت کے ساتھ کم ہوتی جائے گی۔

رعایتی مالی بندوبست کے لئے بڑی پریشانیاں پیدا کرتی ہیں۔خوراک کھاد اور پٹرولیم پر رعایتیں جو کل ملا کر 2.5 کھرب روپے ہوتی ہیں، ان میں سے پٹرولیم رعایت کی شکل میں 2013-14 کے 0.85480 کھرب کی رقم کم ہوکر 2014-15 میں 0.63427 کھرب روپے رہ جائے گی۔ دیگر دو رعایتیں تھوڑی بڑھ سکتی ہیں تا کہ اس مالی سال میں رعایتوں پر مجموعی اضافہ پچھلے سال کے 1.5فی صد کی سطح تک ہی رہ سکے۔آئندہ مالی رعایتوں میں یقینی طور پر چار فی صد اور اس کے بعد پانچ فی صد کی کمی آئے گی۔اس سے رعایتوں پر خرچ 2013-14 کے جی ڈی پی کے 2.3فی صد سے کم ہوکر 2016-17 میں جی ڈی پی کا 1.6 فی صد رہ جائے گا۔اس کے لئے موجودہ بجٹ میں اخراجات سے متعلق سرکاری بندوبست کمیشن قائم کرنے کی تجویز ہے جو مختلف سبسڈیز پر مناسب توجہ دے کر ان کی خامیوں کو دور کر کے ان کی ساخت میں ترمیم کر کے انہیں ٹھیک کرنے کی کوشش کرے گا۔کام کے منصوبے کی دیگر بڑی کامیابی آئندہ مالی سال یعنی 2015-16 سے صفر محصولاتی خسارہ حاصل کرنے کا ہدف ہے۔موثر بجٹ خسارے کے طور پر مالی ذاری اور بجٹ بندوبست قانون نظر ثانی شدہ ہدف جنہیں مرکز سے گرانٹس کی کمی کی شکل میں حاصل کیا جانا ہے، ان کا مقصد سرمایہ اثاثہ پیدا کرنا ہے۔سرمایہ اثاثہ بنانے کے مقصد کے ساتھ گرانٹس کا بجٹ نشانہ آئندہ سال تیز اضافہ کے ساتھ جی ڈی پی کا 2.2فی صد ہونے کا امکان ہے جو اس سال 1.3فی صد ہے۔جیسا کہ وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ یہ ہدف منریگا جیسے کچھ گرانٹ پروگراموں کو ذہن میں رکھتے ہوئے پیداواری سرمایہ اثاثہ پر توجہ مرکوز کر کے کیا جائے گا نہ کہ صرف کرنے کی روایت کو فروغ دے کر۔

ماحصل

یہ بجٹ ایک چیلنج سے پر عمل تھا، نہ صرف اس لئے کہ اسے 45دن میں تیار کیا جانا تھا بلکہ اس لئے بھی کہ اسے معیشت میں موجود مالی اور میکرو اکانمک بدنظمی سے بھی پاک کرنا تھا۔موجودہ ماحول میں معیشت کی ضرورتوں کی بنا پر وزیر خزانہ کے ذریعہ مقرر کردہ اہداف کو حاصل کرنے کے لئے اس بجٹ میں کچھ اہم تجاویز بھی ہیں لیکن بدقسمتی سے وزیر خزانہ پہلے بجٹ کو پیش کرتے وقت تجاویز اور پیش کش کی مناسب طریقے سے پیکجنگ نہیں کر پائے۔انہیں اس حکومت کی پالیسیوں اور مستقبل کی سمت کے لئے روڈ میپ کے طور پر اقتصادی جائزے کا واضح طور پر ذکر کرنا چاہئے تھا لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔یہی وجہ ہے کہ ان پر مستقبل کی سمت کے بارے میں بصیرت اور وضاحت کی کمی کے الزامات عائد کئے گئے۔اس کے برعکس حقیقت میں انہوں نے جائزے میں پیش کی گئی کچھ تجاویز کو تصدیق کے بغیر ہی منظور کر لیا۔

مالی استحکام کے لئے کام کا منصوبہ اور بجٹ کا مجموعی اثر سرمایہ کاری کے جذبات، کاروباری ماحول، معاشی نمو کی از سر نمو کی از سر بحالی اور افراط زر کے رجحان کی توقعات پر قدغن لگانے کے اعتبار سے مثبت ہوگا۔ بین اقوامی ریٹنگ ایجنسیوں کے لئے یہ بجٹ سرمایہ کاری کے ماحول کے لحاظ سے کافی مثبت ہونا چاہئے۔اس کے برعکس اگر معیشت بہتر ہوتی ہے جس کی امید ہے، تو ریٹنگ بہتر ہونے کے اچھے امکانات ہیں۔

☆☆☆

ڈاکٹر دیپ شکھا شرما

دارالحکومت میں

جمنا ندی کی صفائی:

موجودہ مسائل اور تدارک کے اقدامات

۱۔ تعارف

دنیا بھر میں متعدد ندیا ں مثلاً رائن (یورپ)‘ سین (فرانس)‘ مینی سوٹا (امریکہ)‘ اسکینڈینویائی ممالک کی ندیاں وغیرہ آلودہ ہیں (گرجراور جاٹ 2008)۔ندیوں کی آلودگی سے ہندوستان بھی محفوظ نہیں ہے۔ دریائے گنگا اور برہم پتر وغیرہ اس کی مثال ہیں (سی پی سی بی 07-2006)۔ ندیوں کی آلودگی بنیادی طور پر موجود انفرااسٹرکچر اور پالیسی میں ناکامی کا نتیجہ ہیں۔اقوام متحدہ عالمی آبی جائزہ پروگرام (یو این ڈبلیوڈبلیو اے پی) (2003) کے مطابق ڈیم اور اسی طرح کے دیگر ڈھانچوں کی وجہ سے دنیا کی 227 بڑی ندیوں کے □š□¤□ 60 ›□"□ سے زیادہ میں پانی کے مسلسل بہاو میں رخنہ پڑا ہے۔ نیچے کی طرف بہاو کی شرح (ڈی/ایس) میں کمی سے گاد اور پانی کی تغذیاتی خوبیاں متاثر ہوتی ہیں‘ جس سے دھیرے دھیرے پانی کا معیار خراب ہونے لگتا ہے اور ماحولیاتی نظام پر منفی اثر پڑتا ہے۔ دہلی‘ جو ہندوستان کا دارالحکومت ہے‘ میں یومیہ تین بلین لیٹر گندا پانی نکلتا ہے‘ اس میں سے صرف نصف کو صاف کیا جاتا ہے اور بقیہ کو صاف کئے بغیر ہی جمنا ندی‘ جو گنگا ندی کی ذیلی شاخ ہے‘ میں چھوڑ دیا جاتا ہے (یونیسیف 2008)۔

مضمون نگار منیجر‘ ڈبلیو آر اے‘ ونڈ فورس مینجمنٹ سروسز پرائیوٹ لمیٹیڈ‘ گڑگاوں‘ ہریانہ

ہندوستان نے گنگا ایکشن پلان کے ساتھ 1985 میں گنگا ندھی کے پانی معیار کو بحال کرنے کی کوشش کے ساتھ ندیوں کو صاف کرنے کی کوشش کا آغاز کیا۔سی پی سی بی کی رپورٹوں کی بنیاد پر حکومت ہند نے جمنا ایکشن پلان (وائی اے پی) مرحلہ اول (YAP I) کا آغاز 1993 میں کیا۔ (سی پی سی بی 2007)۔ یہ منصوبہ جاپان بینک فار انٹرنیشنل کوآپریشن (جے بی آئی سی) کے تعاون سے شروع کیا گیا تھا۔وزارت ماحولیات و جنگلات‘ حکومت ہند کے ماتحت نیشنل ریور کنزرویشن ڈائریکٹوریٹ (این آر سی ڈی) وائی اے پی کو نافذ کرنے والی ایجنسی ہے۔اتر پردیش جل نگم (یو پی جے این)‘ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈپارٹمنٹ (پی ایچ ای ڈی) ہریانہ‘ دہلی جل بورڈ اور دہلی میونسپل کارپوریشن (ایم سی ڈی) پروجیکٹ کو نافذ کرنے والی ایجنسیاں ہیں۔ وائی اے پی کے تحت تین ریاستوں ہریانہ‘ اتر پردیش اور دہلی کا احاطہ کیا جاتا ہے۔(منصوبہ بندی کمیشن 2007)۔

وائی اے پی I کو اپریل 2002 میں مکمل ہو جانا چاہئے تھا لیکن یہ 2003 تک جاری رہا۔ابتدا میں پندرہ قصبات (ہریانہ کے چھ‘ یو پی کے آٹھ اور دہلی کے ایک) کی آلودگی کو دور کرنے کا منصوبہ بنایا گیا۔اس کام کے لئے جے بی آئی سی نے نرم شرح سود پر 17.77 بلین ین کا قرض دیا۔اس کے تحت ہریانہ کو چھ بلین ین‘ اتر پردیش کو آٹھ بلین ین اور دہلی کو 3.77 بلین ین دئے گئے۔تاہم اپریل 1996 میں سپریم کورٹ نے ہریانہ کے چھ مزید قصبات کو وائی اے پی I میں شامل کرنے کا حکم دیا اور اس کے وزارت ماحولیات وجنگلات کو فنڈ فراہم کرنے کے لئے کہا گیا۔اس طرح وائی اے پی I کے تحت مجموعی طور پر 21 قصبات کا احاطہ کیا گیا (منصوبہ بندی کمیشن 2007)۔اس منصوبہ کے تحت پانی کی صفائی کی مجوزہ صلاحیت 753 ایم ایل ڈی

طے کی گئی اور مارچ 2003 میں اعلان کیا گیا کہ یہ منصوبہ مکمل ہوگیا ہے <http://envfor.nic.in/nrcd/NRCD/YAP.htm>۔

وائی اے پی I کی مجوزہ لاگت 5.09 بلین روپے تھے۔ روپے کی قیمت کے مقابلے ین کی قیمت میں اضافہ کی وجہ سے ۸ بلین ین (تقریباً 3 بلین روپے) کی بچت ہوئی جو جی بی آئی سی کے امدادی پیکج میں دستیاب تھی۔ جے بی آئی سی نے اس رقم کو ان پندرہ قصبوں میں اضافی کاموں کے لئے دے دیا' اس طرح وائی اے پی I کو فروری 2003 تک بڑھا دیا گیا۔ مئی 2001 میں 2.22 بلین روپے کی اضافی رقم بھی توسیع شدہ مدت کے لئے منظور کی گئی۔ اس رقم میں سے 222.8 ملین روپے ہریانہ کو' 1.66 بلین روپے دہلی کو اور 296.5 ملین روپے یوپی کو الاٹ کئے گئے۔ اس کے علاوہ 40.5 ملین

بلدیاتی حکومت نے وائی اے پی کے ساتھ مل کر ایس ٹی پی کی جو صلاحیت تیار کی تھی اس کا پورا استعمال نہیں کیا جاسکا (سی پی سی بی 2006-07)۔

لہٰذا ندی کے مطلوبہ معیار کے حصول کے لئے وزارت ماحولیات و جنگلات' حکومت ہند نے دسمبر 2004 میں وائی اے پی II کا آغاز کیا۔ اسے ستمبر 2008 میں مکمل ہوجانا تھا۔ جے بی آئی سی نے وزارت ماحولیات و جنگلات حکومت ہند کے ساتھ قرض کے ایک نے معاہدہ پر 31 مارچ 2003 کو دستخط کئے۔ اس نے وائی اے پی I کے تکمیل شدہ منصوبہ کی بنیاد پر 13.33 بلین ین کا قرض منظور کیا جو وائی اے پی II کی مجموعی لاگت کا 85% تھا۔ وائی اے پی II کے لئے مجموعی طور پر 6.24 بلین روپے کا بجٹ منظور کیا گیا۔ جس میں سے دہلی کو 3.87 بلین روپے' یوپی کو 1.2 بلین

2011 تک کی توسیع کردی گئی۔ منظور شدہ مجموعی ایس ٹی پی صلاحیت 189 ایم ایل ڈی تھی۔

<http://envfor.nic.in/nrcd/NRCD/table.htm>۔

جدول 1 سے دیکھا جاسکتا ہے کہ تینوں ریاستوں میں سے کسی میں بھی وائی اے پی II مکمل نہیں ہوسکا' جس کی وجہ سے وائی اے پی II کی مدت میں توسیع کرنی پڑی۔

http://envfor.nic.in/nrcd/NRI

یہ بھی دیکھا گیا کہ حالانکہ وقت اور سرمایہ دونوں ہی خرچ ہوئے' ندی میں آلودگی کی مقدار میں کمی کے بجائے اضافہ ہی ہوا۔ 1980 میں بی او ڈی لوڈ جو 117 ٹن یومیہ تھا وہ 2008 میں بڑھ کر 270 ٹن یومیہ ہوگیا (سی ایس ای 2009)۔

ٹیبل 2 میں ہریانہ' دہلی اور یوپی میں مختلف

ٹیبل 1۔ وائی اے پی I اور وائی اے پی II کے تحت ریاست وار سرمایہ کاری اور اسکیمیں

	وائی اے پی I			وائی اے پی II		
	دہلی	ہریانہ	یوپی	دہلی	ہریانہ	یوپی
منظور شدہ لاگت (ہندوستانی روپے میں)	1.81	2.42	2.82	4.69	6.34	1.15
حکومت ہند کے ذریعہ جاری کردہ فنڈ (ہندستانی روپے میں)	1.77	1.78	2.40	1.21	0.48	0.58
منظور شدہ اسکیموں کی تعداد	12	111	146	11	16	5
مکمل ہونے والی اسکیموں کی تعداد	12	111	146	0	6	1

روپے انڈو۔ جاپانی کنسلٹنٹ کنسورشیم کو فیس کے طور پر ادا کئے گئے۔ اس طرح وائی اے پی I کی مجموعی لاگت اضافی پیکج کے ساتھ 7.32 بلین روپے تھی۔ اس ایکشن پلان کے لئے رقم مرکزی اور ریاستی حکومتوں نے یکساں طور پر برداشت کیا۔ لیکن 2001 میں مرکزی حکومت نے امدادی رقم دوگنا کردی جب ریاستی حکومتوں نے بھی امدادی رقم میں ،□"□ □š□¤□ 30 کا اضافہ کیا (منصوبہ بندی کمیشن 2007)۔

وائی اے پی I کے تحت مختلف طرح کی سرگرمیوں کے باوجود ندی کا معیار مطلوبہ معیار تک نہیں پہونچ سکا (سی پی سی بی 2006-07)۔ یہ پایا گیا کہ دہلی کے سیوریج کمپونٹ کو کم کرکے دیکھا گیا تھا اور

روپے اور ہریانہ کو 630 ملین روپے تقسیم کئے گئے جب کہ صلاحیت سازی کے کاموں کے لئے 500 ملین روپے مختص کئے گئے (PMC-TEC Consortium, NA)۔ چونکہ یہ کام مقررہ مدت میں مکمل نہیں ہوسکا اس لئے اس منصوبے میں مارچ

مقامات پر 1996 اور 2009 میں پانی کے معیار کو دکھایا گیا ہے۔ ملاحظہ کریں

وائی اے پی II کے اثرات کو دیکھتے ہوئے حکومت ہند نے دسمبر 2011 میں 16.56 بلین روپے کی لاگت کے ساتھ وائی اے پی III کی منظوری دی' جس میں دہلی

ٹیبل 3: نظام الدین' دہلی' ہندوستان میں جمنا ندی کے پانی کا سالانہ اوسط معیار

سال	DO (mg/l)	BOD (mg/l)	TC (MPN/100ml)
a1995	3.4	9.6	386091
a2005	1.6	10.00	12200000
a2009	0.0	23.00	22516660
اسٹینڈرڈ	? 4	< 3	>5000

پر خصوصی توجہ مرکوز کی گئی۔
<http://pib.nic.in/newsite/erelease.aspx?relid=78052

اس طرح دہلی میں جمنا ندی کے لئے آلودگی پر قابو پانے کے لئے کی جانے والی مختلف کوششوں کا مطالعہ اور تجزیہ ناگزیر ہو جاتا ہے۔

۲۔ دہلی میں جمنا ندی

دہلی میں جمنا ندی کا جو حصہ ہے وہ اس ندی کے انتہائی آلودگی والے حصوں میں سے ایک ہے (ٹیبل 3)۔ جیسا کہ ٹیبل 3 سے واضح ہے کہ وائی اے پی I اور وائی اے پی II کے مکمل ہونے کے باوجود ندی کے پانی کا معیار مطلوبہ معیار تک نہیں پہنچ سکا۔ وائی اے پی کے اثرات کو پانی کے معیار میں بہتری اور کافی بڑی رقم اور وقت کا خرچ کے تناظر میں جائزہ لینے کے بعد اس بات کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ ندی ایکشن منصوبوں کو نئے سرے سے تیار کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ ندی تقریباً 224 کلومیٹر کی دوری طے کرنے کے بعد پالا گاؤں کے نزدیک دہلی میں داخل ہوتی ہے اور دہلی کو پینے کا پانی سپلائی کرنے کے لئے اسے ایک بیراج کے ذریعہ وزیرآباد میں روکا جاتا ہے٬ جہاں بیراج

ٹیبل: 2 جمنا ندی کے پانی کا معیار
(موسم گرما یعنی مارچ۔ جون کا اوسط)

اسٹیشن/مقام	1996		2009	
	BOD (mg/l)		DO (mg/l)(mg/l)	BOD
ہریانہ				
تاجے والا	11.70	1.20	9.22	1.25
کلانور	10.40	1.05	9.10	2.33
سونی پت	9.75	3.00	7.60	7.00
دہلی				
نظام الدین	0.30	25.00	0.0	23.00
اتر پردیش				
آگرہ کینل	0.35	26.50	0.00	14.75
مجھاوالی	0.50	22.00	2.75	16.75
متھرا	8.10	4.00	5.28	8.50
متھرا ڈی/ایس	8.50	2.50	6.30	8.75
آگرہ ڈی/ایس	1.65	9.00	4.67	16.25
اڈی	9.71	2.00	9.00	1.00
اوریا جوہیکا	8.14	5.00	11.05	4.75

(ذریعہ: سی پی سی بی<CD/Yamuna.htm>)

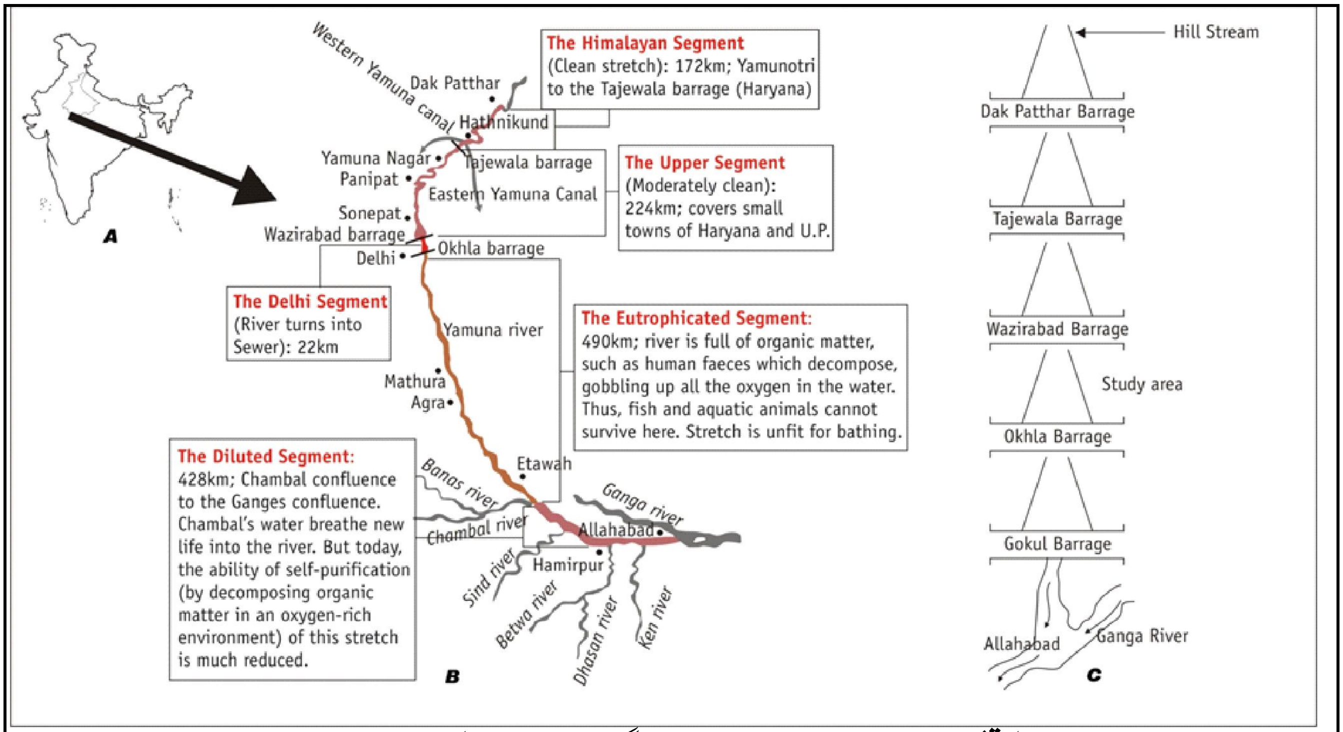

نقشہ ا۔ جمنا ندی کی تفصیل: (A) علاقے کا نقشہ (B) آلودگی کے لحاظ سے ندی کی درجہ بندی (C) بیراجوں کا مقام

میں اس کا ڈی/ایس ''صفر'' یا بہت معمولی ہوتا ہے۔اس کے بعد اس پانی میں صاف کئے گئے یا جزوی طور پر صاف کئے گئے گھریلو اور صنعتی گندے پانی مل جاتے ہیں۔اس کے بعد پھر تقریباً 25 کلومیٹر سفر کرکے (وزیر آباد بیراج سے ڈی/ایس) یہ پانی آب پاشی کے لئے آگرہ نہر کی طرف مڑ جاتا ہے۔اس کے بعد اس ندی کو پھر سے اوکھلا بیراج پر روکا جاتا ہے۔خشک موسم کے دوران اس بیراج سے پانی یا تو بالکل نہیں چھوڑا جاتا یا برائے نام چھوڑا جاتا ہے۔اوکھلا بیراج سے آگے بڑھنے پر اس ندی میں مشرقی دہلی، نوئیڈا اور صاحب آباد علاقوں کے گھریلو اور صنعتی گندے پانی شاہدرہ نالہ کے ذریعہ مل جاتے ہیں۔بالآخر جمنا ندی دیگر اہم ذیلی ندیوں سے ملتے ہوئے تقریباً 1370 کلومیٹر کا سفر طے کرکے پریاگ (الہ آباد) میں گنگا ندی اور زیر زمین سرسوتی ندی سے جاملتی ہے (سی پی سی بی[a]2001-02)۔

یہ علاقہ ملک کے مجموعی علاقے کے 10 فی صد کا احاطہ کرتا ہے۔اس ندی میں پانچ بیراجوں کی موجودگی کی وجہ سے پورے سال ندی میں پانی کا بہاو یکسر مختلف رہتا ہے۔اکتوبر سے جون کے درمیان ندی یا تو خشک رہتی ہے یا اس میں بہت کم بہاو رہتا ہے جب کہ مانسون کے زمانے (جولائی۔ستمبر) میں اس میں سیلاب کی صورت حال رہتی ہے۔اس پورے علاقے میں اس ندی کے پانی سے تقریباً 6 ملین ہیکٹیئر کھیتی کی آبپاشی ہوتی ہے۔اس ندی کے پانی کو مختلف ضروریات بشمول آب پاشی، گھریلو اور صنعت وغیرہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے (سی پی سی بی[a]2001-02)۔

یہ بات واضح طور پر دکھائی دیتی ہے کہ پوائنٹ اور نان پوائنٹ دونوں ذرائع ہی ندی کی آلودگی کا سبب بن رہے ہیں۔دہلی آلودگی میں اضافہ کرنے کے لحاظ سے سب سے آگے ہے جب کہ آگرہ اور متھرا کا نمبر اس کے بعد ہے۔

۲۔ا: دہلی میں پانی اور گندے پانی کا ڈھانچہ

قومی دارالحکومت کو تین اہم ذرائع سے پانی ملتا ہے۔یعنی زمین کی سطح پر موجود پانی، زیر زمین پانی اور بارش کا پانی۔گھریلو اور صنعتی سیکٹر کے ذریعہ نکلنے والے گندے پانی گندے نالوں کے ذریعہ ایس ٹی پی اور سی ای ٹی پی میں جگہ پاتے ہیں۔تاہم زرعی سیکٹر کے ذریعہ پانی مٹی میں داخل ہوکر زیر زمین پانی میں مل جاتے ہیں۔اس طرح سی ای ٹی پی سے تمام پانی ایک بار پھر ایس ٹی پی میں چلے جاتے ہیں۔لہذا ایس ٹی پی سے تمام گندے پانی کھلے نالوں کے ذریعہ جمنا ندی میں پہونچ جاتے ہیں

جدول4: دہلی میں ایس ٹی پی

سیوریج زون	نالہ	ایس ٹی پی	موجودہ حالت
شاہدرہ	شاہدرہ	یمنا وہار	کم استعمال
رٹھالا۔روہنی	نجف گڑھ+سپلیمنٹری	کونڈلی	وہی
		نریلا	وہی
		رٹھالا	وہی
		روہنی	وہی
اوکھلا	میگزین روڈ، سوپر کالونی، خیبر پاس، میٹکاف ہاوس، آئی ایس بی ٹی، موری گیٹ، ٹانگا روڈ، سول مل، نمبر 14، دہلی گیٹ، سین نرسنگ ہوم، بارہ پولا، مہارانی باغ، کالکاجی، سریتا وہار، تغلق آباد، ایل پی جی باٹلنگ پلانٹ کے نزدیک اور تہہ کھنڈ	وسنت کنج I اور II	وہی
		مہرولی	وہی
		اوکھلا	وہی
		سین نرسنگ ہوم	پورا استعمال
		دہلی گیٹ	پورا استعمال
کیشوپور	نجف گڑھ+سپلیمنٹری	گھٹورنی	ابھی شروع نہیں ہوا
		پپن کلاں	وہی
		نجف گڑھ	وہی
		کیشوپور	وہی
		نلوٹھی	وہی
کورونیشن پلر	نجف گڑھ+سپلیمنٹری	کرونیشن پلر I، II، III	وہی
		آکیسیڈیشن پاونڈ، تیمار پور	پوری طرح استعمال

ذریعہ:http://www.dpcc.delhigovt.nic.in

جوندی میں پوائنٹ ذرائع پر آلودگی کا سبب بنتے ہیں۔ ان کے علاوہ مانسون کے دوران شہروں سے نکلنے والا پانی بھی نالوں کے ذریعہ ہوتے ہوئے جمنا ندی میں پہونچ جاتا ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ شہر میں جتنا پانی سپلائی ہوتا ہے اس کا 80 فی صد گندے پانی میں تبدیل ہوجاتا ہے۔

دہلی میں وزیر آباد بیراج کے بعد سے ہی پانی کا میعار تیزی سے خراب ہونے لگتا ہے اور یہ کبھی بھی اپنے مطلوبہ میعار کو حاصل نہیں کرپاتا ہے کیوں کہ گھریلو اور صنعتی گندے پانی تیرہ نالوں کے ذریعہ ندی میں مل جاتے ہیں اور اس میں تازہ پانی کا کہیں بھی اضافہ نہیں ہوتا ہے۔ شہر میں 655.5 ایم جی ڈی گھریلو گندا پانی نکلتا ہے اس میں سے صرف 316.7 ایم جی ڈی کو اس ٹی پی کے ذریعہ صاف کیا جاتا ہے (جموال اور متل 2010)۔ دہلی میں موجودہ سی ای ٹی پی کی تفصیل جدول 4 میں دی گئی ہے۔ یہ بات صاف دکھائی دیتی ہے کہ دہلی میں بیشتر سی ای ٹی پی اور ایس ٹی پی کا ان کی صلاحیتوں کے مطابق خاطر خواہ استعمال نہیں کیا گیا۔ نالوں کو ان کے متعلقہ ٹریٹمنٹ پلانٹوں اور زونس کی تفصیل جدول 4 میں درج ہے۔

گندے پانی کا وہ بہاو جو ٹریٹمنٹ پلانٹوں کے ذریعہ ہوتے ہوئے مختلف مقامات پر ندی میں ملتا ہے کی تفصیل جدول 4 میں دی گئی ہے۔ اس ندی پر ہنڈی کٹ کے ڈائیورزن کا براہ راست بوجھ بھی پڑتا ہے۔ وہ نالے جو دہلی سے نکلتے ہیں اور اوکھلا بیراج پر آ کر ختم ہوتے ہیں جن میں کالکاجی سریتا وہار شاہدرہ نزد ایل پی جی باٹلنگ پلانٹ نزد سریتا وہار برج اور تہہ کھنڈ شامل ہے اس مطالعہ کے دائرہ سے باہر ہیں۔ گندے پانی کے مجموعی بہاو کا ‹”š¤ 72.7 اور دہلی میں ندی کے بی او ڈی لوڈ کا ‹”š¤ 61 نجف گڑھ نالا سے آتا ہے۔ (سی پی سی بی 07-2006)۔ اس وقت گندے پانی کی ری سائیکلنگ کا 37.7 ایم جی ڈی کورونیشن پلر ایس ٹی پی 19.91 ایم جی ڈی کیشو پور ایس ٹی پی 5 ایم جی ڈی رٹھالا ایس ٹی پی اور 2.2 ایم جی ڈی سین نرسنگ ہوم ایس ٹی پی میں ہوتا ہے۔

<http://delhiplanning.nic.in /Economic%Survey/ES2007-08/C13.pdf>

2021 کے دہلی ماسٹر پلان کے مطابق دہلی جل بورڈ نے ایس ٹی پی صلاحیت سی ای ٹی پی صلاحیت اور ری سائکلنگ اور دوبارہ قابل استعمال کو بڑھانے کا منصوبہ بنایا ہے جس سے جمنا ندی میں گندے پانی کے بہاو کو کم سے کم کرنے کی کوشش کی جاسکے گی۔ اس ماسٹر پلان میں ہر زون کے تحت مجوزہ ''گرین بیلٹ'' کا بھی تعین کیا گیا ہے۔ ان علاقوں کو زرعی مقاصد فارم ہاوسوں یا سڑکوں کے کنارے شجر کاری کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ دہلی جل بورڈ نے ندی کی آلودگی کو کم کرنے کے لئے انٹرسیپٹر سیور منصوبہ بھی پیش کیا ہے۔

3۔ دہلی میں جمنا ندی کو صاف کرنے کے لئے اقدامات

- ☆ ایس ٹی پی سی ای ٹی پی میں اضافہ
- ☆ انٹرسیپٹر سیوریج سسٹم
- ☆ ٹرشیئری ٹریٹمنٹ کو نصب کرنا
- ☆ ری سائکلنگ اور دوبارہ استعمال کا متبادل
- ☆ بہاو کو بہتر کرنا

تاہم ٹرشیئری ٹریٹمنٹ متبادل نیز ری سائکلنگ اور دوبارہ استعمال کے موجودہ صورت حال کے مدنظر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ندی کے پانی کا میعار مطلوبہ درجہ کے مطابق نہیں ہے (شرما ڈی 2013)۔ لہذا ''سی'' درجہ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ندی میں تازہ پانی کا بہاو شامل کیا جائے۔ تاہم پانی کے مانگ میں مسلسل اضافہ اور ندی کے سلسلے میں بین ریاستی تنازعات کو دیکھتے ہوئے دہلی کے لئے یہ مشکل نظر آتا ہے کہ ندی میں اتنی بڑی مقدار میں تازہ پانی کا بہاو شامل کیا جاسکے گا۔

لہذا یہ نہایت ضروری ہے کہ مزید ایس ٹی پی تعمیر کرکے ندی میں گندے پانی کی شمولیت کو کم سے کم کیا جائے۔ شہر کے بہتر سیوریج انفرااسٹرکچر کے ذریعہ بھی ندی میں آلودگی کو کم کیا جاسکتا ہے۔ بہر حال جتنے بڑے مقدار میں گندا پانی ندی میں شامل ہوتا ہے اسے دیکھتے ہوئے جمنا کے لئے سی زمرہ حاصل کرنا مشکل ہے۔ لہذا وائی اے پی کے تحت پیسہ خرچ کرنے سے پہلے اس بات پر غور کرنا بہتر ہوگا کہ دہلی میں جمنا کا جو حصہ ہے اس کے لئے سی زمرہ کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے۔

4۔ سفارشات

وائی اے پی کے تحت کئے جانے والے اقدامات درست سمت میں ہیں لیکن اس کے موثر نفاذ کے لئے مزید غور وخوض کی ضرورت ہے جس میں ندی کے سسٹم میں تازہ پانی کے بہاو میں اضافہ کرنا بھی شامل ہے۔ ذیل میں ندی کے پانی کے میعار کو بہتر بنانے کے لئے چند ایک لائحہ عمل کا ذکر کیا جارہا ہے۔

4.1 سیوریج سسٹم کو بہتر بنانا

پورے دارالحکومت میں سیوریج سسٹم ہونا چاہئے اور تمام گندے پانی کو (اگر ضروری ہو تو پمپوں کے ذریعہ) صاف کرنے کے لئے بھیجا جانا چاہئے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ ندی کے لئے کوئی گندگی نہ جانے پائے۔ اس مقصد کو موجودہ ایس ٹی پی جو ابھی مطلوبہ ڈسپوزل اسٹینڈرڈ پر انہیں اترتے ہیں کو اپ گریڈ کرکے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اسے متبادل ڈرینج سسٹم مثلاً ندی کے دنوں کناروں پر باندھ یا نہر بنا کر بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ سیوریج پمپنگ اسٹیشن کو 24 گھنٹے بجلی بیک اپ حاصل ہو۔

ریورفرنٹ ڈیولپمنٹ پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے اور ایک اقتصادی اور ماحولیاتی لحاظ سے قابل عمل گرین سٹی کے نظریہ کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ ندی کے کناروں کو پارکوں کے طور پر فروغ دیا جانا چاہئے جہاں فوارے ہوں مصنوعی جھرنے ہوں کھیل کے میدان ہو گھاس ہو واٹر اسپورٹس تالاب شجر کاری وغیرہ جیسی سرگرمیاں انجام دی جائیں۔

4.2 جذب کی صلاحیت میں اضافہ اور آلودگی کے ذرائع پر گرفت۔

اسے مانسون کے موسم کے دوران پانی کو جمع کرکے اور خشکی کے دنوں میں پانی کو چھوڑ کر بہاو کو بہتر بنا کر حاصل کیا جاسکتا ہے۔ بہاؤ اس کی ذیلی شاخوں اور گندے پانی لے جانے والے مختلف کھلے نالوں کے لئے Artificial Aeration کا استعمال کیا جانا چاہئے۔

لہذا جمنا ایکشن پلان کے تحت آلودگی پر قابو پانے کے لئے کوئی نیا منصوبہ بناتے وقت واٹر کوالٹی ماڈلنگ کو اپنانا اہم ہے۔ایسے ماڈلنگ سے منصوبہ سازوں کو منصوبہ پر کام شروع کرنے سے پہلے کافی مدد ملے گی۔ایسے گندے پانی جنہیں صاف کرلیا گیا ہو' کاری سائکلنگ اور دوبارہ استعمال بھی ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس کے ذریعہ پانی کو آبپاشی' باغبانی اور صنعتی مقاصد کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔زیرزمین پانی کوری چارج کرنا اور گندے پانی کا ٹریٹمنٹ اور دوبارہ استعمال بھی دیگر مفید متبادل ہوسکتے ہیں۔مزید براں آلودگی کے نان پوائنٹ ذرائع مثلاً کھیتوں' ندی میں انسانوں اور جانوروں کے نہانے اور مورتیوں کو ندی میں بہانے سے پیدا ہونے والی آلودگی سے نمٹنا بھی اہم ہے۔شہر کے اندر رین واٹر ہارویسٹنگ یونٹ لگا کر اور پائیدار شہری ڈرینج سسٹم قائم کرکے بھی آلودگی کو کم کیا جاسکتا ہے۔ندی کے کنارے واقع کھیتوں سے ندی میں داخل ہونے والی گندگی کو کھیتوں کے ارد گرد فلٹر اور بفر اسٹرپ لگا کر بھی آلودگی کو کم کیا جاسکتا ہے۔

☆☆☆

بیجنگ کے چینی اکیڈمی آف سوشل سائنسز میں نائب صدر جمہوریہ کا خطاب

☆ نائب صدر جمہوریہ مسٹر محمد حامد انصاری نے بیجنگ کے چینی اکیڈمی آف سوشل سائنسز میں پیمانہ بند مستقبل کی پیشین گوئی: ہندوستان' چین اور دنیا'' کے موضوع پر خطاب کیا۔

نائب صدر جمہوریہ کی تقریر کے اہم اقتباسات درج ذیل ہیں:

چینی اکیڈمی آف سوشل سائنسز کا دنیا میں بڑا نام اور بیحد شہرت ہے۔ میں یہاں اپنے خود کو تقریر کیلئے مدعو کئے جانے پر فخر محسوس کررہا ہوں۔میرا خیال ہے کہ تقریر کا موضوع بھی آج کی دنیا اور مستقبل کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔اپنی بات کی شروعات میں اس اعتراف کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں کہ میں چین کے تعلق سے اجنبی ہوں۔ یہاں کے عوام اور ملک کے بارے میں مجھے تھوڑی ہی جانکاری ہے۔لیکن اس کے باوجود میرے ملک ہندوستان میں شاید ہی کوئی ایسا شخص ہوگا جو اپنے اس عظیم پڑوسی ملک کے بارے میں کچھ نہ جانتا ہوگا۔میری پرانی یادوں میں سے تقریباً چھ دہائی قبل ایجرا اسنو کی کتاب ریڈ اسٹار اور چائنا'' اور کتابولک توانائی کے جلد ہی جاری ہونے رکاوٹ سے متعلق اس کی پیشین گوئیاں اور اس کی صحت وصداقت ہے۔میری نسل کے بیشتر لوگوں نے مابعد انقلاب دور کے واقعات کا قریب سے مشاہدہ کیا ہے۔دوسری طرف ایجرا اسنو کی کتاب سے تقریباً ایک دہائی قبل ربندر ناتھ ٹیگور نے دونوں ملکوں کے درمیان روایتی دوستی کو مستحکم کرنے اور اطلاعاتی چینل کے دوبارہ شروع کرنے پر زور دیا تھا۔انہوں نے نہایت صحیح طریقے سے چیزوں کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا تھا اہل مغرب آئے لیکن اپنا بہتر دینے کیلئے نہیں بلکہ مادی فائدے کیلئے ہمارا استحصال کرنے کیلئے آئے۔ہم نے بھی اہل یورپ کے ساتھ ناانصافی کی کیونکہ ہم ان کو برابر کی ٹکر نہ دے سکے۔نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارا رشتہ اعلیٰ کا ادنیٰ سے' ایک طرف بے عزتی تو دوسری طرف استحصال کا رہا۔ایشیا میں ہمیں متحد ہونا چاہئے۔ یہ اتحاد تنظیم کے کچھ میکانیکی طریقوں سے نہیں بلکہ حقیقی ہمدردی کی بنیاد پر ہونی چاہئے۔ٹیگور کے اس ادراک کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایشین ریلیشنز کانفرنس آف مارچ 1947 عمل میں آیا۔دوسرا پنچ شیل کے پانچ اصول' ہوئے جس کی ساٹھویں سالگرہ اسی ہفتے منائی گئی۔دونوں ملکوں کے درمیان صدیوں کے تہذیبی روابط کا ثبوت تاریخ کی نصابی کتابوں میں بھی ہے۔صدیوں سے محققین اور اسکالرز نالندہ کی بڑی خانقاہوں سے بودھ مذہب کی مخطوطات کو جمع' نقل اور ترجمہ کرنے کیلئے چین کے ژوان ژانگ کی زبردست کوششوں پر حیران ہیں۔نالندہ کے مقام پر آج ایک بار پھر بین الاقوامی معاہدوں کے ذریعہ ایک نئی یونیورسٹی قائم کی جارہی ہے۔ہم چین اور ہندوستان کے درمیان تہذیبی اور ثقافتی روابط کی آبیاری میں دوسرے عظیم سیاحوں اور اسکالروں مثلاً کمارا جیوا اور بدھی دھرما کے کردار کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ہم دونوں ممالک کے لوگوں کو اس اتحاد اور رابطے کو زبردست ہم آہنگی کے ساتھ آگے لیجانے کا چیلنج ہے۔ہمیں اتحاد اور مطابقت کے راستے کو تلاش کرنے اور اس پر سخت محنت کرنے کی ضرورت ہے۔اسی طرح نااتفاقی کے راستوں کی بھی نشاندہی کرکے اسے ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ہمیں دونوں ملکوں کے مابین تعلقات کو وسیع کینوس پر لے جانے کی ضرورت ہے۔نئی ٹیکنالوجیوں کی مرہون منت آج ہم گلوبل دنیا میں رہتے ہیں' آج پوری دنیا میں سات بلین افراد کی آبادی ہے۔جبکہ 1990 میں یہ تعداد 52 بلین تھی۔2025 تک یہ آبادی بڑھ کر 8 بلین ہوجائے گی۔ ہندوستان اور چین میں دنیا کی کل آبادی کا 37 فیصد ہے۔ہم دونوں دنیا میں دوسب سے بڑے ترقی پذیر ممالک ہیں۔آئندہ چند دہائیوں میں ممکن ہے یہ تناسب بدل جائے۔ وسائل اور ذرائع کیلئے ہمیشہ سے مسابقہ رہا ہے اور آئندہ بھی رہنے کی امید ہے' اسلئے پیدا ہونے والے جھگڑوں کو تشدد کے بجائے امن کے راستے سے حل کرنے کی ضرورت ہے۔ایسے راستوں کو اپنانے کی ضرورت ہے جو دونوں کیلئے سودمند ہو نہ کہ نقصان پہنچانے والا ہو۔گزشتہ دو دہائیوں میں ہندوستان اور چین کے درمیان تعلقات میں زبردست اضافہ دیکھنے کو ملا ہے' ہم نے بہت سے پیچیدہ اور مشکل مسائل کو کامیابی کے ساتھ حل کیا ہے اور اپنے رشتوں میں کوئی تلخی نہیں آنے دی ہے۔متعدد معاہدے بھی اسی دوران ہوئے ہیں۔اعلیٰ سطحی سیاسی وفود کا آنا جانا ہوتا رہا ہے اور یہ عمل آج بھی جاری ہے۔گزشتہ دہائی میں دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تجارت 20 گنا ہوگئی ہے۔دفاع اور سیکورٹی کے شعبے میں بھی دونوں ممالک کے درمیان اشتراک وتعاون بڑھا ہے۔دونوں ممالک نے آپسی مفاہمت کو بڑھانے کیلئے تہذیب وکلچر کے میدان میں بھی کئی اقدامات کئے ہیں۔مجموعی طور سے محسوس کرتا ہوں کہ دونوں ملکوں نے اپنے رشتوں کو ایک نئی سمت دینے میں کامیابی حاصل کی ہے۔اس میں تمام شراکت داروں کا یکساں حصہ رہا ہے۔ چین کے ساتھ تعلقات کو بڑھانا ہندوستان کی خارجہ پالیسی کا ترجیحی کام ہے۔اس پر ملک کے تمام سیاسی طبقوں کے درمیان اتفاق رائے ہے۔ ہندوستان میں حالیہ دنوں میں جمہوری انتخاب کے دوران 500 ملین سے زیادہ ووٹروں نے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کرکے مرکز میں ایک نئی حکومت تشکیل دی ہے۔ 30 سالوں میں پہلی بار کسی ایک سیاسی پارٹی نے واضح اکثریت حاصل کی ہے۔لیکن اس کے باوجود ہندوستان کی خارجہ پالیسی میں کسی قسم کی تبدیلی کا امکان نہیں ہے۔

☆☆☆

کیا آپ جانتے ہیں؟

ملازم اسٹاک ملکیت منصوبہ (ای ایس او پی)

ملازم اسٹاک ملکیت منصوبہ (ای ایس او پی) ایک طرح سے ملازم کے فائدے کا منصوبہ ہے جو ملازمین یا کمپنی کے کام میں لگی افرادی قوت کو منافع کی تقسیم کی بنیاد پر کمپنی میں ایک مالکانہ فائدہ حاصل کرنے کا موقع دیتا ہے۔ اس کے لئے کمپنی ایک ٹرسٹ فنڈ بناتی ہے، وہ اپنے شیئر یا نقدی یا موجودہ شیئروں کو خریدنے کے لئے ٹرسٹ کو نقد تعاون کرنے والوں سے قرض لیتی ہے جسے بعد میں قرض کے طور پر ادا کیا جاتا ہے۔ حالاں کہ کمپنی ٹرسٹ میں جو بھی تعاون کرتی ہے، وہ ایک مقررہ میعاد تک ٹیکس میں تخفیف کے قابل ہوتا ہے۔ ملازمین کو مختص کئے گئے شیئر ان کے کام کے لئے ان کی اجرت کا ایک حصہ ہوسکتا ہے اور ملازم کے عہدہ چھوڑنے یا اس کمپنی سے ریٹائر ہونے کے وقت تک اسی ایس او پی ٹرسٹ میں رکھا جاسکتا ہے۔ اس ٹرسٹ کے شیئر ملازم کے ذاتی کھاتوں میں مختص کئے جاتے ہیں۔

21 سال سے زیادہ عمر کے مستقل ملازمین اس منصوبے میں شامل ہوسکتے ہیں۔ لیکن شیئر ہولڈر کمپنی کے اندر جیسے جیسے سینئر ہوتے جاتے ہیں، ان کے شیئر حقوق ازخود بڑھ جاتے ہیں جسے VESTING کہتے ہیں۔ کمپنی چھوڑنے یا ریٹائر ہوتے وقت وہ شیئر حاصل کرسکتے ہیں جسے کمپنی کو مناسب بازار قیمت پر ان سے واپس خریدنا ہوتا ہے۔ نجی کمپنیوں میں ملازمین خود کو مختص کئے گئے شیئروں کو منتقل یا انہیں بند کرنے جیسے اہم امور پر ووٹ دے سکتے ہیں لیکن یہ کمپنی پر انحصار کرتا ہے کہ وہ ووٹنگ کے حق کا استعمال کرے یا نہیں جب کہ سرکاری ادارے میں ملازمین یعنی شیئر ہولڈروں کو سب ہی معاملوں میں ضرور ووٹ دینا چاہئے۔ ای ایس او پی سے ٹیکس سے متعلق کئی فوائد ہیں۔ شیئر میں کئے گئے تعاون کو ٹیکس میں چھوٹ ملتی ہے۔ کمپنیوں کو ہر سال ای ایس او پی شیئر ہولڈر جاری کرکے نقدی میں زیادہ سے زیادہ روانی حاصل کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ شیئر موجودہ یا ٹریزری شیئروں کو خریدنے کے لئے پیسے قرض کے طور پر لئے جاسکتے ہیں اور ای ایس او پی میں اس طرح کے تعاون کو ٹیکس سے چھوٹ حاصل ہوتی ہے۔ ایک بار اگر کسی کمپنی میں 30 فی صد شیئر کی ملکیت ای ایس او پی کے پاس ہو تو بیچنے والا فروخت سے ہونے والی آمدنی کو دیگر سیکورٹیز میں دوبارہ سرمایہ کاری کرسکتا ہے اور حاصل ہونے والے فوائد پر ٹیکس سے بچ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ملازمین کو ای ایس او پی میں ان کے تعاون پر کوئی ٹیکس ادا نہیں کرنا ہوتا ہے۔

ایکس چینج ٹریڈڈ فنڈ (ای ٹی ایف)

ایکس چینج ٹریڈڈ فنڈ (ای ٹی ایف) ویسے فنڈ ہوتے ہیں جن کا کاروبار ایکس چینج میں بہت حد تک شیئروں کی طرح ہی ہوتا ہے اور یہ عام طور پر نیسڈیک 100 انڈکس، ایس اینڈ پی 500، ڈاؤ جونس وغیرہ جیسے بانڈ انڈکس یا شیئر انڈکس پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ ای ٹی ایف شیئر، بانڈ کموڈیٹیز وغیرہ اثاثے رکھ سکتے ہیں۔ شیئر بازاروں کے سب سے مقبول کاروباری پروڈکٹ میں شمار ہونے کی وجہ سے یہ ایک پرکشش سرمایہ کاری کا متبادل ہوگئے ہیں کیوں کہ یہ ٹیکس کے محاذ پر بہتر، کم لاگت اور شیئر جیسے فائدے وغیرہ سب کچھ فراہم کراتے ہیں۔ ای ٹی ایف پروڈکٹ خریدنا اس پورٹ فولیو کے شیئر خریدنے جیسا ہی ہے جو حقیقت میں اپنے اصل انڈکس کے سب ہی فائدے اور منافع پا رہا ہو۔ ای ٹی ایف کی ایک اہم خصوصیت جو اسے دیگر فنڈ سے الگ کرتی ہے، وہ یہ ہے کہ اپنے اصل یا ساتھ کے انڈکس کی کارکردگی کو پیچھے چھوڑنے کی کوشش نہ کرکے صرف اپنی کارکردگی ٹھیک کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ای ٹی ایف میوچول فنڈ اور یونٹ سرمایہ ٹرسٹ کا ایک امتزاج ہے، جسے دن کے کاروبار کے آخری لمحوں میں بھی اس کے خالص اثاثہ کی قدر پر فروخت کیا جاسکتا ہے اور یہ کلوز اینڈ فنڈ کی ہی طرح خریدا اور فروخت کیا جاسکتا ہے۔ ای ٹی ایف امریکہ اور یوروپ میں بالترتیب 1993 اور 1999 سے موجود ہے۔

ای ٹی ایف کی ایک اہم خصوصیت مینجمنٹ تقریبانہ برابر ہے یعنی کہ فنڈ منیجر اپنے اس فنڈ کو سرگرمی سے مینج کئے جانے والے فنڈ کے مقابلے میں بندوبست پر آنے والے کم خرچ پر اور تقریباً معمولی اور مستقل ہم آہنگی کے ذریعے بھی اس پر نظر رکھ سکتا ہے۔ ای ٹی ایف میں سیکورٹیز کے کاروبار کا امکان کم ہے۔ وہ زیادہ سرمایہ کے فوائد کی تقسیم کا امکان رکھتے ہیں۔ سرمایہ کاری پر زیادہ واپس کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ چوں کہ اس میں شیئر کی بہتات ہوتی ہے، انفرادی شیئروں کے مقابلے ان کا کاروبار زیادہ مقدار میں ہوتا ہے جس کے نتیجے میں اس کی سیاست زیادہ ہوجاتی ہے اور سرمایہ کاروں کو کم خطرات اور خرچ کے ساتھ سرمایہ کاری کی حیثیت بدلنے کا موقع مل جاتا ہے۔ ایس پی ڈی آر جو ایس اینڈ پی کے 500 انڈکس پر نظر رکھتا ہے، سب سے زیادہ مقبول ای ٹی ایف کاروبار میں سے ایک ہے۔ ہندوستان میں ای ٹی ایف نے گزشتہ چار مہینوں میں ہندوستانی شیئر بازار میں دو ارب 30 کروڑ ڈالر لگائے ہیں جس میں سے 2014 کے پہلے دو مہینوں میں ایک ارب 20 کروڑ ڈالر کی فروخت درج کی گئی۔ ذرائع کے مطابق منضبط سیکٹرز میں بازاروں میں بتدریج اصلاحات اور آئندہ دو برسوں میں سرمایہ کاری کے دور میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ ہندوستان میں گذشتہ چار ماہ میں ای ٹی ایف سے موصول ہوئی دو ارب 30 کروڑ ڈالر میں سے تقریباً ڈیڑھ ارب ڈالر ڈیڈی کیپڈ فنڈ سے اور باقی مارکیٹ فنڈ سے حاصل ہوئے ہیں۔ ایک ہندوستان کی مرکزیت والی ای ٹی ایف کے بندوبست کے تحت اثاثہ (اے یو ایم) اپریل کے 6 ارب 72 کروڑ ڈالر ہوگیا۔ ای ٹی ایف نے ہندوستانی بازاروں میں پچھلے تین مہینوں میں تقریباً ایک ارب 80 کروڑ ڈالر اور پچھلے ماہ تقریباً0 کروڑ ڈالر کی سرمایہ کاری کی ہے۔

–مرتب: **وائیکا چندرا**، سب ایڈیٹر

vchandra.iis2014@gmail.com

چرن سنگھ اور شاردا شمپی

مالیہ کے استحکام کا قابل عمل طریقہ

وزیر خزانہ نے بجا طور سے مرکزی بجٹ کو آسان بنانے کا نظریہ اختیار کیا ہے جو اس بین اقوامی طریقے کے زیادہ مطابق ہے جس پر وہ دیگر ممالک عمل کر رہے ہیں جہاں بجٹ کا دن ایک حسب معمول دن ہوتا ہے نیز مالی پالیسی تیار کرنا ایک رسمی بات ہوتی ہے جس کی نشان دہی سرکاری حسابات کے گوشوارے سے نہیں کی جاتی ہے۔ اس اعلان سے کہ مالی پالیسی کے اقدامات نیز غذائیت کی کمی جیسے بہبود پر مبنی دیگر امور پر نیز ایک کمیشن کے ذریعے سبسڈیوں جیسے سرکاری اخراجات کو رفتہ رفتہ معقول بنانے پر علاحدہ علاحدہ توجہ دی جائے گی۔

جولائی 2014 کا مرکزی بجٹ ایک مشکل اقتصادی صورت حال کے پس منظر میں تیار کیا گیا تھا۔ عالمی طور سے اقتصادی بحالی یکساں طور پر مضبوط نہیں ہوئی ہے اور مالی بازار مستحکم نہیں ہیں۔ ای سی بی نے حال ہی میں سود کی منفی شرحوں کا اعلان کیا ہے جب کہ امریکہ نے ابھی تک اپنے مخروطی منصوبے کو قطعی شکل نہیں دی ہے۔ ابھرتے ہوئے ملکوں میں صورت حال افسردہ کن ہے اور برکس (بی آر آئی سی ایس) میں ترقی کا ایک مسلسل اور مستحکم رجحان نہیں ہے۔ ہندوستان ان ملکوں میں سے ایک تھا جنہوں نے ابتدائی برسوں میں عالمی مالی بحران سے اپنے آپ کو نسبتاً محفوظ رکھا ہے۔ لیکن معیشت کی شرح ترقی 2012-13 اور 2013-14 میں کم ہو کر 5 فی صد سے بھی کم کی سطح پر پہنچ گئی تھی۔ ترقی میں پستی کی طرف کا رجحان معیشت کے تمام شعبوں یعنی زراعت، صنعت اور خدمات میں درج کیا گیا تھا۔ افسردہ کن ترقی کے ساتھ ساتھ افراط زر بھی مستقل طور سے زیادہ رہا ہے۔ اگرچہ تھوک قیمتوں کے عدد اشاریے (ڈبلیو پی آئی) کے ذریعے اندازہ کردہ افراط زر کی اوسط شرح کم ہو کر 2013-14 میں چھ فی صد ہو گئی تھی، اس کے باوجود بھی یہ اطمینان بخش سطحوں سے زیادہ تھی۔ اس کے علاوہ خوراک کے سلسلے میں زیادہ افراط زر کچھ عرصے سے تشویش کا ایک سبب رہی ہے۔ جہاں پالیسی اقدامات کے نفاذ کی وجہ سے سونے کی درآمدات کی روک تھام ہوئی ہے، وہیں ہندوستانی روپے کی قیمت گرنے کی وجہ سے ہندوستان کو 2013-14 میں اپنی برآمدات کو فروغ دینے میں مدد ملی ہے۔ نتیجتاً چالو کھاتے کا خسارہ (سی اے ڈی) 2013-14 کے دوران جی ڈی پی کے 4.7 فی صد سے کم ہو کر 2013-14 میں 1.7 فی صد ہو گیا۔ (تصویر 1)

مالی مظاہر

نئی این ڈی اے حکومت کی پالیسی کا بنیادی مقصد جو مرکزی بجٹ 2014-15 میں بھی منعکس کیا گیا ہے، کم سے کم حکومت اور زیادہ سے زیادہ حکمرانی ہے۔

تصویر 1: چالو کھاتے کا خسارہ (جی ڈی پی کا فی صد)

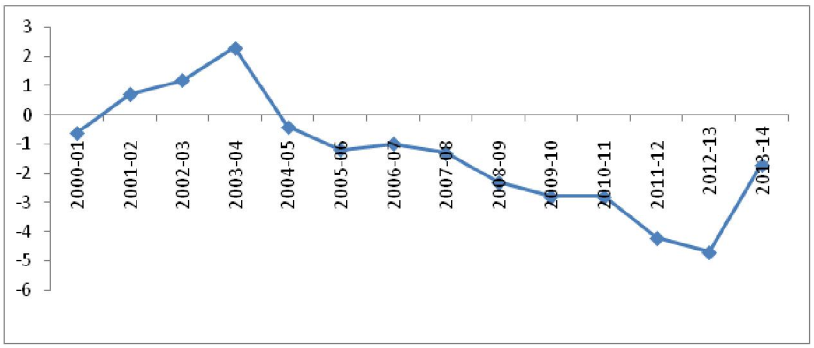

مصنفین بالترتیب سینئر ریسرچ کاؤنسلر اور انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ بنگلور میں آر بی آئی چیئر پروفیسر ہیں۔

مذکورہ بالا پس منظر کے پیش نظر خسارے کو روکنے نیز زیادہ قرض نہ لینے کے سلسلے میں جولائی 2014 کے مرکزی بجٹ میں کی گئی کوشش واقعی قابل تعریف ہے (ٹیبل 1) اس بجٹ کا مقصد چالو کھاتے کے قابل انتظام خسارے سے کے پہلو بہ پہلو، آگے آنے والے 3 سے 4 برسوں کے دوران 7 تا 8 فی صد کی ایک پائیدار ترقی، ایک کم کردہ مالی خسارہ اور افراط زر کی کم کردہ سطحیں حاصل کرنا ہے۔ مالی استحکام کے لئے وضع کردہ یہ منصوبہ مالی خسارہ کو کم کرکے 2015-16 میں 3.6 فی صد اور مزید کم کرکے 2016-17 میں 3 فی صد کرنا ہے۔

ٹیبل ۔1: جی ڈی پی کے فی صد کے طور پر خسارے

سال	آر ڈی	جی ایف ڈی	پی ڈی
1980-81	1.4	5.7	3.9
1990-91	3.3	7.8	4.1
2000-01	4.1	5.7	0.9
2010-11	3.3	4.9	1.8
2012-13	3.6	4.9	1.8
2013-14(RE)	3.3	4.6	1.3
2014015(BE)	3.0	4.1	0.8

معیشت میں عام سست روی سے 2013-14 کے دوران ٹیکسوں سے مالیے پر اثر پڑا۔ لیکن ہونے والے بحالی سے موجودہ سال میں کچھ مثبت ترقی متوقع ہے (ٹیبل 2)۔ اخراجات کے محاذ پر جب کہ دفاع کے سلسلے میں اخراجات مستقل ہیں اور جی ڈی پی کے فی صد کے طور پر سود کی ادائیگیوں میں کمی آئے گی، خاص طور سے خوراک کے سلسلے میں سبسڈی کی وجہ سے سبسڈیوں پر اخراجات میں اضافہ ہوگا۔ (ٹیبل 3)

منتخب پالیسی اعلانات

مرکزی بجٹ میں زراعت بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لئے بہت زیادہ توجہ مرکوز کرنے، مختلف ذرائع سے روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور مجموعی اقتصادی ترقی پر زور دیا گیا ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ خاص طور سے دیہی علاقوں میں ہندوستان کی آبادی کا ایک بڑا حصہ روزی روٹی کے لئے زراعت اور متعلقہ شعبوں پر انحصار کرتا ہے، بجٹ میں کھیتی باڑی کو ایک مقابلہ جاتی اور منعفت بخش سرگرمی بنانے کے سلسلے میں اقدامات کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ کسان ٹیلی ویژن، گوداموں کے بنیادی ڈھانچے سے متعلق فنڈ، قیمتوں میں استحکام لانے سے متعلق فنڈ، کسان وکاس پتر (کے وی پی) نیز نبارڈ میں طویل مدتی دیہی قرضہ جاتی فنڈ کا اہتمام اور زیادہ پیداواریت پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے دوسرا سبز انقلاب لانے کا قصد معیشت میں زرعی شعبے کی حوصلہ افزائی کرنے کے سلسلے میں مخلصانہ اور سنجیدہ کوششوں کے مظاہر ہیں۔

مکانات، تعمیرات اور غیر منقولہ املاک اقتصادی ترقی کے کلیدی شعبے ہیں۔ اس صنعت میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے، مانگ کو فروغ دینے اور دیگر متعلقہ شعبوں پر ایک مثبت اثر ڈالنے کی صلاحیت ہے۔ سرمایہ کاری والے پروجیکٹوں کے لئے بڑے پیمانے پر رقم حاصل کرنے کے مقصد سے وزیر خزانہ نے ریئل اسٹیٹ انوسٹمنٹ ٹرسٹس (آر ای آئی ٹی ایس) اور انفرااسٹرکچر انوسٹمنٹ ٹرسٹس کے لئے درکار ترغیبات فراہم کرنے کے ارادے کا اظہار کیا ہے۔ چوں کہ بنیادی ڈھانچے سے متعلق پروجیکٹوں کو مخصوص طور سے مکمل ہونے میں طویل عرصہ لگتا ہے اور ان کے لئے وسائل کی کافی ضرورت ہوتی ہے، اس لئے مذکورہ بالا ٹرسٹس بنیادی ڈھانچے میں مطلوبہ ترقی وفروغ کی ترغیب دینے کے لئے بین الاقوامی مالیے سمیت ناگزیر مالیہ فراہم کرسکتے ہیں۔

ہندوستان مکانات کی شدید قلت سے دوچار ہے، جس کا تخمینہ 2012 میں شہری ہندوستان میں تقریباً 19 ملین یونٹ لگایا گیا تھا۔ مکانات اور شہری غریبی دور کرنے کی وزارت کے لئے مرکزی منصوبہ جاتی اخراجات کو دگنا کردیا گیا ہے نیز وزیر خزانہ نے کم لاگتی قابل استطاعت مکانات کے سلسلے میں ایک مشن قائم کرنے کی تجویز پیش کی ہے جو نیشنل ہاؤسنگ بینک (این ایچ بی) میں قائم کیا جائے گا۔

معیشت میں ترقی وفروغ کے ضمنی نتائج میں سے ایک نتیجہ بہتر معیار زندگی اور موزوں مواقع کی خواہش ہے۔ ایک سو اسمارٹ شہروں کے فروغ اور اس کے نتیجے میں جدید کاری کی سرگرمی سے غیر منقولہ املاک اور مجموعی بنیادی ڈھانچے پر مثبت طور سے اثر پڑے گا۔ اس کی وجہ سے جدید مواصلات میں زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاری بھی

ٹیبل ۔2: بڑی سبسڈیاں

سال	آر ڈی	جی ایف ڈی	پی ڈی	دفاع
1980-81	9.1	1.8	1.4	2.5
1990-91	10.1	3.8	2.1	2.7
2000-01	9.0	4.7	1.3	2.3
2010-11	10.3	3.1	2.3	2.0
2012-13	10.6	3.3	2.0	1.8
2013-14(RE)	10.2	3.3	2.2	1.8
1.8	2.6	3.1	10.4	2014015(BE)

ہوگی اور اس عمل میں ٹیلی مواصلاتی شعبے اور اطلاعاتی ٹکنالوجی کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی وفروغ عمل میں آئے گی۔

سامان اور خدمات پر ٹیکس (جی ایس ٹی) میں اشیا کے احاطے کے سلسلے میں لچک داری کے اعلان کا مفہوم یہ ہے کہ عمل درآمد آسان اور تیز ہوگا۔ شرحوں کی یکسانیت اور جی ایس ٹی کی نگرانی میں سہولت مرکز اور ریاستوں کے لئے ہر حال میں جیت ہوگی۔ یکجا کردہ میونسپل قرضہ جاتی ذمہ داریوں کی سہولت سے نہ صرف بنیادی ڈھانچے کے پروجیکٹوں اور میونسپلٹیوں کے لئے رقم فراہم کرنے کے مواقع میں اضافہ ہوگا بلکہ مقامی اداروں کو مستحکم بنانے میں بھی مدد ملے گی۔ سوچھ بھارت ابھیان سے ہندوستانیوں کی صحت پر مثبت اثر پڑے گا اور خاص طور سے بچوں کی شرح اموات میں کمی آئے گی کیوں کہ اس سے اسہال جیسی بیماریوں پر قابو پانے میں براہ راست طور سے مدد ملے گی۔

آخر میں بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ یوجنا سمیت خواتین کی سیکورٹی اور تحفظ کے لئے مختلف اعلانات سے بچیوں کی قدر کرنے اور انہیں کھلے دل سے قبول کرنے نیز ٹھوس تعلیم، مضبوط کیریئر اور معیشت میں ایک معاون کردار کے باعث اس کی کامیابی پر فخر کرنے میں مدد ملے گی۔ اس سے اعتماد کے ساتھ اور مقابلہ جاتی طور سے ترقی کے عمل میں شرکت کرنے کے سلسلے میں کام کرنے والی نصف طاقت کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

بجٹ کا اقتصادی اثر

مرکزی بجٹ کے اثر کا تجزیہ کرنے کے لئے ان کلیدی اقتصادی امور پر غور کیا جانا چاہئے جو معیشت کے لئے باعث پریشانی ہیں نیز جن پر انتخابات کے دوران بہت زیادہ عام بحث ومباحثہ کیا گیا تھا یعنی اقتصادی ترقی، روزگار اور افراط زر۔ بجٹ میں قدرے سنجیدگی سے ان تینوں امور پر توجہ دی گئی ہے۔

غیر منقولہ املاک اور بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری سے متعلق ٹرسٹوں، مکانات کے لئے ٹیکس کے سلسلے میں ترغیبات اور این ایچ بی کے ذریعے قابل استطاعت مکانات کے لئے زیادہ تخصیص زر، اسمارٹ شہروں کے لئے تخصیص زر اور زمرہ ایک اور زمرہ 2 والے شہروں میں نئے ہوائی اڈے جیسی مختلف اسکیموں کے ذریعے مکانات اور تعمیرات کے شعبے کی حوصلہ افزائی کی وجہ سے ملک میں ترقی کی رفتار میں تیزی آئے گی۔ چوں کہ مکانات کا 269 صنعتوں کے ساتھ بین رابطہ ہے، اس لئے صنعتی پیداوار سے ترقی میں اضافہ کرنے میں مدد ملے گی۔ ترقی میں اضافہ کرنے والے ان اقدامات سے ملک میں روزگار کی صورت حال پر مثبت طور سے اثر پڑے گا۔ اس کے علاوہ سیاحت کی حوصلہ افزائی کرنے کے اقدامات سے دیگر تجارتی سرگرمیوں کے علاوہ ہوٹل، تفریح، ٹرانسپورٹ اور ہوابازی کی صنعت میں روزگار کے مواقع میں براہ راست طور سے اضافہ ہوگا۔

خاص طور سے دیہی شعبے میں سماج کے کمزور طبقوں کو بااختیار بنانے کی غرض سے مالی شمولیت کا مشن 15 اگست 2014 کو شروع کیا جائے گا۔ اس مشن سے غریب لوگوں کے لئے مالی خدمات کی توسیع کرنے میں مدد ملے گی۔ ان کاموں کے آخری دنوں میں ٹکنالوجی کے استعمال سے دیہی علاقوں میں کھاتے کھولنے، مالی خواندگی پھیلانے اور مالی خدمات کی فراہمی میں اضافہ کرنے کے لحاظ سے بینکنگ کے شعبے میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں تیزی آئے گی۔

اس کے علاوہ دو مزید اقدامات سے جو گوبہود پر مبنی ہیں، بیمے میں غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری میں اضافہ کی طرح روزگار کے مواقع میں اضافہ کرنے میں مدد ملے گی۔ بیمے کا نفوذ جس کا اندازہ جی ڈی پی کے لئے بیمے کے پریمیم کی لحاظ سے لگایا گیا ہے، ہندوستان میں کام کرنے کے لئے نجی بیمہ کمپنیوں کو اجازت دینے سمیت گذشتہ دہے میں حکومت کے ذریعے کی گئیں متعدد کوششوں کے باوجود ہندوستان میں 4 فی صد سے بھی کم ہے۔ اس وقت زندگی بیمہ کے تحت احاطہ کردہ آبادی کے 25 فی صد سے بھی کم حصے سے بیمے کو وسعت دینے کی صلاحیت کا مطلب ہندوستان جیسے نوجوان آبادی والے ملک میں روزگار کے مزید مواقع ہیں۔

بہت نوجوان اور متحرک آبادی والے ملک نے ایک جنگی یادگار یا اتحاد کا ایک مجسمہ قائم کرنے جیسے سیدھے سادھے فیصلوں کو بہت وطن پرستانہ پایا ہے۔ انہیں تجارت اور روزگار کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے قومی یادگاروں اور سیاحت کے مقامات کے طور پر فروغ دیا جاسکتا ہے۔ ہر ایک ریاست میں اعلی تعلیمی ادارہ ہونے کے ایک قابل تعریف طویل مدتی مقصد سے نئے آئی آئی ٹی، آئی آئی ایم، ایمس، زراعت اور باغبانی کی یونیورسٹیوں کے فوری قیام سے ہندوستان اور غیر ممالک میں نوجوانوں کی ملازمت کے قابل ہونے کی صلاحیت کو فروغ حاصل ہوگا۔

گذشتہ کچھ مہینوں میں یہ بات زیادہ سے زیادہ دیکھنے میں آئی ہے کہ ہندوستان میں افراط زر اور خاص طور سے خوراک کے سلسلے میں افراط زر ڈھیلی مالیاتی پالیسی کی وجہ سے نہیں بلکہ فراہمی کی وجہ سے ایک مسئلہ ہے۔ فراہمی کے سلسلے میں تشویشات پر توجہ دینے کے لئے زرعی اور دیہی شعبے کی سرگرمیوں مثلاً گودام بنانے کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ خرد برد کی روک تھام کرنے کے لئے فوڈ کارپوریشن آف انڈیا نیز سرکاری نظام تقسیم کے طریق عمل کی اصطلاح کرنے کے اعلان سے زرعی قیمتوں کی روک تھام کرنے میں مدد ملے گی جو ہندوستان میں افراط زر کے لئے بار بار ذمہ دار ہیں۔

پالیسی امور کے بارے میں تجاویز

یہ ایک منفرد بجٹ ہے جس میں معیشت میں ترقیاتی عمل کو بحال کرنے کے سلسلے میں شرکت کا ایک احساس پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے، لہٰذا مختلف اسکیموں پر عمل درآمد کرنے کے سلسلے میں کچھ تجاویز درج ذیل ہیں:

(الف) خوراک کے لئے سبسڈی کے سلسلے میں خوراک اور تغذیہ سے فی الواقع محروم طبقے کے لئے خوراک کی فراہمی کے نظام کے سلسلے میں مقامی حکام کے کردار میں اضافہ کرنے کی ضرورت ہوگی۔ حقیقی طور سے

ضرورت مندلوگوں کی نشان دہی کرنے کے لئے مقامی علاقوں کے بارے میں مقامی حکام کی معلومات سے فائدہ اٹھایا جانا چاہئے۔

(ب) کسان وکاس پتر (کے وی پی) دوبارہ شروع کرنے کے بارے میں پر احتیاط غور وخوض کرنے کی ضرورت ہوگی کیوں کہ وی پی کی گذشتہ مدت کے دوران غیر کسان افراد کے ذریعے بڑے پیمانے پر شرکت کی مثالیں ملی تھیں۔ چناں چہ انہیں دوبارہ شروع کئے جانے کے بارے میں اس مالی دستاویزات کے کارآمد ہونے اوراس کی افادیت پر کافی تبادلہ خیالات ہوسکتا ہے۔

(ج) فی کنبہ دو بینک کھاتوں اور ابتدا میں کچھ رقم جمع کرنے کے ساتھ مالی شمولیت کا یہ کمیشن غیر بینک والوں کو پوری طرح واقف کرادینے میں کامیاب ہوسکتا ہے لیکن کمزوریوں سے پر ہوسکتا ہے۔ ہرایک ہندوستانی کے منفرد پہچان نمبر کی عدم موجودگی میں خصوصی خیال رکھا جانا ہوگا تاکہ ان نئے کھاتوں کے ذریعے غیر بینک والے کنبوں کو دیئے جانے والے مجوزہ قرض میں کوئی خرد برد نہ ہو۔

(د) موجودہ پی ڈی ایس پر نظر ثانی کرنے میں مناسب قیمتوں کی پانچ لاکھ دکانوں کے ذریعے نئے سامان مثلاً بہتر حفظان صحت کے لئے صابن، لازمی دواؤں نیز صحت مند زندگی کے لئے مچھردانیوں جیسے سامان کی تقسیم پر بھی غور کیا جاسکتا ہے۔

(ہ) کارپوریٹ سماجی ذمہ داریوں (سی ایس آر) کے تحت کئے گئے اخراجات سے ترقی اور روزگار کے مقاصد کے لئے موثر طور سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے گو کمیونٹی کی ترقی کے لئے یہ ایک ہمدردانہ سرگرمی ہے۔ کمپنیوں سے متعلق قانون 2013 کے مطابق مخصوص کردہ کمپنیوں کے لئے سی ایس آر سرگرمیوں کے سلسلے میں اپنے منافع کا دو فی صد حصہ استعمال کرنا لازمی ہے۔ سی ایس آر معیارات ایک مالی سال میں 5 کروڑ روپے کے خالص منافع یا 1000 کروڑ روپے کے کاروبار یا 500 کروڑ روپے کی کم سے کم خالص مالیت والی کمپنیوں کے لئے لاگو ہیں۔ سی ایس آر کے لئے مجاز سرگرمیاں بہت وسیع ہیں نیز متعلقہ کمپنی کے ذریعے سی ایس آر سرگرمیوں پر خود ان کے اپنے مختلف طریقوں یا غیر منافع والی تنظیموں کے لئے آؤٹ سورسنگ کے ذریعے عمل درآمد کیا جاسکتا ہے۔ صنعت کے ذرائع کے مطابق ہندوستان میں تقریباً 6000 کمپنیوں نیز پانچ کروڑ روپے سے زیادہ کا خالص منافع کمانے والی چھوٹی اور درمیانہ صنعتوں کو سی ایس آر سرگرمیاں انجام دینے کی ضرورت ہوگی۔ سی ایس آر کے تحت تخمینہ شدہ رقم 20000 کروڑ روپے سے لے کر تقریباً ایک لاکھ کروڑ روپے تک ہے، لہٰذا ملک کی تعمیر کے سلسلے میں سی ایس آر کے موثر استعمال کے لئے حکومت مخصوص کردہ شعبوں میں وسائل لگانے کے لئے ایک اکاؤنٹنگ یا ریگولیٹری اتھارٹی پر غور کرسکتی ہے۔

(و) غیر کارکردگی والے بڑھتے ہوئے اثاثوں کے پیش نظر قرضے کی وصولی کے اضافی ٹریبونلوں کے اعلان سے کارروائی کے ایک مناسب تجدیدی سلسلے کی منصوبہ بندی کرنے اور اوراس میں تیزی لانے میں مدد ملنی چاہئے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انہیں مزید موثر بنانے کے لئے ڈی آر ٹی کو مستحکم بنایا جائے۔ اس کے علاوہ بینکنگ کمیونٹی میں یہ ایک عام احساس پایا جاتا ہے کہ ڈی آر ٹی صارف یا گاہک دوست ہیں نیز بینکنگ نظام کے لئے کافی وصول کرنے میں کامیاب نہیں رہے ہیں۔

(ز) نئے ادارے اور یونیورسٹیاں قائم کرنے کے نوجوانوں کو تعلیم دینے کا مقصد اسی وقت مستحکم ہوسکتا ہے جب غیر ملکی یونیورسٹیوں کو بھی ہندوستان میں کام کرنے کی اجازت دی جائے۔ مزید برآں چوں کہ ہندوستان کے نوجوانوں کو غیر ممالک کے لئے نقل وطن کرنے کے منفرد طریقے ملتے ہیں لیکن پھر تعلیم اور تربیت کے فقدان کی وجہ سے انہیں کم ادائیگی والے روزگار ملتے ہیں، اس لئے حکومت نوجوانوں میں مخصوص پیدا کرنے نیز افرادی طاقت کے ضرورت مند متعلقہ ملکوں کے لئے نوجوانوں کے نقل وطن کے سلسلے میں سہولت بہم پہنچانے پر غور کرسکتی ہے۔ سہل ہنروں اور ضروری پیشہ ورانہ سرگرمی میں ہمارے نوجوانوں کو تربیت دینے کے لئے افرادی طاقت کے ضرورت مندان متعلقہ ملکوں کی یونیورسٹیوں کو ہندوستان کے لئے مدعو کیا جاسکتا ہے نقل وطن کرنے والے اس طرح کے بخوبی تربیت یافتہ لوگ دو اہم کام انجام دیں گے، ایک ملک کے ایک برانڈ سفیر کے طور پر اور دوسرا زرمرسلہ کے ایک وافر اور قیمتی ذریعے کے طور پر۔

اختتام

مرکزی بجٹ ایک حکمت عملانہ مفکر اور تجربہ کار پارلیمان نے تقریباً چھ ہفتوں میں سبک دستی سے تیار کیا ہے۔ بجٹ میں زیادہ سے زیادہ تعارف اور کم سے کم مزاحمت کے ایک بہت ہی عملی نظریے پر عمل کیا گیا ہے۔ یہ شاید بین الاقومی اور اندرون ملک دونوں طور سے ایک مشکل اقتصادی صورت حال میں ایک صحیح حکمت عملی ہے۔

حالیہ مہینوں میں بڑھتے ہوئے سی اے ڈی کی وجہ سے سونے کی درآمدات پر سخت پابندی لگائی گئی تھی نیز نئی حکومت سے درآمداتی محصولات کم کرنے اور سونے کے بازار کے احیا میں سہولت بہم پہنچانے کی توقعات کی گئی تھیں لیکن جولائی 2014 کے بہت زیادہ منتظرہ بجٹ میں فی الواقع سونے کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ وزیر خزانہ سونے کے بارے میں حکومت کے پالیسی موقف کی وضاحت کرنے کے سلسلے میں اس موقع کا استعمال کرسکتے تھے۔

مزید برآں آبادی کے ایک خاموش حصے یعنی بزرگ لوگوں کو حکومت کی بیشتر پالیسیوں میں نظر انداز کیا گیا ہے۔ ہندوستان میں 60 سال سے زیادہ عمر کے 11 کروڑ سے بھی زیادہ بزرگ لوگ ہیں جن میں عام طور سے خواتین ہیں جنہیں دیکھ بھال کی فوری ضرورت ہے۔ یہ لوگ سماجی تحفظ کے کسی بھی موزوں پروگرام میں نہیں ہیں۔ جب کہ تقریباً 3 کروڑ بزرگ لوگوں کو جو بی پی ایل زمرے کے تحت ہیں، بڑھاپے کی پنشن کے طور پر تقریباً 500 روپے ملتے ہیں، بقیہ 8 کروڑ بزرگ لوگوں کو خود اپنی کفالت کرنی ہوتی ہے۔ عوامی صحت کی دیکھ

بھال کے کمزور اور ناکافی نظام کے پیش نظر بزرگ لوگوں کو طبی خدمات تک محدود رسائی حاصل ہے' جیسا کہ بہت سے تحقیقی مطالعات سے پتہ چلا ہے۔ یوروپ میں بہت سے ملکوں کے برخلاف جہاں صحت اور دیکھ بھال سے متعلق اخراجات جی ڈی پی کے 8 تا10 فی صد ہیں' ہندوستان میں یہ ایک فی صد سے بھی کم ہیں۔ بزرگ لوگوں کی مدد کرنے کے لئے کچھ آسان سے اقدامات میں ہمہ گیر پنشن اور ہمہ گیر بیمے کی معقول رقم کا اقدام شامل کیا جاسکتا ہے تاکہ وقار کے ساتھ اپنی عمر کے آخری سال گذارنے میں ان کی مدد کی جاسکے۔ ہمہ گیر پنشن میں عمر کے ساتھ اور خاص طور سے خواتین کے لئے اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ آخر میں ہندوستان میں آبادی سے متعلق بدلتے ہوئے اعداد وشمار کے تعلق سے دو باتوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ایک' بزرگوں کے لئے وقف کردہ مفکروں کا ایک گروپ قائم کئے جانے کی ضرورت ہے تاکہ معمر لوگوں کے مسائل اور عمر سے متعلق مالی مسائل کا جائزہ لیا جائے۔ دوسری' میڈیکل جیرونٹولوجی کی سائنس کو فروغ دیئے جانے کی ضرورت ہے جو ایک ایسا شعبہ ہے جسے ہندوستان میں نظرانداز کیا گیا ہے۔

وزیرخزانہ نے بجا طور سے مرکزی بجٹ کو آسان بنانے کا نظریہ اختیار کیا ہے جو اس بین اقوامی طریقے کے زیادہ مطابق ہے جس پر وہ دیگر ممالک عمل کررہے ہیں جہاں بجٹ کا دن ایک حسب معمول دن ہوتا ہے نیز مالی پالیسی تیار کرنا ایک رسمی بات ہوتی ہے جس کی نشان دہی سرکاری حسابات کے گوشوارے سے نہیں کی جاتی ہے۔ اس اعلان سے کہ مالی پالیسی کے اقدامات نیز غذائیت کی کمی جیسے بہبود پر مبنی دیگر امور پر نیز ایک کمیشن کے ذریعے سبسڈیوں جیسے سرکاری اخراجات کو رفتہ رفتہ معقول بنانے پر علاحدہ علاحدہ توجہ دی جائے گی۔ اس محدود مدت کے پیش نظر جس کے اندر بجٹ تیار کیا گیا تھا' مالی امور کے سلسلے میں ایک مرکوز نظریے کا اظہار ہوتا ہے۔ دستیاب مالی مواقع کے باوجود مزید قرض لینے اور قرض کی زیادہ ذمہ داری اٹھانے سے گریز کرنے سے مالی استحکام کے تئیں عہدہ کا اظہار ہوتا ہے۔ ایک ایسے منشور کے باوجود جس سے مالی اسراف کو اگر بجا ثابت کرنے میں نہیں تو معقول بنانے میں مدد ملتی' بجٹی پالیسی تشکیل کرنے کے سلسلے میں ایک محتاط اور پختہ نظریہ اپنایا گیا ہے۔ اس لحاظ سے بجٹ فی الواقع قابل تعریف اور روش سے ہٹ کر ہے نیز اتفاق رائے پیدا کرکے مزید اصلاحات کے لئے ایک راستہ دکھاتا ہے۔

☆☆☆

حکومت کیلئے شہرکاری ملک کی معاشی ترقی کیلئے انجن: وینکیا نائیڈو

☆ شہری ترقیات کے مرکزی وزیر جناب وینکیا نائیڈو نے کہا کہ ملک میں شہرکاری کا کام 2040 تک مکمل ہوجانے کی امید ہے۔ لہٰذا ملک کیلئے شہرکاری مینجمنٹ ایک چیلنج اور موقع دونوں ہی ہیں۔ اس چیلنج کو عملی تعبیر دینے کیلئے ملک کی ریاستوں کو مطلوبہ شہری اصلاحات' منصوبہ بندی اور مینجمنٹ میں سبقت لے جانا چاہئے۔ قومی دارالحکومت دہلی میں سینٹرل سکریٹریٹ میٹرو اسٹیشن پر منڈی ہاؤس تک بدر پور لائن میٹرو کی توسیع کو ہری جھنڈی دینے کے بعد جناب وینکیا نائیڈو نے کہا کہ ملک کی شہری آبادی 1951 میں 62 ملین سے بڑھ کر 2011 میں 377 ملین ہوگئی ہے۔ 2040 اور 2050 تک مزید تقریباً 500 ملین سے زیادہ افراد شہروں اور قصبوں میں رہائش پذیر ہوں گے' اس طرح 875 ملین شہری آبادی ہوجائے گی۔ ملک کی آبادی کا بیشتر حصہ شہروں میں رہائش پذیر ہوگا اور دیہی آبادی محض 815 ملین رہ جائے گی۔ وزیر موصوف نے کہا کہ ہندوستان شہرکاری طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے' لہٰذا ریاستوں کو بھی شہرکاری اصلاحات' پلاننگ اور مینجمنٹ میں آگے آنا چاہئے۔ شہرکاری اور معاشی ترقی کے درمیان رشتوں پر روشنی ڈالتے ہوئے جناب وینکیا نائیڈو نے کہا کہ کل گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) میں شہروں اور قصبوں کا حصہ 51-1950 میں 29 فیصد سے بڑھ کر 2007 میں 63 فیصد ہوگیا ہے۔ 2021 تک اس کے بڑھ کر 75 فیصد ہوجانے کی امید ہے۔ شہروں اور قصبوں کی تعداد 5161 سے بڑھ کر 2011 میں 7936 ہوگئی ہے۔ اس موقع پر جناب نائیڈو نے دہلی میٹرو کے خواب کو حقیقت میں لانے کیلئے جناب سری دھرن کا شکریہ ادا کیا۔ جناب نائیڈو نے اطلاع دی کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں کو بھی میٹرو سے سفر کرنے کا مشورہ دیا ہے' بالخصوص وہ بین الاقوامی ہوائی اڈے تک سفر کرنے کیلئے دہلی میٹرو کا استعمال کریں۔ اس سے ان کا وقت اور ایندھن دونوں کی بچت ہوگی۔

شمال مشرقی خطے کی ترقی کے لئے سات نئے پروجیکٹوں کو منظوری

☆ رواں مالی سال 15-2014 کے دوران شمال مشرقی خطے کی ترقی کی وزارت نے سات نئے پروجیکٹوں کی منظوری دی ہے۔ ان پروجیکٹوں پر 87.88 کروڑ روپے کی لاگت آئے گی۔ ان پروجیکٹوں کو نن لیپ سیبل سینٹرل پول آف ریسورسز (این ایل سی پی آر) اسکیم کے تحت منظوری دی گئی ہے۔ 1997 میں کیبنٹ کی منظوری کے بعد این ایل سی پی آر اسکیم 1998 میں شروع کی گئی۔ یہ پول متعدد وزارتوں اور محکموں کے بجٹ میں شمال مشرقی خطے کے لئے مختص دس فیصد بچی ہوئی رقم جمع کرتا ہے۔

ایس سری رمن

ریلوے بجٹ 2014:

حقیقت پسندی کی جانب؟

یہ بجٹ ایک تصور کوتو منعکس کرتا ہے لیکن پورا کرنے کے سلسلے میں عمل درآمد کرنے کے لئے ایک سنجیدہ منصوبے کی عکاسی نہیں کرتا ہے۔اسے جلد ہی وضع کئے جانے کی ضرورت ہے تاکہ اگلے بجٹ میں تفصیلات کی توقع کی جاسکے۔لیکن اس بات پر زور دیا جانا چاہئے کہ اس تنظیم کی پائیداری اس کسی بھی منصوبے کا بنیادی مقصد ہونا چاہئے جو وضع کیا جاتا ہے اور جس پر عمل درآمد کیا جاتا ہے۔

گذشتہ مہینے پارلیمنٹ میں پیش کئے گئے ریلوے بجٹ کے سلسلے میں ایک ملے جلے ردعمل کا اظہار کیا گیا ہے۔ایک طرف ایک 'امید افزا شروعات' کرنے نیز اسی کے ساتھ ساتھ 'حقیقت پسندی کا اشارہ کرنے' اور 'ایک صحیح سمت میں ثابت قدمی سے آگے بڑھنے' کے سلسلے میں اس کی تعریف کی گئی ہے۔دوسری طرف یہ سرسری سی رائے زنی کر کے اس سلسلے میں ایک سرد مہرانہ ردعمل کا اظہار کیا گیا ہے کہ اس سے کسی بھی طرح سے ان کم خوش حال طبقوں کو مدد نہیں ملتی ہے جو جیسا کہ دعوی کیا جاتا ہے' خاص طور سے گذشتہ دہے میں بہت سے گذشتہ بجٹوں کی سرکاری مہر تھے۔اس مضمون میں ہم نے شروع میں ان موجودہ حالات کا ایک مختصر سا جائزہ لیا ہے جنہیں وزیر موصوف نے چیلنج بتایا ہے اور پھر ہم نے کچھ اہم تجاویز کی طرف رجوع کیا ہے۔

امور اور مسائل

ایک دہے یا کچھ کم وبیش عرصے میں تقریباً پہلی بار ریلوے بجٹ میں اس تنظیم کو درپیش حقیقی' نہ کہ ظاہری چیلنجوں کا ذکر کیا گیا ہے۔اس میں بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ ہمارے ملک میں آج بھی خاص طور سے طویل فاصلوں کے لئے بڑے پیمانے پر سامان بھیجنے کے سلسلے میں ملک کے مختلف حصوں میں ریلوے جیسے موثر ذرائع کا فقدان ہے۔اس کو واضح طور سے ایک بڑے چیلنج کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔یہ ایک ایسا چیلنج ہے جس کے بارے میں ماضی میں اکثر پالیسی سازوں کو اشارہ کیا جاچکا ہے۔ اس ضمن میں ردعمل پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لئے بڑے منصوبے کے ایک حصے کے طور پر یہ رابطہ فراہم کرنے کے سلسلے میں وقیع اور مسلسل سرکاری مدد کی صورت ہونی چاہئے۔اس کا صریحی طور سے مطلب بجٹی امداد میں اضافہ کرنا ہوگا جس میں درحقیقت اندرونی زائد وسائل جمع کرنے کے سوا گذشتہ عرصے میں کمی آتی رہی ہے جس پر زور تو دیا گیا ہے لیکن محاصل کی ایک موثر اور معقول حکمت عملی پر عمل درآمد کے فقدان کی وجہ سے فی الواقع کبھی بھی سنجیدگی سے عمل نہیں کیا گیا ہے۔موخرالذکر امر پر ذیل میں قدرے تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

محاصل سے متعلق ایک معقول پالیسی کی عدم موجودگی کو ایک اہم امر بتایا گیا ہے۔تب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ:معقول نظریہ کیا ہے؟۔ریلوے جیسی کثیر پیداواری کمپنیوں کی پیداوار کے لئے قیمتوں کا تعین کرنے کے سلسلے میں پالیسی سازوں نے طویل عرصے سے ایسے متعدد مسائل کا سامنا کیا ہے جو اس صنعت کی بنیادی اقتصادی خصوصیات سے پیدا ہوتے ہیں۔اس پیمانے اور گنجائش کی مخصوص معیشتوں کا مطلب ہے کہ لاگت کے سیدھے سادے پیمانے قیمتوں کا تعین کرنے کے سلسلے میں استعمال نہیں کئے جاسکتے ہیں۔ اس پیمانے کی معیشتوں کا مطلب ہے کہ لاگت کی برائے نام قیمت متعین کئے جانے سے یہ کمپنیاں چل تک بھی نہیں پائیں گی۔ اس کے علاوہ جو مشترکہ لاگتیں اس گنجائش کی معیشتوں کی لازم وملزوم ہیں' ان کی نشاندہی انفرادی پیداوار کے ساتھ صریحی طور پر نہیں کی جاسکتی ہے کیوں کہ انفرادی خدمات کے ساتھ مشترکہ لاگتوں کو وابستہ کرنے کے لئے منتخب کردہ کوئی بھی قاعدہ اور ضابطہ من مانا ہوگا' لہٰذا مکمل طور سے تقسیم کردہ (یا مکمل طور سے متعین کردہ) لاگتوں کے طور پر اس طرح کے من مانے پیمانے لاگت کے برائے نام پیمانوں کا بدل نہیں ہوسکتے ہیں نیز خالصتاً

مضمون نگار ممبئی یونیورسٹی کے شعبہ اقتصادیات میں ٹرانسپورٹ اقتصادیات کے مشیر ہیں۔

لاگت پر مبنی کسی بھی تخمینے کی تلاش مکمل مقابلے کے نمونے پر غیر مناسب بھروسے کا ایک حصہ ہے۔ متبادل طور سے قیمتوں کا تعین کرنے کے ایسے ٹھوس اصول ہیں جن سے اقتصادی کارکردگی کو فروغ ملتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ آپریٹروں کے لئے مناسب اصلاحات کی راہ میں رکاوٹیں بھی دور ہوتی ہیں۔ ان اصولوں کی وجہ سے ممیّز کردہ قیمتیں متعین ہوتی ہیں جن کا ذکر بعض اوقات قیمتوں کے طور پر کیا جاتا ہے جو گاہکوں کے لئے ان خدمات کی قدر و قیمت کی بنیاد پر اس کی خدمات میں ایک ریلوے کے تمام غیر نسبت پذیر مقررہ اور مشترکہ اخراجات کو تقسیم کردیتی ہیں جن کا بالکل صحیح طور سے اظہار مانگ کی ان کی لچک داریوں کے طور پر کیا جاتا ہے۔ اس بات کا اہتمام کرکے کہ ہر ایک خدمت کی قیمت کا تعین حاشیائی لاگتوں پر ایک حد اوپر میں کیا جاتا ہے جس کا برعکس طور سے تعلق اس خدمت کی لچک داری سے ہوتا ہے' قیمتوں کے اقتصادی طور سے موثر امتیازی تعین میں ایک خوش امیدانہ انداز میں لاگت اور مانگ کے عناصر شامل ہوتے ہیں۔ چناں چہ جہاں ایک خدمات کے لئے مانگ بہت زیادہ غیر لچک دار ہے' وہاں حاشیائی لاگت میں کافی اضافہ کیا جانا چاہئے۔ جہاں مانگ مکمل طور سے لچک دار ہے' وہاں مختصر مدت والی حاشیائی لاگت سے زیادہ مالیے کا استعمال خدمات کے درمیان محصولات کی تخصیص کو بگاڑے بغیر مالی نشانہ پورا کرنے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ان اصولوں کے نتیجے میں عام طور سے شرحوں کا ایک سیٹ قائم کرکے کم قیمتیں متعین ہوتی ہیں جن سے ریل ٹرانسپورٹیشن کی مزید خدمات خریدنے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور اس طرح ایک زیادہ بڑی بنیاد پیدا ہوتی ہے جس پر غیر نسبت پذیر لاگتوں کو تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ تاریخی طور سے ان اصولوں نے اس چیز کے لئے نظریاتی بنیاد کے طور پر کام کیا ہے جسے عام طور سے ''خدمات کی قیمت کا تعین کرنے کا اصول کہا گیا ہے جسے ہندوستانی ریلوے سمیت متعدد ریلوے نظاموں نے اپنایا ہے۔ لیکن اس بات کو ذہن میں رکھنا چاہئے کہ اس طرح کا نظریہ مقابلہ کرنے کے کسی بھی موثر طریقے کی عدم موجودگی میں قابل عمل تھا۔ تاہم گذشتہ عرصے میں ریل ٹرانسپورٹ کی خدمات کی تیز رفتار توسیع سے قیمتوں کے امتیازی تعین کی گنجائش شدید طور سے محدود ہوگئی ہے (کیوں کہ یہ قیمتوں میں امتیاز کے نظریے پر مبنی ہے) جس کا استعمال اس سے پہلے سرمایے اور اس کی بدولت زائد رقم کے لئے کافی منافع فراہم کرنے کے لئے کیا جاتا تھا۔ لازمی طور سے اہم بات یہ ہے کہ ریلوے کی خدمات سے استفادہ کرنے والے لوگوں کے لئے چارجز (خاص طور سے زیادہ مالیتی اشیا پر) اس سطح سے آگے نہیں بڑھائے جاسکتے ہیں جس پر ریلوے ٹرانسپورٹ کے لئے مانگ کی لچک داری ریلوے کے مفادات کے خلاف کام کرتی ہے۔ دیگر الفاظ میں اس بات کی تصدیق کرنے کے لئے کوئی ثبوت نہیں ہے کہ خدمت کی قیمت کا تعین کا اصول جسے نظریاتی وجوہات کی بنیاد پر صحیح ثابت کیا جاتا ہے' وہ قسم ہے جسے آج بھی ہندوستانی ریلوے میں عمل میں لایا جاتا ہوا پایا جاتا ہے۔ یہ بات اس مشاہدے سے ظاہر ہے کہ شرح طے کرنے کا عمل طریقوں کے نسبتی فوائد میں تبدیلیوں کیلئے بہت زیادہ غیر حساس رہا ہے۔ (جیسا کہ لچک داریوں سے ظاہر ہوا ہے)' جیسا کہ سڑک ٹرانسپورٹ کے لئے ریلوے سے زیادہ مالیتی اور کم مالیتی اشیا کی رفتہ رفتہ منتقلی سے ظاہر ہے۔ اعلی سطحی کمیٹیوں کی سفارشات کے بعد گذشتہ تین دہوں میں مال بھاڑیوں میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ بجٹ میں واضح طور سے اشارہ کیا گیا ہے کہ فی مسافر کلومیٹر نقصان 2001-01 میں 10 پیسے فی کلومیٹر سے 2012-13 میں 23 پیسے فی کلومیٹر بڑھنے کے ساتھ مسافر کرایے اخراجات کے مقابلے میں بہت کم رکھے گئے ہیں۔ یہ بات بھی ظاہر ہے کہ مال بھاڑوں کے مقابلے میں مسافر کرایوں میں بہت کم اضافہ ہوا ہے۔ آگے آنے والے عرصے میں اس کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن اس بات کو تسلیم کیا جانا چاہئے کہ یہ کام صرف اسی وقت کیا جاسکتا ہے جب مختلف خدمات کی قیمتوں کے صحیح خاکے کا اندازہ لگانے کی کوششیں کی جائیں۔ اس کا مزید مطلب یہ ہوگا کہ یہ تخمینے کارکردگی کے معیارات پر محتاط غور و خوض کرنے کے بعد لگائے جاتے ہیں جن کے وقتاً فوقتاً قائم کئے جانے کی توقع کی جاتی ہے۔ صرف تب ہی قیمتیں متعین کرنے کی پالیسی کا ایک معقول ڈھانچہ سامنے آسکتا ہے۔ کوئی بھی سبسڈی جس کے لئے اس سے برآمد ہونے والے سماجی ملحوظات کو مدنظر رکھنے کی ضرورت ہے' واضح طور سے فراہم کی جانی چاہئے تاکہ تجارتی اور سماجی پائیداری کے درمیان انتخاب کرتے ہوئے 'سنہری شکل' ایک ایسا بڑا اور طویل مسئلہ نہ رہے' جس سے نمٹا جائے۔

ماہرین اقتصادیات اپنے اس خیال کے سلسلے میں اتفاق رائے رکھتے ہیں کہ تخصیص کارکردگی کی بنیاد پر مساوی تقسیم کے سماجی بوجھ کا کوئی جواز نہیں ہے۔ لیکن ایک ایسی بیرونی بحث بھی ہوسکتی ہے جس سے مختلف سبسڈیوں کے معاملے میں ایک مجموعی جہت شروع ہو۔ اس بات کے پیش نظر کہ روڈ ٹرانسپورٹ جیسے دیگر ذرائع کے مقابلے میں ریلوے ماحولیاتی طور سے زیادہ سازگار ہے' ریلوے خدمات کی قیمتیں کم رکھی جاسکتی ہیں نیز اس کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کو ریلوے (ایک مختلف سبسڈی کے طور پر) یا ٹیکس دہندگان کی عام تنظیم کے ذریعہ نہیں بلکہ ٹرانسپورٹ کے ماحولیات کو نقصان پہنچانے والے طریقوں کے ذریعے لی گئیں قیمتوں میں اضافہ کرکے پورا کیا جاسکتا ہے۔ دیگر الفاظ میں مختلف سبسڈیوں کے دور کو جتنی جلد ممکن ہو' ختم کیا جاتا ہے۔

بجٹ تجاویز

''منصوبے کی تقریباً چھٹی'' کا نظریہ اختیار کرنے کی تجویز بڑی تعداد میں جمع کردہ پروجیکٹوں کے پیش نظر یقیناً خوش آئند ہے جن میں بہت بڑے پروجیکٹ تو شروع تک بھی نہیں ہوئے ہیں۔ درحقیقت 2009 میں ریلوے کے ذریعے ریلوے پروجیکٹوں کے بارے میں پیش کردہ قرطاس ابیض سے یہ توقع کی گئی کہ اس سے اس طریقے کے بارے میں سنجیدہ غور و فکر کرنے کا سلسلہ شروع ہوگا جس طریقے سے نئے پروجیکٹوں کے بارے

میں سوچا جاتا ہے' ان کا منصوبہ بنایا جاتا ہے اور ان پر عمل درآمد کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں کوشش نہیں کی گئی ہے۔ اس ضمن میں اب بھی بہت تاخیر نہیں ہوئی ہے کہ ان نام نہاد ضروریات کا ایک بھرپور جائزہ لیا جائے اور ان پر ایک سنجیدہ نظر ڈالی جائے نیز ان میں سے ایسی بہت سی ضروریات کو ختم کر دیا جائے جن کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ پسماندہ علاقوں کے لئے اہم لائنیں' رابطے' جو ابھی قائم نہیں کئے گئے ہیں' بڑے پیمانے پر نقل وحمل اور آمدورفت کے لئے لائنوں کا اہتمام ایسے کچھ پروجیکٹ ہیں جنہیں ترجیح دیئے جانے کی ضرورت ہے۔ جب کہ یہ بات قابل فہم ہے کہ ان سہولیات میں مطلوبہ بہتری اور اضافہ کر کے زیادہ گنجان راہداریوں پر رفتار میں اضافہ کئے جانے کی ضرورت ہے' زیادہ رفتار والی ریل راہداریوں کے سلسلے میں ابتدائی کام کے لئے کچھ رقم تفویض کرنے کی تجویز عام سمجھ کے خلاف ہے۔ اگر چہ یہ نظریہ اس اشارے سے پیدا ہونے والی اضافی ترغیب کے ساتھ کہ کچھ غیر ملکی حکومتیں ان پروجیکٹوں کے سلسلے میں رقم دینے کے لئے خوشی سے آمادہ ہیں' اب سے کچھ عرصے سے چل رہا ہے۔ ان تجاویز پر عمل کرنے کے سلسلے میں شاید یہ ایک اچھا نظریہ نہیں ہے کیوں کہ یہ بہت مہنگی سہولیات ہیں۔ ریلوے ان پروجیکٹوں کے لئے رقم فراہم کرنے کی حالت میں نہیں ہے۔ اس کا متبادل ایک سرکاری نجی ساجھے داری (پی پی پی) ہوگئی جیسا کہ شاہراہوں کے معاملے میں اختیار کیا گیا ہے۔ یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ ہندوستان میں شاہراہوں کے قومی نظام کے سنہری چوطرفہ کے بہت سے سیکشن' جنہیں نجی شعبے کے شروع کیا گیا ہے' اب بھی نظر آنے سے دور ہیں اور ان کے لئے اضافی چنگیوں اور محصولات پر مبنی سرکاری خزانے سے اچھی خاصی رقم فراہم کئے جانے کی ضرورت ہے۔ یہ سب جزوی طور سے ہوا ہے کیوں کہ محصولات کو اس حد تک حقیقت کا جامہ نہیں پہنایا گیا ہے جس کا تصور کیا گیا تھا۔ مسئلہ ہمیشہ یہ رہا ہے کہ محصولات کے تخمینوں کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا گیا ہے۔ یہ بات روزانہ ادل بدل جانے والے تخمینوں کے بارے میں سچ ہوسکتی ہے جن کے سلسلے میں عام طور سے بلٹ ریل گاڑیوں کے معاملے میں کل نقل وحرکت کا ایک معقول حصہ ہونے کی توقع کی جاتی ہے۔ مجوزہ راہدریوں کے سلسلے میں محصولات کے بارے میں پیشین گوئیاں کرنے کی کوشش کی جارہی ہے لیکن یہ محسوس کیا گیا ہے کہ ایک اتنے بڑے اخراجاتی نظام کو مالی طور سے پائیدار بنانے کے لئے نقل وحرکت مجموعی طور سے کافی ہوسکتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر اس طرح کے پروجیکٹوں کو تجارتی لحاظ سے بنایا جائے تو نجی شعبہ ہر حالت میں انہیں انجام دینے کا راستہ نکال لے گا۔ مزید برآں علاحدہ راستوں پر وقف کردہ مال راہداریاں بنانے کا فیصلہ کرنے کے بعد ریلوے کے لئے فی الواقع یہ مشکل ہوگا کہ وہ ایک اونچی کردہ بنیاد پر بھی نئے راستے فراہم کرے۔ ہندوستان کو جس چیز کی ضرورت ہے' وہ خاص طور سے طویل فاصلے والے ان راستوں پر اپنے ریلوے نظام کو بہتر اور جدید بنانا ہے جن پر مختلف اشیا کی اہم نقل وحمل کی جاتی ہے۔ اس کے لئے وقف کردہ مال راہداری کے ایک زیادہ وسیع نظام کی ضرورت ہوسکتی ہے۔ اتنی ہی اہم یہ ضرورت ہے کہ بلاشبہ ایک بین علاقائی بنیاد پر لوگوں کی مسلسل آمدورفت فراہم کرنے کے علاوہ شہری علاقوں میں لوگوں کی آمدورفت کی خدمات کی توسیع کی جائے۔ ان اقدامات کے نتیجے میں نقل وحرکت کے مسائل کے حل کے لئے ریل بلٹ گاڑیاں شروع کی جائیں جو کہ ایک روحانی حل ہوسکتا ہے جس کے نتیجے میں ایک مسئلہ بھی پیدا ہوسکتا ہے۔

متعدد نئی ریل گاڑیاں شروع کرنے کے سلسلے میں یہ بات ظاہر ہے کہ وہ عوامی حمایت حاصل کرنے کی غرض سے اس سے پہلے کے ورثے کو آگے لے جارہے ہیں۔ اس سیاق وسباق میں ماہرین نے اکثر اس بات پر زور دیا ہے کہ ان امکانات کا تفصیلی طور سے جائزہ لینے نیز فوری ضروریات کو ترجیح دینے کے سلسلے میں کوشش کرنے کی حقیقی ضرورت ہے۔ اس نظام کے بہت سے حصوں میں مسافر خدمات اور مالی خدمات مشترکہ سہولیات کی ساجھے داری کر رہی ہیں' اس بات کے پیش نظر نئی مسافر خدمات شروع کرنے سے سہولیات کے موثر استعمال پر اثر پڑ سکتا ہے۔ یہ ہمیشہ کا معاملہ ہے کہ کچھ راستوں اور خاص طور سے مختصر فاصلے والے راستوں پر مانگ سڑک ٹرانسپورٹ کے ذریعے آسانی سے ہوسکتی ہے جو کہ اس مقصد کے لئے بہترین طور سے موزوں ہے۔ قصباتی خدمات کو بہتر بنانے کی کوشش میں مسلسل بین ماڈل رسائی کی حوصلہ افزائی کے منصوبے کا خاص طور سے میٹروپالیٹن شہروں میں شہری صارفین کے ذریعے خیر مقدم کیا جائے گا جہاں دیگر طریقوں کے ساتھ تال میل کرنے کے لئے ٹرانزٹ اتھارٹیز قائم کرنے کے سلسلے میں پالیسی کوششوں کے باوجود فی الواقع کوئی پیش رفت نہیں ہوئی ہے۔ ریلوے کو اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ بین ماڈل تال میل کی منصوبہ بندی کرتے وقت خدمات کے مقامی فراہم کنندگان کو اعتماد میں لے۔ جب کہ اس طرح کی کوشش وہاں مفید رہیں گی جہاں قصباتی ریل خدمات ہندوستانی ریلوے کے ذریعے پہلے ہی سے فراہم کی جارہی ہیں تاہم ریلوے کی سرپرستی میں بنگلورو جیسے شہر میں قصباتی ریل آپریشنز کے امکانات تلاش کرنے کی منطق سمجھ میں نہیں آتی ہے جبکہ اس بات کا بہت پہلے فیصلہ کیا جاچکا ہے کہ اس طرح کی خدمات جہاں تک پالیسی سازی کا تعلق ہے' شہری ترقی کی وزارت کے دائرہ کار میں نیز جہاں تک خدمات کے اہتمام کا تعلق ہے' مقامی اداروں یا پی پی پی کے تحت آئیں گی۔ اس بات کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ شہری علاقوں میں ریل کی قسم کی نقل وحرکت کی مانگ ''مقامی ضروریات'' کو تشکیل دیتی ہے جن کے سلسلے میں ''مقامی رسدات'' کے ذریعے مخصوص طور سے ردعمل کرنے کی ضرورت ہے نہ کہ ہندوستانی ریلوے جیسی ایک مرکزی تنظیم کے ذریعے۔

پروجیکٹ کے سلسلے میں تال میل کرنے والا ایک گروپ قائم کرنے کی ضرورت کو تسلیم کیا جاچکا ہے۔ یہ ایک لازمی اقدام ہے کیوں کہ ریاستی حکومتوں کے ساتھ پروجیکٹ کی سطح پر بہت کم تال میل کیا گیا ہے جس کے

نتیجے میں اکثر طویل تاخیرات اورزیادہ اخراجات ہوئے ہیں۔لیکن یہ کافی نہیں ہے جیسا کہ زیادہ حال ہی میں ٹرانسپورٹ کو بہتر بنانے' قومی پالیسی سے متعلق کمیٹی سمیت سابق کمیٹیوں نے تجویز کیا ہے' تال میل کرنے والی ایک مرکزی اتھارٹی کی ضرورت ہے جو پالیسی اورعمل درآمد سے متعلق امور کے سلسلے میں تال میل کرے گی۔ اس کے تاریخی نیز ایک ابھرتے ہوئے اہم کردار کے پیش نظر ہندوستانی ریلوے اس طرح کی ایک اتھارٹی قائم کرنے کے سلسلے میں سبقت لے جاسکتی ہے۔سرمایہ کاری کو منطقی مرکز میں لے جانے کی تجویز کے ساتھ ریلوے کے لیے یہ مفید ہوگا کہ وہ ٹرکنگ صنعت کے ساتھ تال میل کرنے کی کوشش کرے تاکہ ایک نظریے کےطور پر کثیر ماڈلزم کو بڑے پیمانے پرفروغ دیا جائے۔

اصلاحات کے ایک تناظر سے پالیسی کے تشکیل کےعمل درآمد سے الگ کرنے کی تجویز ہے۔یہ ایک نیا نظریہ نہیں ہے اور کئی دہوں سے تجویز کیا جاتا رہا ہے۔ ابتدا میں بہت سی اعلی اختیاراتی کمیٹیوں کے ذریعہ کی گئیں سفارشات پر مبنی ایک بخوبی منصوبہ بند حکمت عملی تیار کئے جانے کی ضرورت ہے۔اس سے ریلوے کے ذریعے اس وقت (یا تجویز کئے جانے والے بھی) شروع کئے گئے مختلف کاروبار کے لحاظ سے عمل درآمد کرنے کے مرحلے پر مختلف کاموں کو ممکنہ طور سے علاحدہ کیا جاسکتا ہے۔اس طرح کی توجہ مرکوز کرنے سے ریلوں کی کارپوریٹ کاری میں قطعی طور سے مدد مل سکتی ہے جو کسی بھی طرح سے نج کاری کی کوشش نہیں ہے۔ وضاحت اس طرح سے کی جاسکتی ہے: اب سے کچھ عرصے سے ایک حل کے طور پر نجکاری کی تجویز پیش کی گئی ہے جب کہ پیداواری کارکردگی پر زور دیا گیا ہے۔ بہبودی لحاظ سے دیکھتے ہوئے اور ان سماجی بوجھ کو ملحوظ رکھتے ہوئے جوکہ برداشت کئے جاتے ہیں' نجکاری سے ریلوے کو حاصل ہونے والے پیداواری کارکردگی کے سلسلے میں وہ ممکنہ فوائد تخصیص کارکردگی اور غیر تجارتی پیداوار کے نقصانات سے زیادہ ہوسکتے ہیں' جن سے ملک نے اس تاریخی کردار کی بدولت استفادہ کیا ہے جو ریلوے نے اس کی اس سماجی واقتصادی ترقی کے سلسلے میں ادا کیا ہے۔لیکن اس روایت کو ترک کئے جانے کی ضرورت ہے جوان ریلوے منتظمین کو وسیع تر عوامی مفاد کے امین سمجھتا ہے (جو سماجی بہبود کے کام کی کسی شکل کو خوش امیدانہ بنانے کے لئے ہمیشہ کوشش کررہے ہیں) ۔ریلوے کو املاک کے حقوق کے نظریہ میں وضع کردہ اس کے کردار کے سلسلے میں ایک پبلک کارپوریشن کے طور پر دیکھنا بہتر ہوگا جہاں منتظمین یہ فرض کرتے ہوئے کہ نجی شعبے کو ریلوے کی ایکویٹی بنیاد میں شرکت کرنے کی اجازت دی جائے گی' اپنے ساجھے داروں کے مفادات کی خدمت کرتے ہوئے اس سے آگے چل کر انتظامی طریقوں میں انقلاب آئے گا نیز عملی طریقوں میں ٹکنالوجیکل تبدیلیاں آئیں گی جو اس تنظیم کو مارکیٹ کا مالی نظم وضبط بتانے کے ساتھ ساتھ پیداواری کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے بہت ضروری ہیں۔

مختصر یہ کہ یہ کہا جانا چاہئے کہ یہ بجٹ ایک تصور کو تو منعکس کرتا ہے لیکن پورا کرنے کے سلسلے میں عمل درآمد کرنے کے لئے ایک سنجیدہ منصوبے کی عکاسی نہیں کرتا ہے۔اسے جلد ہی وضع کئے جانے کی ضرورت ہے تاکہ اگلے بجٹ میں تفصیلات کی توقع کی جاسکے۔لیکن اس بات پر زور دیا جانا چاہئے کہ اس تنظیم کی پائیداری اس کسی بھی منصوبے کا بنیادی مقصد ہونا چاہئے جو وضع کیا جاتا ہے اور جس پر عمل درآمد کیا جاتا ہے۔

☆☆☆

وزیراعظم نے ''میری حکومت: سوراجیہ کی جانب شہریوں کی شمولیت'' نامی پلیٹ فارم کا اجراء کیا

☆وزیراعظم جناب نریندر مودی نے نئی حکومت کے 60 پورے ہونے کے موقع پر ''میری حکومت: سوراجیہ کی جانب شہریوں کی شمولیت'' نامی پلیٹ فارم کا اجراء کیا۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جمہوریت کی کامیابی عوام کی شمولیت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔وزیراعظم نے کہا کہ ماضی میں عوام اور حکمرانی کے درمیان کافی بڑا خلا تھا۔انہوں نے کہا کہ گزشتہ 60 دنوں کے دوران ان کی حکومت کا تجربہ یہ رہا ہے کہ متعدد لوگ قوم کی تعمیر کے لئے اپنا وقت اور توانائی صرف کرنا چاہتے ہیں۔انہیں س کے لئے صرف موقع کی تلاش ہے۔وزیراعظم نے کہا کہ میری حکومت کا پلیٹ فارم ایک تکنیکی ذریعہ ہے جو انہیں قوم کی خدمت کا یہ موقع فراہم کرے گی۔وزیراعظم نے اعتماد کا اظہار کیا کہ عوام اس کی ستائش کریں گے۔انہوں نے اس پلیٹ فارم کو مضبوط اور بہتر بنانے کے لئے تجاویز بھی مانگیں۔انہوں نے امید ظاہر کی کہ ملک کو آگے لے جانے کے لئے ہر کوئی اس پلیٹ فارم میں شرکت کرے گا۔انہوں نے اس مشن کی کامیابی کے لئے یقین ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ وہ 125 کروڑ ہندوستانیوں کی طاقت اور صلاحیت کو پہچانتے ہیں۔وزیراعظم نے کہا کہ وہ لوگوں کے افکار ونظریات اور تجاویز کے منتظر ہیں۔یہ پلیٹ فارم یعنی میری حکومت شہریوں کو تبادلہ خیال اور کام کرنے کا موقع فراہم کرے گا۔نیشنل انفارمیٹکس سینٹر (این آئی سی) الیکٹرانکس اور اطلاعاتی تکنالوجی کا محکمہ اس پلیٹ فارم ''میری حکومت'' کا انتظام اور عمل درآمد کی ذمہ داری سنبھالیں گے جو کہ اچھی حکمرانی میں شریک شہریوں کو سہولیات فراہم کریں گی۔گروپ اور گوشے میری حکومت کے اہم حصے ہیں۔اس پلیٹ فارم کو متعدد گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے جن میں کلین گنگا، گرل چائلڈ ایجوکیشن، کلین انڈیا، اسکلڈ انڈیا، ڈیجیٹل انڈیا، جاب کریئشن شامل ہیں۔مواصلات، اطلاعاتی تکنالوجی، قانون اور انصاف کے وزیر جناب روی شنکر پرشاد اور حکومت ہند کے سینئر حکام بھی پلیٹ فارم کے اجراء کے موقع پر موجود تھے۔یہ پلیٹ فارم اچھی حکمرانی میں شہریوں کی شمولیت کے بڑے مشن کی جانب ایک چھوٹا قدم ہے۔اس پلیٹ فارم کا ای میل ایڈریس http:// mygov.nic.in ہے۔

☆☆☆

ڈاکٹر امیا کمار مہاپاترا

مالی خسارہ: رجحانات اور نتائج

ہندوستان کا مرکزی بجٹ حکومت کی وصولیابیوں اور اخراجات کے بارے میں محض ایک مالی گوشوارہ نہیں ہے بلکہ یہ ہمارے ملک کے شہریوں کے سماجی واقتصادی حالات میں بڑی تبدیلیاں لانے کا ایک کارگر اور موثر ذریعہ ہے۔ ہندوستان کی اقتصادی ترقی کی شرح اور شمولیت پر مبنی ترقی کی رفتار کا بہت زیادہ انحصار اس بجٹ کے پس منظر، محرکات اور مقصد پر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے اثرات اور اہمیت کا اندازہ عمومی طور سے شعبہ جاتی اور علاقائی ترقی نیز خصوصی طور سے نظر انداز کردہ گروپ کی فلاح و بہبود کے لحاظ سے لگایا جاتا ہے۔ اس بجٹ کے اہم مقاصد غریبی اور عدم مساوات میں کمی لانا، روزگار کے مواقع پیدا کرکے بے روزگاری میں کمی لانا، قیمتوں کے استحکام کو برقرار رکھنا نیز سماج کے مختلف طبقوں کی تمام ضروریات پر توجہ دیتے ہوئے تیز رفتار اقتصادی ترقی کو فروغ دینا ہیں۔

گزشتہ برسوں میں عالمی غیر یقینی صورت حال اور اندرونی اقتصادی تغیرات کی وجہ سے ہندوستان میں مالی پالیسی اہم بن گئی ہے۔ ہمارے ملک کی ترقی اکثر مالی نظم و ضبط، مالی استحکام اور اس سے بڑھ کر مالی خسارے کو اس کی مطلوبہ سطح پر برقرار رکھنے پر انحصار کرتی ہے، لہٰذا مالی خسارے کے بنیادی نظریات نیز ہندوستانی معیشت میں اس کے اثر اور نتیجے کو سمجھنے کی شدید ضرورت ہے۔

مضمون نگار ایک پی جے اسکول آف مینجمنٹ، نئی دہلی میں کونومکس کی فیکلٹی کے طور پر کام کر رہے ہیں نیز ایک مشیر اکونومک اور پالیسی تجزیہ کار ہیں۔

مالی خسارہ اور اس کے نتائج

مالی خسارے کی توضیح ''قرض لینے کو چھوڑ کر حکومت کی کل وصولیاں بیوں کے مقابلے میں حکومت کے کل اخراجات کے تجاوز'' کے طور پر کی جاتی ہے۔ ''قرض لینے کو چھوڑ کر'' کا نظریہ وصولیابیوں کے محاذ پر قرض لی گئیں وصولیابیوں کو ملحوظ رکھے بغیر، مالیے یا آمدنی اور اخراجات کے درمیان فرق کو اجاگر کرتا ہے۔ زیادہ صحیح اور صاف طور پر یہ اس بات کا اشارہ کرتا ہے کہ ہمارا ملک ایک مخصوص مالی سال میں خسارے کے سلسلے میں رقم فراہم کرنے کے لئے قرض لینے پر کتنا زیادہ انحصار کرتا ہے۔ مالی خسارے کے ابتدائی جزو میں مالیے کا خسارہ اور سرمایہ جاتی اخراجات شامل ہوتے ہیں۔ یہ قرض لینے کے لحاظ سے حکومت کی رقم فراہم کرنے کی صورت حال کا ایک زیادہ کلی نظریہ پیش کرتا ہے۔

مالی خسارہ کو ملک کی اقتصادی ترقی اور قرض کی ذمہ داریوں کا اندازہ لگانے کے ایک ذریعہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس سب سے بڑھ کر یہ کسی ملک کے عوام کی مالی صحت اور اقتصادی بہبود کا تعین کرتا ہے۔ مالی خسارے کی وسعت اس کی فائدہ مندی اور اس کے نقصان کی بنیاد پر ایک معیشت کے ترقیاتی عمل کے سلسلے میں تحریک پیدا کرنے والے ایک ذریعہ یا رفتار سست کرنے والی ایک طاقت کے طور پر کام کرسکتی ہے۔

عام نتائج

☆ مالی خسارے سے مجموعی طور پر ایک مالی سال کے دوران کسی ایک ملک کی کل قرضہ جاتی ضرورت کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

☆ قرض میں اضافہ سے حکومت کی سود کی ادائیگی اور اصل ادائیگی کا بوجھ بڑھ جاتا ہے۔ اس طرح کسی ملک کی مستقبل کی ذمہ داری میں اضافہ ہوجاتا ہے۔

☆ خود بڑا مالی خسارہ سود کی ادائیگی کرنے کی غرض سے رقم فراہم کرنے تک کے سلسلے میں بھی قرض سے وابستہ رہنے کے لئے حکومت کو مجبور کرتا ہے۔

☆ بیرونی قرض کے ذریعہ مالی خسارے کے سلسلے میں رقم فراہم کرنے کی وجہ سے سیاسی انحصار کرنا پڑتا ہے جس کے نتیجے میں روزمرہ کی اقتصادی سرگرمیوں میں غیر ضروری بیرونی مداخلت ہوسکتی ہے۔

☆ مالیے کے اخراجات کا ایک حصہ ہونے کی وجہ سے سود کی ادائیگی میں اگر اضافہ ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے دیگر ترقیاتی سرگرمیاں رک سکتی ہیں کیوں کہ ترقیاتی عمل کے لئے کم رقم دستیاب ہوگی۔

☆ بازار سے زیادہ قرض لینے کی وجہ سے سود کی شرح میں اضافہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے نجی سرمایہ کاری زیادہ مہنگی ہوجاتی ہے اور اس طرح نجی سرمایہ کاری کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ اس کے نتیجہ میں نجی سرمایہ کاری پر موقع نہ ملنے کا اثر پڑتا ہے۔

مخصوص نتائج

عالمی کساد بازاری، موجودہ مالی خسارے میں اضافے، مجموعی بچت میں کمی اور کم ہوتی ہوئی کھپت جیسے مختلف بڑے اقتصادی عناصر کی وجہ سے گزشتہ پانچ

برسوں میں ہماری جی ڈی پی کی شرح اضافہ میں مسلسل اور مستقل کمی کے نتیجے میں پالیسی سازوں اور منصوبہ سازوں کو وسعت پذیر مالی پالیسی اختیار کرنے اور اس سے وابستہ رہنے پر مجبور ہونا پڑا ہے۔ یہ برعکس اقدام اپنی معیشت کو مستحکم بنانے کی غرض سے اٹھایا گیا ہے لیکن اس اقدام کے نتیجے میں زیادہ مالی خسارہ ہوا ہے جس سے معیشت پر مزید منفی اثر پڑا ہے۔ چناں چہ مالی استحکام حاصل کرنے کے لئے حکومت نے مالی خسارے میں ہر سال 0.6 فی صد کمی لانے کے لئے ایک جرات مندانہ اقدام کیا ہے تا کہ 2016-17 تک بارہویں پنج سالہ منصوبے کے اختتام پر جی ڈی پی کے تین فی صد پر مالی خسارہ کا نشانہ حاصل کیا جاسکے۔ اسی وجہ سے حکومت نے بجٹ 2014-15 میں مالی خسارہ جی ڈی پی کے 4.1 فی صد پر مقرر کیا ہے تا کہ مالی استحکام لانے کا عمل شروع کیا جائے۔

لیکن گزشتہ برسوں میں بڑھتے ہوئے مالی خسارے اور اس کے ظاہر ہوتے ہوئے اثرات کی وجہ سے ہندوستانی حکومت کو مجبور ہونا پڑا ہے کہ وہ حکومت کی بجٹی تخصیص کے سلسلے میں تال میل کرنے، اس پر کنٹرول کرنے اور اس کی نگرانی کرنے کے لئے نیا قانون وضع کرے۔ حکومت ہند نے ایف آر بی ایم اے (مالی ذمہ داری اور بجٹ کے انتظام سے متعلق قانون 2003) وضع کیا ہے تا کہ مالی استحکام اور محتاط مالی انتظام حاصل کیا جائے نیز ہندوستانی معیشت میں اخراجات کے سلسلے میں اثر پذیری لائی جائے۔ نتیجے کے طور پر حالیہ مالی خسارہ ایک دلکش فقرہ بن گیا ہے نیز اس وجہ سے اس کی جہت اور اثرات نے ہندوستان کے عوام کی توجہ حاصل کی ہے۔

اعداد و شمار کا تجزیہ۔ رجحانات اور نتائج

گزشتہ دہے (2004-05 تا 2014-15) میں بجٹ تخمینہ شدہ مالی خسارے کو ماضی کے فوری اثرات کا مطالعہ کرنے نیز ملک کی موجودہ ضروریات اور صورت حال پر توجہ مرکوز کرنے کے سلسلے میں توضیح کرنے کے لئے لیا گیا ہے۔ ذیل میں دی گئی ٹیبل سے 2004-05 سے 2014-15 تک ہندوستان کے تخمینہ شدہ مالی خسارہ کا پتہ چلتا ہے۔ بہتر ادراک کے لئے ایف آر بی ایم کے بعد کا تجزیہ۔

ٹیبل: تخمینہ شدہ مالی خسارہ (جی ڈی پی کا فی صد)

ٹیبل 1 سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ تخمینہ شدہ مالی خسارہ میں بڑی حد تک کمی لائی گئی ہے جو 2004-05 سے 2008-09 تک 4.4 فی صد، 4.3 فی صد، 3.8 فی صد اور 2.5 فی صد چل رہا تھا۔ اس کی وجہ مالی استحکام کی پالیسی پر عمل درآمد کرنا تھی۔ ایف آر بی ایم اے کے بعد کی مدت میں ہندوستان کی مالی صورت حال مالی خسارے کے طور پر جی ڈی پی کے 2.5 فی صد کو نشانہ بنا کر 2008-09 تک کافی بہتر ہوگئی تھی لیکن بعد میں عالمی کساد بازاری کا مقابلہ کرنے نیز جی ڈی پی کی زیادہ شرح اضافہ حاصل کرنے کی غرض سے مالی محرک کے پیکیج کے لئے رقم فراہم کرنے کی وجہ سے مالی خسارہ 2009-10 میں بڑھ کر جی ڈی پی کا 6.8 فی صد ہوگیا۔

لیکن 2009-10 کے بعد تخمینہ شدہ مالی خسارہ کم ہوکر 2010-11 میں 5.5 فی صد اور 2011-12 میں مزید کم ہوکر 4.6 فی صد ہوگیا۔ اس کی وجہ ایف آر بی ایم قانون کا نفاذ اور اس پر عمل درآمد کرنا تھی جس نے حکومت کو مالی خسارے کو حد میں رکھ کر مالی استحکام لانے پر مجبور کردیا ہے۔ یہ 2012-13 میں معمولی طور سے بڑھ کر 5.1 فی صد ہوگیا جس کی وجہ سے یورو بحران نیز معیشت میں کساد بازاری کی مستقل صورت حال ہوسکتی ہے۔ پھر یہ مالی خسارہ کم ہوکر 2013-14 میں 4.8 فی صد ہوگیا لیکن حالیہ بجٹ (2014-15) میں ہندوستان کے وزیر خزانہ نے کیلکر کمیٹی کی تجویز پر قائم رہتے ہوئے مالی خسارے کو سختی کے ساتھ جی ڈی پی کے 4.1 فی صد پر رکھا ہے۔ موجودہ بجٹ سے مالی خسارے کو 2016-17 تک جی ڈی پی کے تین فی صد سے زیادہ نہ بڑھنے دینے کے سلسلے میں حکومت کی سنجیدہ منشا کا پتہ چلتا ہے۔

ٹیبل 2: ایف آر بی ایم قانون 2003 کے نفاذ کے بعد حقیقی اور تخمینہ شدہ مالی خسارے پیش کرتی ہے۔ فیصد میں سب سے بڑا تجاوز سال 2008-09 کے سر ہے جس سے ایف آر بی ایم قانون کے انتہائی تکلیف دہ انتظام کا پتہ چلتا ہے جہاں حقیقی خسارے میں جی ڈی پی کے 3.5 فی صد کا اضافہ ہوا ہے۔

تجاوزات پر تجارت: تخمینہ شدہ بمقابلہ حقیقی

اس بات کا ایک بہتر تجزیہ کرنے کے لئے کیا منصوبہ بنایا گیا ہے اور کیا حاصل کیا گیا ہے، 2004-05 سے 2012-13 کے درمیان حقیقی اور تخمینہ شدہ مالی خسارے میں تجاوزات کا پتہ لگانے کے سلسلے میں کوششیں کی گئی ہیں۔ تجاوز جس سے حکومت کے قطعی مالی نظم وضبط

تخمینہ شدہ مالی خسارہ (جی ڈی پی کا فی صد)

سال	تخمینہ شدہ مالی خسارہ (جی ڈی پی کا فی صد)
2004-05	4.4
2005-06	4.3
2006-07	3.8
2007-08	3.3
2008-09	2.5
2009-10	6.8
2010-11	5.5
2011-12	4.6
2012-13	5.1
2013-14	4.8
2014-15	4.1

ماخذ: ہندوستان کے بجٹ دستاویزات سے مصنف کی تدوین

کی عکاستی ہوتی ہے‘ 2004-05 سے 2007-08 تک کی مدت میں قابو میں تھا جوکہ 0.2 سے 0.6 تک چل رہا تھا لیکن 2008-09 کی عالمی کساد بازاری اور اقتصادی غیریقینی صورت حال کی وجہ سے حکومت نے ملک میں کساد بازاری کی اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے مالی محرک پیکیج اختیار کیا تھا جس کی وجہ سے مالی خسارہ مقررکردہ 2.5 فی صد کے مقابلے میں بڑھ کر چھ فی صد ہوگیا تھا۔ اس کے بعد تجاوز 0.4 سے 1.1 کے درمیان رہا ہے جس سے ہندوستان میں محتاط مالی انتظام اور مالی ذمہ داری کے سلسلے میں سنجیدگی کا پتہ چلتا ہے۔

قطعی میزان پرتوجہ مرکوز کرنا

حقیقی فرق کو سمجھنے اور اندازہ لگانے کے لئے مالی خسارے میں کمی نہ صرف فی صد کے پہلو کے لحاظ سے بلکہ قطعی لحاظ سے بھی کی جانی چاہیئے۔ اسی وجہ سے ہمیں ہمارے ملک کی حقیقی مالی ذمہ داری یا قرض کے بارے میں جاننے کے لئے قطعی اعداد وشمار کا تجزیہ کرنا چاہیئے۔

2004-05 میں خرچ کی گئی حقیقی رقم 125202 کروڑ روپے ہے لیکن 2006-07 تک بعد کے برسوں میں اس میں ایک اوسط درجے کا اضافہ ہوا ہے۔ لیکن بعد میں ایف آر بی ایم قانون پر سختی سے عمل درآمد کرنے کی وجہ سے خرچ کی گئی حقیقی رقم کم ہوکر

تخمینہ شدہ مالی خسارہ(جی ڈی پی کا فی صد)

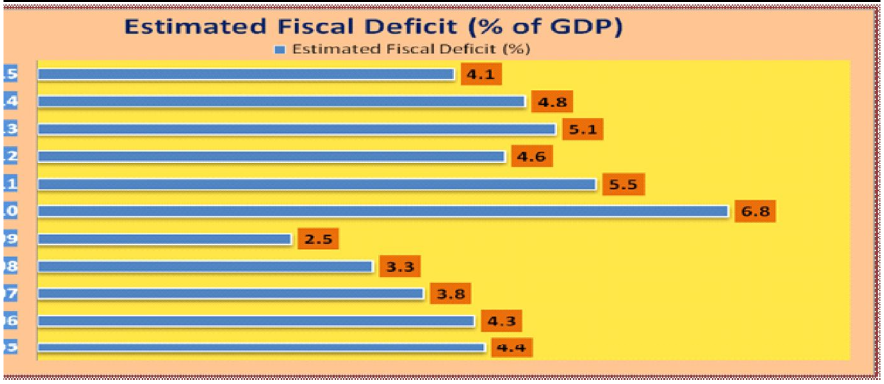

2007-08 میں 126912 کروڑ روپے ہوگئی ہے۔ 2008-09 میں خرچ کی گئی رقم 126,912 کروڑ روپے (2007-08) سے بہت زیادہ بڑھ کر 336992 کروڑ روپے ہوگئی جب کہ بجٹ تخمینہ 133287 کروڑ روپے تھا جوکہ 2004-05 سے 2007-08 تک کسی بھی گزشتہ مالی سال کے قطعی مالی خسارے سے دگنے سے بھی زیادہ ہے۔

لیکن اگر ہم بجٹ تخمینے پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں 2010-11 کا مالی خسارہ 381408 کروڑ روپے نظر آتا ہے جوکہ 2009-10 کے مالی سال سے تھوڑا سا کم ہے۔ 2009-10 سے 2014-15 تک قطعی مالی خسارہ میں کافی اضافہ ہوا ہے جو 400996 کروڑ روپے سے بڑھ کر 531177 کروڑ روپے ہوگیا۔ فی صد کے لحاظ سے مالی خسارے میں کمی کے باوجود قطعی لحاظ سے حکومت کے کل قرضے میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے جوکہ تشویش کا ایک معاملہ ہے۔ چناں چہ بہتر مالی احتیاط اسی وقت حاصل کیا جاسکتا ہے جب حکومت موثر بجٹ سازی کے ذریعہ ہندوستان میں مالی خسارہ میں قطعی اور فی صد اضافے کو روک سکے۔

اگر ہم حکومت کے حقیقی اخراجات کا موازنہ اس کے تخمینہ شدہ قطعی اخراجات سے کرتے ہیں‘ تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ 2010-11 اور 2013-14 کو چھوڑ کر 2008-09 سے 2014-15 تک سرکاری اخراجات میں اضافہ ہوا ہے۔

حکومت کے اقدامات

ان متعدد عناصر پر توجہ دے کر جن کے خود اپنے مثبت اور منفی اثرات ہیں‘ مطلوبہ سطح پر مالی خسارے کو روکے رکھا جاسکتا ہے۔ متوقع نتیجہ حاصل کرنے کے لئے مالی خسارے میں کمی نہ صرف فی صد کی شکل میں بلکہ قطعی شکل میں بھی لائی جانی چاہیئے۔ معیشت کی توسیع‘ ٹیکس میں لچک‘ ٹیکس کی وصولی میں اضافے‘ ٹیکس کے بہتر انتظام‘ ٹیکس اور جی ڈی پی کے تناسب میں اضافے‘ اخراجات کی اثر پذیری وغیرہ کے ذریعہ ہی ایف آر بی ایم قانون کے ذریعہ تجویز کردہ مطلوبہ سطح کے لئے مالی خسارہ کو 2016-17 تک جی ڈی پی کے تین فی صد تک روکے رکھا جاسکتا ہے۔ بڑے اقتصادی ماحول میں بہتری‘ اچھی اور زیادہ سے زیادہ حکمرانی نیز اس سے بڑھ کر عوام کی شرکت مالی استحکام حاصل کرنے کے لئے انتہائی اہم ہیں۔ مقررہ نشانے حاصل کرنے کے لئے مالی خسارے

تخمینہ شدہ مالی خسارہ(جی ڈی پی کا فی صد)

سال	2004-05	2005-06	2006-07	2007-08	2008-09	2009-10	2010-11	2011-12	2012-13	2013-14	2014-15
تخمینہ شدہ مالی خسارہ (فی صد)	4.4	4.3	3.8	3.3	2.5	6.8	5.5	4.6	5.1	4.8	4.1
حقیقی مالی خسارہ (فی صد)	4	4.1	3.5	2.7	6.0	6.4	4.9	5.7	4.8	NA	-
مالی خسارہ	0.4	0.2	0.3	0.6	-3.5	0.4	0.6	-1.1	0.3	-	-

ماخذ: ہندوستان کے بجٹ دستاویزات سے مصنف کی تدوین

پر قابو پانے کی غرض سے کچھ ہمہ گیر اقدامات کئے جاسکتے ہیں جن کی وضاحت ذیل میں کی گئی ہے:

مالی خسارہ: تخمینہ شدہ بمقابلہ حقیقی (فی صد)

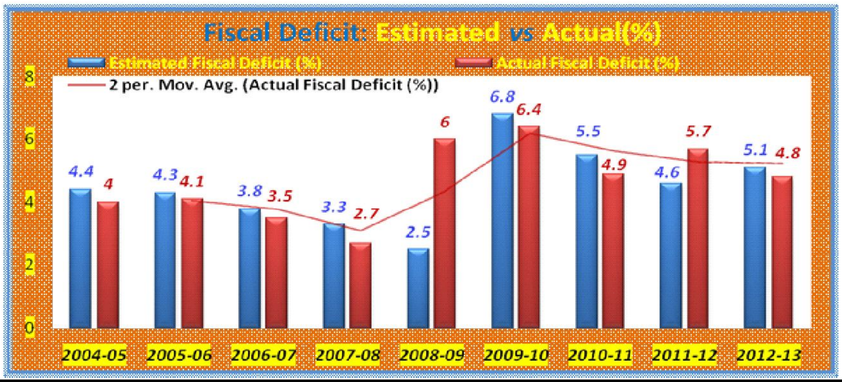

1۔ اخراجات کو معقول بنانا

حقیقی معنوں میں اخراجات میں کمی لانا آسان کام نہیں ہے کیوں کہ حکومت کو آگے چل کر بہت سارے ترقیاتی اقدامات کرنے ہوتے ہیں۔ خوراک، کیمیاوی کھاد اور پٹرولیم مصنوعات پر بڑی سبسڈیوں میں کٹوتی کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ حکومت نے مختلف مدوں میں رقوم کی تخصیص اور مختلف اخراجات کو معقول بنانے کے لئے اخراجات میں اصلاحات سے متعلق کمیشن تشکیل دیا ہے۔ اس کمیشن کے پیچھے جو مقصد یا منشا کارفرما ہے، وہ یہ ہے کہ مختلف مدوں میں رقم کی

ہندوستان میں مالی خسارے میں اضافہ: ایف آر بی ایم اے کے بعد کا تجزیہ
(کروڑ روپے میں)

Year	2004-05	2005-06	2006-07	2007-08	2008-09	2009-10	2010-11	2011-12	2012-13	2013-14	2014-15
Estimated Fiscal Deficit	137407	151144	148686	150948	133287	400996	381408	412817	513590	542499	531177
Actual Fiscal Deficit	125202	146435	142573	126912	336992	418482	373591	515990	490190	NA	-

Source: Author's Compilation from Budget Documents of India
T

تخصیص کو معقول بنایا جائے اور اس میں اثر پذیری لائی جائے۔ اس عمل میں خرد برد اور خامیوں کی روک تھام کی جائے نیز اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ سبسڈیوں اور دیگر اخراجات کے فوائد نشانہ شدہ آبادی یعنی درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبیلوں، خواتین، غریب اور نادار لوگوں تک پہنچیں۔ عوام کی فلاح و بہبود سے سمجھوتہ کئے بغیر اخراجات کی رفتار اور ضرورت میں مدد کر کے وسائل میں کفایت شعاری کے ذریعہ یا مقاصد کی ازسرنو ترجیح بندی کر کے وسائل کی دستیاب حد کے اندر اندر سرکاری اخراجات میں زیادہ سے زیادہ اثر پذیری حاصل کی جاسکتی ہے۔

2۔ سرمایہ نکاسی

خسارے کے سلسلے میں رقم فراہم کرنے کے لئے سرکاری شعبے کے اداروں (پی ایس یو) سے سرمایہ نکاسی کنبے کی چاندی فروخت کرنے کی مانند ہے نیز بہت زیادہ تشویش کا ایک معاملہ ہے کیوں کہ اس سے بہبود اور روزگار پیدا کرنے کے مواقع نیز آمدنی پیدا کرنے کا محاذ کمزور پڑتا ہے۔ زیادہ مخصوص طور سے اشتراکی یا سماجی ڈھانچے کے آئینی اہتمام کو قومی ملکیت ختم کئے جانے کی وجہ سے ایک بڑا جھٹکا لگے گا لیکن خسارے میں چل رہے پی ایس یو اور پی ایس یو کی خستہ حال یونٹوں کو بحال کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اس عمل سے پیدا کردہ مالیے کو خسارے کے لئے رقم فراہم کرنے کے سلسلے میں استعمال کیا جاسکے اور اس سے مالیے کے خسارے میں بھی کمی آئے گی۔

3۔ ٹیکس اور غیر ٹیکس وصولیابیوں میں اضافہ

ٹیکس اور غیر ٹیکس دونوں سطح پر وسیلے اور رقم کے ذریعے مالیے میں اضافہ کرنے کے لئے کوششیں کی جانی چاہئیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ مالی خسارے کو مجوزہ اور مطلوبہ نشانوں کے اندر برقرار رکھنے کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ ٹیکس کے بہتر انتظام کے ذریعہ مستقبل میں جی ڈی پی کے تناسب سے زیادہ ٹیکس حاصل کرنے کے سلسلے میں منصوبہ بند کوشش کرنی ہوگی۔ اس سے بڑی حد تک مالی خسارہ کم کرنے میں قطعی طور پر مدد ملے گی نیز اس سے مالی احتیاط حاصل کرنے میں بھی مدد مل سکتی ہے جیسا کہ ایف آر بی ایم قانون کے ذریعہ تجویز کیا گیا ہے۔ سائنسی غیر ٹیکس پالیسی وضع کر کے ایک موثر ذریعے کے طور پر غیر ٹیکس پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔ بہترین ہونے کی وجہ سے غیر ٹیکس ذرائع سے مالیے کی وصولیابیوں میں پی ایس یوز کے بہتر انتظام کے ذریعہ تیزی لائی جاسکتی ہے۔ کارکردگی میں اضافہ کر کے، بدعنوانی پر قابو پا کر اور انتظامی نقصانات کو ختم کر کے مذکورہ بات حاصل کی جاسکتی ہے۔

اختتامی کلمات

حکومت کا بجٹ سماجی و اقتصادی ماحول نیز لوگوں کی ضروریات کے سیاق و سباق میں معیشت کی ضرورت کو سمجھنے کے بعد وضع کیا جانا چاہئے۔ درحقیقت، جمہوریت اس وقت اپنی چمک کھو دیتی ہے، جب ہمارے ملک کے غریب ترین اور نادار لوگ ہمارے ملک کی اس ترقی اور خوش حالی میں حصہ دار نہ ہوسکیں جو کہ مختلف شعبوں میں نظر آرہی ہے، لہٰذا تمام لوگوں اور خاص طور سے سماج کے محروم اور نظر انداز کردہ طبقوں کی بہتری کے لئے شمولیت پر مبنی اور پائیدار ترقیاتی ماڈل کے ذریعے مختلف شعبوں پر توجہ دینے کے لئے بجٹ تیار کرنے کے سلسلے میں ہندوستانی حکومت کو سوچی سمجھی اور محتاط کوشش کرنی چاہئے۔

☆☆☆

ششانکابھڈرے

بجٹ15-2014میں

سرمایہ کاری کی سمت کا تعین

نئے پالیسی اقدامات کے لئے بڑا منظر

زیادہ تر نجی شعبے کے ذریعے تیز رفتار سرمایہ کاریوں پر مبنی پائیدار زیادہ ترقی کے تصور کے لئے بخوبی تال میل کردہ اور موثر طورسے عمل درآمد کردہ پالیسیوں کی ضرورت ہوگی۔ بامعنی اور پائیدار ترقی حاصل کرنے کے لئے درکار سہولت بھم پہنچانے والے قانون سازانہ اور انتظامی اقدامات کی پہلے سے کہیں زیادہ اب ضرورت ہے۔

بجٹ کامرکزی بجٹ15-2014 میں جن بڑے چیلنجوں پر توجہ دی جانی تھی، وہ اس سال کے لئے نئی حکومت کے کام کرنے کے پروگرام کے سلسلے میں ایک مالی ڈھانچہ فراہم کرنا تھا اور وہ بھی ایسے وقت میں جب جی دی پی میں سالانہ اضافہ 7 سے 8 فی صد رہا تھا جسے کبھی ''حسب معمول کاروبار'' کہا جاتا ہے۔ صنعتی پیداوار میں عملی طور سے جمود آ گیا تھا۔ بنیادی ڈھانچے کے پروجیکٹ پیش رفت نہیں کررہے تھے جوکہ متوقع تھی نیز سرمایہ جاتی بازار مایوسانہ تھے۔ خوراک کے سلسلے میں زیادہ افراط زر سے راحت اس وقت ایک دکھاوا کرنے کے لئے محض شروعات تھی جب ایک کمزور مانسون کے آثار اور تیل کی کمپنیوں میں اضافہ قیمتوں میں استحکام کے امکان پر غالب آ رہے تھے۔ بلاشبہ مالی عدم توازن کی روک تھام کرنا اس وقت اس بجٹ کے لئے ایک کلیدی نشانہ تھا۔ جب ترقی کی رفتار ترقی کی بحالی کی کچھ علامتیں دکھانے کے لئے محض شروعات کررہی تھی، اس وقت زیادہ خساروں کے ساتھ جانے کا مطلب زیادہ خطرہ تھا۔ ٹیکس فوائد میں محدود تبدیلیوں کے ساتھ بھی، اس بجٹ میں اس بات کا اشارہ کیا گیا ہے کہ براہ راست ٹیکس کی مختلف تجاویز کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا۔ مالیہ 22200 کروڑ روپے کے بقدر تھا۔ غیر براہ راست ٹیکسوں کے معاملے میں ٹیکس مالیے میں خالص اضافہ 7525 کروڑ روپے کے بقدر تھا جب کہ 14675 کروڑ روپے کی رقم ٹیکس کی زیادہ کردہ بنیاد اور ٹیکس کی بنیاد میں اضافے کے ذریعے پوری کئے جانے کے لئے چھوڑ دی گئی تھی۔ مختصر یہ کہ مالی استحکام کے نشانے حاصل کرنے کے لئے زیادہ کردہ مالیے کی ضرورت کافی اہمیت کی حامل تھی۔ زیادہ مالیے کے لئے بہتر ترقیاتی کارکردگی کی ضرورت ہوتی ہے۔

بجٹ میں مرکزی حکومت کے 17.9 لاکھ کروڑ روپے کے اخراجات فی کس تقریباً 15000 روپے کی ترجمانی کرتے ہیں۔ یہ 15-2014 کے لئے مجوزہ جی ڈی پی کا 13.9 فی صد ہے۔ ریاستوں کے اخراجات کو ملاکر حکومت کے اخراجات جی ڈی پی کے 20 فی صد یا فی کس 20000 روپے سے تجاوز کرجائیں گے۔ اگرچہ یہ دنیا میں زیادہ فی صد میں نہیں ہیں، لیکن پھر بھی یہ وقیع ہیں۔ اس حقیقت سے کہ مرکزی حکومت کے صرف تقریباً نصف اخراجات کے لئے ٹیکسوں کے ذریعے رقم فراہم کی جاتی ہے، اخراجات کے لئے رقم فراہم کرنے کے دیگر ذرائع نیز وسائل کے استعمال کی اثر پذیری کو بہتر بنانے کی ضرورت کا اظہار ہوتا ہے۔ 2008 کے عالمی بحران سے قبل اپنے عروج سے جی ڈی پی کے فی صد کے لئے ٹیکس میں تقریباً 2 فی صد نکات کی کمی کو جس کا ذکر وزیر خزانہ نے کیا ہے، دور کرنا ہوگا تاکہ اخراجات کو کارگر بنایا جائے۔ حکمت عملانہ طور سے بجٹ سے ایک ایسے بامعنی انداز میں اقتصادی ترقی کو بحال کرنے کی توقع کی گئی تھی جس سے سماجی شعبے کے پروگراموں اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے بہت زیادہ درکار وسائل بھی پیدا ہوں گے۔

اس پس منظر کے تقابل میں نئی حکومت کا بجٹ اس سال فروری میں سابق حکومت کے ذریعے پیش کردہ عبوری بجٹ سے ایک مجموعی سطح پر مختلف نہیں ہے۔ مالی خسارے کا نشانہ

مصنف نیشنل کونسل برائے اپلائیڈ اکنامک ریسرچ نئی دہلی میں سینئر ریسرچ کاؤنسلر ہیں۔

آئندہ دو برسوں میں جی ڈی پی کے 3 فی صد تک مالی خسارہ کم کرنے کے وسط مدتی نشانے کے ساتھ جی ڈی پی کے 4.1 فی صد برقرار رکھا گیا ہے۔

نئی ترمیمات کی علامتیں

مالیہ خرچ کرنے اور اس میں اضافہ کرنے کے لئے اقدامات کے انتخاب سے زیادہ پالیسیوں میں تبدیلیاں، پروگراموں کی نوعیت نیز پالیسیوں اور پروگراموں کا انتظام بجٹ کے لئے مجموعی حکمت کو منعکس کرتے ہیں۔ جیسا وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر میں کہا ہے کہ یہ ایک لمبے سفر کی شروعات ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بجٹ میں کئے گئے اقدامت پہلوئی ہیں۔ شاید اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک تعدادی انداز میں ان کی پورے طور سے صراحت نہیں کی گئی ہے۔ چناں چہ اس بات کو سمجھنا مفید ہوگا کہ مختصر اور طویل مدت میں یہ نشانے کیا ہوں گے اور ان نشانوں کو حاصل کرنے کے لئے کیا طریقہ ہوگا۔

بجٹ میں بالترتیب غیر منصوبہ جاتی اور مالیہ جاتی اخراجات کے مقابلے میں گزشتہ سال سے زیادہ شرح سے منصوبہ جاتی اور سرمایہ جاتی اخراجات میں اضافہ کیا گیا ہے۔ چناں چہ بجٹ کا مقصد سرمایہ کاری کے اخراجات نے اضافہ کرنا ہے۔ سود کی ادائیگیوں میں 2012-13 اور 2013-14 کے درمیان دیکھے گئے اضافے کے مقابلے میں گزشتہ سال کے نظر ثانی شدہ تخمینوں سے کم شرح پر اضافہ کرنے کی تجویز ہے جو کہ گزشتہ سال میں مالی خسارہ کم پر روک لگانے کا نتیجہ ہے۔ سبسڈیوں کا اہتمام بھی 2013-14 میں کئے گئے اہتمام کی سطح پر ہی ہے جس سے سبسڈیوں کا بہتر نشانہ بنانے کی ضرورت کا اظہار ہوتا ہے تاکہ انہیں زیادہ موثر بنایا جائے۔ مختصر 12.9 فی صد کے مجموعی اخراجات اضافے سے جو کہ تقریبا اتنا ہی ہے جو گذشتہ سال تھا نیز گذشتہ سال کے مقابلے میں 37500 کروڑ روپے کے ذریعہ سرمایہ نکاسی سے مالیے میں اضافے سے تقریباً 53000 کروڑ روپے کا مجموعی مالی خسارہ ہو جاتا ہے جو کہ 2013-14 کے لئے نظر ثانی شدہ تخمینوں میں مالی خسارے سے تھوڑا سا کم ہے، لہٰذا مالی خسارے کا نشانہ حاصل کرنے کے لئے دونوں محاذوں یعنی اخراجات میں اضافہ کی روک تھام کرنے اور سرکاری شعبے کے اثاثوں میں سرمایہ نکاسی سے زیادہ مالیہ حاصل کرنے کے سلسلے میں اقدامات کا اعلان کیا گیا ہے۔

سرمایہ کاری کے ماحول کو بہتر بنانا

سیاسی، عدالتی اور انتظامی اداروں کا ایک مضبوط سیٹ قائم کرنے کے سلسلے میں ہندوستان کی ہمیشہ تعریف کی گئی ہے

جس سے کاروبار اور تناظر کے وسیع سلسلے کے توازن کو فروغ ملا ہے۔ اگرچہ علاقائی اور سماجی عدم توازن میں اضافہ ہو رہا ہے، تاہم اقتصادی پالیسیوں پر عمل درآمد کرنے کے سلسلے میں ایک مشترکہ ایجنڈا اکثر ابھر کر سامنے آیا ہے۔ زیادہ ترقی کا معاملہ جس کے نتیجے میں روزگار اور آمدنی میں کافی اضافہ ہوتا ہے، اب اس ایجنڈے میں نظر آتا ہے۔

اگرچہ بجٹ میں نجی سرمایہ کاریوں کو راغب کرنے کے لئے متعدد اقدامات شامل ہیں، تاہم بجٹ کے لئے ایک زیادہ اہم آزمائش سرمایہ کاری کے ماحول کو بہتر بنانے کے سلسلے میں اس کی کوششیں ہیں۔ کیا مالی احتیاط بہتر ٹیکس انتظام، بہتر حکمرانی کی یقین دہانی، فیصلہ کرنے کے تیز رفتار اور منصفانہ عمل، کچھ ٹیکس اصلاحات کا ذکر سرمایہ کاروں کو اس بات کا یقین دلانے کے لئے کافی ہے کہ کاروبار کے اخراجات پہلے کے مقابلے میں اب کم ہوں گے؟ کیا یہ اتنا ہی اچھا ہوگا جتنا کہ ان دیگر مقامات میں اچھا ہے جہاں غیر ملکی سرمایہ یا ہندوستانی سرمایہ تک بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے؟ مرکز کے کل ٹیکس مالیے کی تقریبا نصف سطح یا 4 ٹریلین روپے پر زیر التوا ٹیکس مانگ کے لئے طریقے کے بارے میں رائے زنی کرنے کے ساتھ، نئے ٹیکسوں کے ماضی کے اطلاق کے سلسلے میں واجبی روپے کے بارے میں یقین دہانی اس معاملے میں حکومت کے نقطہ نظر کی وضاحت کرنے کے لئے سلسلے میں ایک اہم اعلان ہے۔

جذبات اور احساسات کا اندازہ لگانا مشکل ہے نیز کسی اندازے کا ثبوت حقیقی سرمایہ کاریوں کی صورت میں ملے گا۔ ہم صرف مختلف اعلانات کی اہمیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں، جن سے ان خیالات پر مثبت اثر پڑ سکتا ہے کہ سرمایہ کاریوں سے معقول منافع ہوگا۔ بہرحال گذشتہ دو برسوں میں سرمایہ کاری کی کم وصولی کی وجوہات میں سے ایک وجہ کا اندازہ لگانا مشکل ہے جب کہ سرمایہ کاری کی شرح زیادہ تر بیرونی اقتصادی بحران کی وجہ سے 2007-08 میں 38 فی صد سے کم ہو کر 2010-11 میں 36.5 فی صد نیز مفروضہ، پالیسی نالج یا مجبوری کی حالت کی وجہ سے مزید کم ہو کر 2012-13 میں 30 فی صد ہو گئی تھی کہ سرمایہ کاری اور ترقی کا معاملہ اس پوری مدت کے دوران ہندوستان کے لئے ہی مخصوص نہیں تھا۔

نئی حکومت سے ایک اہم توقع حکمرانی میں بہتری لانا ہے جس سے کاروبار کرنے اور زیادہ عام طور پر حکومت کے

ساتھ لین دین کرنے کی پیچیدگیوں میں کمی آئے گی۔ مسلمہ طور سے مرکز میں قائم حکومت کو ریاستوں میں حکمرانی کا عام معیار قائم کرنے کے سلسلے میں براہ راست طور سے شامل نہیں کیا جاسکتا ہے۔ لیکن حکمرانی کو بہتر بنانے کے سلسلے میں اس کے خود اپنے اقدامات سے بہتری کے لئے کہیں بھی حکمرانی پر اثر پڑسکتا ہے۔

غیر براہ راست ٹیکسوں کے بارے میں ایک جی ایس ٹی نظام شروع کرنے کے لئے قانون سازانہ اقدامات کرنے کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔ پارلیمنٹ میں حکومت کی پارٹی کی بڑی اکثریت کو جی ایس ٹی نظام کی منظوری کو اب زیادہ ممکن بنانا چاہئے۔ ان ٹیکس اصلاحات سے کاروبار کرنے کی پیچیدگی کم کرنے کے فوائد سے سرمایہ کاری کے ماحول کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔

سرمایہ کار میں اعتماد پیدا کرنے کا ایک دوسرا شعبہ ایف ڈی آئی سے متعلق حکومت کا موقف ہے۔ یہاں صورت حال کاروبار میں مقابلہ جاتی صلاحیت کو اثر انداز کرنے کے سلسلے میں ایف ڈی آئی کے محاسن پر مبنی ہونے کی بجائے اختیار تمیزی پر زیادہ مبنی نظر آتی ہے۔ یہ بات واضح نہیں ہے کہ آیا اس طریقے سے زیادہ مقابلہ جاتی پروڈیوسرس متوجہ ہوں گے یا بہت زیادہ اثرات سے اندرون ملک بازار میں زیادہ مقابلہ جاتی پیداواری اثرات کو فروغ حاصل ہوگا۔ چناں چہ جب کہ بیمے اور دفاعی پیداوار کے سلسلے میں ہونے والی زیادہ سرمایہ کاریوں کے لئے ایف ڈی آئی کی حد بڑھا دی گئی ہے۔ شہری غیر منقولہ املاک کے پروجیکٹوں کے لئے ایف ڈی آئی کے معیارات، ان پروجیکٹوں کے سائز کے لحاظ سے جن میں ایف ڈی آئی کی اجازت ہے، کم کردیئے گئے ہیں۔

اشیا سازی کی کمپنیوں کے مارکیٹنگ کے کاموں کے سلسلے میں ان پر پابندیاں نرم کردی گئی ہیں۔

چناں ایسے متعدد شعبے ہیں، جہاں بجٹ اعلان میں سرمایہ کاریوں کو یقین دلانے کے لئے اقدامات شامل کیے گئے ہیں کہ انتظامی اور پالیسی اقدامات سے کاروبار کا عمل پہلے کے مقابلے میں زیادہ اثر انگیز ہوجائے گا۔ اس طرح کے فوائد کی زیادہ موثر فراہمی حاصل کرنے کے لئے ٹھوس ترقی، مالی توازن اور نشانہ شدہ فوائد درمیانہ مدت کے لئے حکمت عملیوں کا اہم جزو بنیں گے۔ جب کہ پالیسی موقف مثبت ہے، حقیقی سرمایہ کاریوں کے لئے سرمایہ کاری کا مثبت ماحول پیدا کرنے کے سلسلے میں جس بات کی ضرورت ہوسکتی ہے، وہ حکومت کے ذریعے حقیقی سرمایہ کاری سے متعلق فیصلوں کی شروعات کرنا ہے۔ فی الواقع جذبات اور احساسات کے علاوہ بہت سی حقیقی رکاوٹیں ہیں جو ترقی کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ 2000 کے دہے میں زیادہ ترقی کے لئے پہلی گاڑی عالمی بحران نیز زیادہ ترقی کے پھندوں اور اثرات پر توجہ دینے کی عدم صلاحیت کی وجہ سے پٹری سے اتر گئی تھی۔

ترقیاتی پروجیکٹوں میں نجی سرمایہ کاری اور نجی شعبے کی شرکت

زیادہ ترقی کے لئے سرمایہ کاری کی ضرورت کے پیش نظر مالی طور سے محتاط حکمت عمل کے لئے سرمایہ کاریاں حاصل کرنے کے سلسلے میں نجی شعبے پر بھروسہ کرنے نیز سرکاری شعبے کے لئے بازار سے اور اپنی بچتوں سے وسائل حاصل کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اس لئے یہ بات اہم ہے کہ حکومت کے اخراجات میں نسبتاً معمولی سا اضافہ کیا گیا ہے اور اس کی غیر بچت میں کمی کی گئی ہے۔

بجٹ میں نجی بچت کے لئے بھی ترغیبات فراہم کی گئی ہیں۔ اس میں ایسا آمدنی ٹیکس میں راحت فراہم کرکے کیا گیا ہے، جس کے نتیجے میں زیادہ بچت ہوسکتی ہے۔ کسان وکاس پتر کو دوبارہ شروع کیا گیا ہے۔

بجٹ میں نجی شعبے کو سرمایہ کاری کی سرگرمیاں شروع کرنے کے لئے اقدامات کرنے کا اشارہ کیا گیا ہے۔

بجٹ میں پیش کردہ ترغیبات میں کچھ براہ راست ترغیبات، کچھ غیر براہ راست ترغیبات اور زیادہ تر ترغیبات ایسی شامل ہیں جو حکومت کے زیادہ موثر کام کاج سے حاصل ہونے کی امید ہے۔ ایف ڈی آئی کی حد بیمے اور دفاعی پیداوار کے سلسلے میں بڑھا دی گئی ہے۔ کچھ عدم یکسانیوں کو دور کرنے کے لئے ٹیکس کے انتظام کے سلسلے میں متعدد اقدامات کا اعلان کیا گیا ہے۔

یا تو غلط بیانیوں پر توجہ دینے کے لئے یا اندرون ملک پیداوار کنندگان کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے کسٹم محصولات کو منضبط کیا گیا ہے۔ بنیادی ڈھانچے، شہری ترقی اور آبی وسائل کے شعبوں میں متعدد اقدامات کا اعلان کرکے پی پی پی کے مواقع میں اضافہ کیا گیا ہے۔

سرمایہ کاری کے لئے فنڈس کے اخراجات کم کرنے پر مرکوز سرمایہ کاری کے لئے گھر خریدنے والوں کو ٹیکس راحت فراہم کرکے مکانات کے لئے، تجارتی بینکوں کے ذریعے قرض دینے پر ایس ایل آر اور سی آر آر کے اخراجات کی چھوٹ دے کر بنیادی ڈھانچہ تیار کرنے والوں کے لئے غیر براہ راست ترغیبات دی گئی ہیں۔

بجٹ تقریر میں پالیسیوں اور پروگراموں پر از سرنو توجہ دینے کے لئے زراعت، اشیا سازی، شہری ترقی، بنیادی ڈھانچے اور آبی وسائل پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔

ایک سو اسمارٹ شہر شاید تیز رفتار سے شہری ہندوستان کی جدید کاری کرنے کا ایک اظہار ہے جس مسئلے نے شہری ترقی کے معاملے میں پریشان کیا ہے، وہ بنیادی ڈھانچے کی ترقی وفروغ اور اس کی دیکھ بھال کے سلسلے میں تال میل کرنے کی صلاحیت ہے۔ اگرچہ مالیہ اہم جزو ہے لیکن شہری خدمات کا انتظام کرنے کے لئے ادارہ جاتی ڈھانچے سے بھی شہری ترقی کے معیار پر اثر پڑ رہا ہے۔ ایک اہم قابل لحاظ امر جو شہری ترقی کے سلسلے میں نئے اقدام کا ایک جزو ہونا چاہئے، شمولیت پر مبنی انداز میں شہروں کی نہ کہ محض متوسط اور زیادہ آمدنی والے گھروں کی ضرورت پوری کرنے کی ضرورت ہے۔ کم آمدنی والے کنبوں کی مکانات اور آبادی کی ضروریات اسمارٹ شہروں کا ایک حصہ ہونی چاہئیں۔ قابل استطاعت مکانات کے سلسلے میں اقدامات ایک جامع نظریے کی ضرورت کا ایک اعتراف ہیں۔ نئے شہروں کے علاوہ موجودہ شہروں کو جو فوقیتیں اور برتریاں حاصل ہیں، ان کا فائدہ اٹھانے کے لئے پرانے شہروں کی تجدید بھی اتنی ہی اہم ہوگی۔

اس بات کو بھی تسلیم کیا جانا چاہئے کہ شہری ترقی صرف اسی وقت ممکن ہے جب بنیاد ڈھانچے کی خدمات کی دستیابی کے علاوہ یہ تجارتی طور سے پائیدار بھی ہو۔ اشیا سازی کے فروغ اور شہری ترقی کے درمیان ہم آہنگیوں کو مستحکم کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ہندوستان کی مجموعی اقتصادی ترقی کی حکمت عملی کی تجارتی اور ماحولیاتی

پائیداری برقرار رہنے کے لئے قابل بن جائے۔ صنعت اور شہری علاقوں کی ہم آہنگانہ ترقی کے ساتھ خصوصی اقتصادی خطوں اور صنعتوں راہداریوں کی ترقی و فروغ کے لئے ہیئت ی بنیادی ڈھانچے کی ترقی و فروغ کے ساتھ ساتھ شہری خدمات کے موثر انتظام پر زور دینے کی ضرورت ہوگی۔

اشیا سازی میں نئی سرمایہ کاریوں کے معاملے کو زیادہ مجبور کرنے والا بنانے کے لئے بجٹ میں نئی سرمایہ کاریوں کے لئے ٹیکس کی ترغیب کی اسکیم کا اضافہ کیا گیا ہے جو ایک سال پہلے تجویز کی گئی تھی۔ بجلی کے شعبے کے لئے ٹیکس ترغیبات بھی دی گئی ہیں۔

ایک وسیع تر سطح پر بنیادی ڈھانچے کی ترقی و فروغ کے سلسلے میں پی پی پی کی ضرورت کا شدت سے اعادہ کیا گیا ہے۔ مواقع ظاہر ہیں۔ بنیادی ڈھانچے کی ترقی و فروغ میں پی پی پی اپنا کردار ادا کریں، اس سلسلے میں گذشتہ دہے یا اس سے زیادہ کے عرصے کے تجربے سے سبق بہت گراں قدر رہوں گے۔

نئی سرمایہ کاریاں حاصل کرنے کے لئے کیا یہ اقدامات کافی ہیں؟ حکمرانی کے عمل کا معیار کلید کا حامل ہوگا۔

سرمایہ کاری کی آمد کی پائیدار سطحوں کے لئے خطرات

حالیہ گذشتہ بجٹوں میں بھی زراعت اور بنیادی ڈھانچے پر زیادہ توجہ دی گئی ہے۔ زیادہ عموماً شمولیت پر مبنی ترقی، غریبی میں کمی، صارفین کے لئے خوراک کی سیکورٹی اور کسانوں کے لئے واجبی منافع، اشیا کی پیداوار میں اضافہ کرنے کے نشانے اکثر جوڑ بندی کردہ نشانے ہیں۔ اشیا سازی سے جی ڈی پی کا حصہ موجودہ 17 فی صد سے 25 فی صد کر کے اور روزگار کے ایک سو ملین مواقع پیدا کر کے اشیا سازی میں ایک انقلاب کا تصور گذشتہ دو برسوں میں پیش کیا گیا تھا۔ بنیادی ڈھانچے کی ترقی و فروغ کو گیارہویں اور بارہویں پنج سالہ منصوبوں میں تیز رفتار سرمایہ کاریوں کے لئے کلیدی شعبے کے طور پر دیکھا گیا ہے۔

حقیقی کارکردگی توقعات سے کافی کم رہی ہے۔ زمین کی حصولی، ماحولیاتی منظوریوں، بدعنوانی کے معاملے رکاوٹیں بن گئے۔ مشکل امور کے بارے میں سیاسی اتفاق رائے پیدا کرنا بھی ایک چیلنج تھا۔

بارہویں پنج سالہ منصوبے میں فی الواقع تین متبادل منظروں کے بارے میں بات کہی گئی ہے جو پیش کئے جا سکتے ہیں: پائیدار زیادہ ایک مثالی منظر، درمیانہ ترقی کا ایک منظر اور ایک ایسا منظر جہاں درمیانہ اقتصادی ترقی سالانہ محض تقریباً 5 فی صد ہو سکتی ہے۔ مناسب اور موزوں ادارہ جاتی نظاموں اور حکمرانی کی ضرورت کو مختلف عدم توازن پر توجہ دینے اور انہیں کھولنے کے لئے ایک نظام قائم کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ جب کہ سیاسی عمل سرمایہ کاریوں میں عدم مساوات، ان میں علاقائی عدم توازن نیز نئی سرمایہ کاریوں کے دیگر ناموافق نتائج سے پیدا ہونے والی تشویشات پر غور و فکر کرنے کے لئے نظاموں کی پیش کش کر سکتے ہیں، ایسے ادارہ جاتی نظام قائم کرنا ضروری ہوگا جہاں غور و فکر زیادہ موثر ہو سکتا ہے۔

زمین، پانی اور صاف ہوا کے قدرتی ذرائع کی مانگیں زیادہ شدید ہوں گی نیز ہمسری کرنے والی مانگوں میں ان وسائل کی تخصیص کرنے کی لئے قیمتیں کافی ذرائع نہیں ہو سکتی ہیں۔ ان میں سے بہت سی تشویشات مقامی ہوں گی نیز ان تشویشات پر تیزی سے اور موثر طور سے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حکومت کے اخراجات کی تخصیص میں بامعنی تبدیلیوں کی توقع، جن سے یا تو نئی سرمایہ کاریاں براہ راست طور سے آ سکتی ہیں یا ان حالات کو بہتر بنانے میں مدد مل سکتی ہے جو نئی نجی سرمایہ کاریوں کو راغب کر سکیں، صرف اسی صورت میں کی جا سکتی ہے جب سرکاری اخراجات کی رقم میں اضافہ کیا جائے۔ جب تک ایسا ہوتا ہے، اس وقت تک ایسے اقدامات ضروری ہوں گے، جن سے تمام شعبوں میں نجی شعبے کے وسائل لانے کے لئے موجودہ ادارہ جاتی نظاموں میں تبدیلی آئے۔

زیادہ ترنجی شعبے کے ذریعے تیز رفتار سرمایہ کاریوں پر مبنی پائیدار زیادہ ترقی کے تصور کے لئے بخوبی تال میل کردہ اور موثر طور سے عمل درآمد کردہ پالیسیوں کی ضرورت ہوگی۔ بامعنی اور پائیدار ترقی حاصل کرنے کے لئے درکار سہولت بہم پہنچانے والے قانون سازانہ اور انتظامی اقدامات کی پہلے سے کہیں زیادہ اب ضرورت ہے۔

☆☆☆

روہت جیوتیش/ پوجا رنگا پرساد

وسائل سے استفادہ:

عام بجٹ 2014-15 کتنا موثر

عام بجٹ 2014-15 میں ٹیکس تجاویز مجموعی طور پر سرمایہ کاروں کے حق میں ہے جس میں ایک مستحکم ٹیکس نظام کے قیام کے لئے ٹیکس تنازعات کے بڑھتے ہوئے معاملات کو حل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ سابقہ ترامیم کو برقرار رکھنا اور بہت زیادہ دولت مندوں پر انکم ٹیکس پر سرچارج عائد کرنا ایک خوش آئند قدم ہے۔

وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر میں 'معیشت کو رفتار دینے کے لئے مزید وسائل پیدا کرنے کی اشد ضرورت' کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اس جانب بھی نشاندہی کی کہ ''جی ڈی پی ریشیو کے مقابلہ میں ٹیکس کو بہتر بنایا جانا چاہئے'' اوراعتراف کیا کہ مالی خسارہ میں گراوٹ پر ''بالخصوص زیادہ آمدنی کے طریقوں کے بجائے خرچ میں کمی کر کے'' قابو پایا جاسکتا ہے۔ سابق وزیرخزانہ پی چدمبرم نے بھی 2013 میں اپنی بجٹ تقریر میں ملک کے جی ڈی پی ریشیو کے مقابلہ میں ٹیکس میں اضافہ کرنے کی ضرورت کو تسلیم کیا تھا' جب انہوں نے کہا تھا کہ ''جی ڈی پی ریشیو کے مقابلے میں ہمارا ٹیکس دنیا کے کسی بھی بڑے ترقی پذیر ملک کے مقابلے میں سب سے کم ہے اور یہ جامع اور پائیدار ترقی کے لئے خاطرخواہ وسائل حاصل نہیں کرسکے گا'۔ ہمارے وزرائے خزانہ کی طرف سے اس اعتراف سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ ملک میں جی ڈی پی ریشیو کے مقابلے ٹیکس کی سطح مسلسل کم رہی ہے اور یہ جی 20 ممالک اور برکس ملکوں میں سب سے کم ہے۔

ٹیکس ۔جی ڈی پی تناسب اور مالی پالیسی میں گنجائش

اکنامک سروے 2013-14 میں کہا گیا ہے کہ ٹیکس بوائنسی (جی ڈی پی ریشیو میں اضافہ کے تناسب میں ٹیکس ریونیو میں اضافہ) 'ٹیکسوں میں اضافہ' بالعموم بالواسطہ ٹیکسوں میں' حوصلہ افزا نہیں ہے اور وسائل میں

نقشہ1ٹیکس ۔جی ڈی پی تناسب اور جی ڈی پی کے فی صد کامجموعی سرکاری خرچ کا موازنہ: ہندوستان' برازیل اور اوای سی ڈی کا اوسط (2010میں)

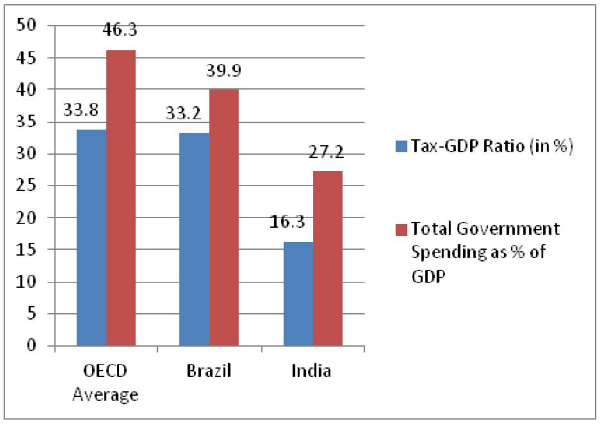

مصنفین سنٹر فار بجٹ اینڈ گورننس اکاؤنٹیبلیٹی، نئی دہلی سے وابستہ ہیں۔

اضافہ کے لئے اقدامات حکومت کے لئے ایک مشکل کام ہے۔ لیکن بدقسمتی سے مالی لحاظ سے ایک کنزرویٹیو اکنامک ماحول میں، حکومتوں کے سامنے مالی خسارہ کے اہداف کو حاصل کرنے کے لئے اخراجات میں کٹوتی کے علاوہ کوئی دوسرا چارہ کار نہیں ہے، جیسا کہ مالیاتی ذمہ داری اور بجٹ مینجمنٹ قانون 2003 میں کہا گیا ہے۔ ایک پائیدار معیشت کے لئے مالیاتی استحکام کی اہمیت واضح ہے، جب اسے سماجی سیکٹر کے اخراجات میں کٹوتی کر کے حاصل کرنے کی کوشش کی جائے تو فسکل پالیسی اسپیس کی حرکیات پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔

حکومت کا خرچ، جسے 'فسکل اسپیس' بھی کہا جاتا ہے، ملک کے انسانی ترقیات کو نقصان پہونچانے والے عناصر پر قابو پانے مثلاً قلت تغذیہ، بھکمری، غربت، پینے کا صاف پانی کی فراہم اور صفائی ستھرائی کی کمی جیسے لازمی خدمات کی فراہمی پر بھی خرچ ہوتا ہے۔ اس کا تعین بڑی حد تک اس کے ریونیو حصولیابی کے حجم پر منحصر کرتا ہے۔ ہندوستان ٹیکس۔ جی ڈی پی ریشیو کے معاملے میں ترقی یافتہ ممالک اور متعدد ترقی پذیر ملکوں کے مقابلے کافی پیچھے ہے۔ اوپر کے چارٹ سے یہ صاف دکھائی دے رہا ہے کہ برازیل کا ٹیکس۔ جی ڈی پی ریشیو جی ڈی پی کا 33.2 فی صد ہے جب کہ ہندوستان میں یہ جی ڈی پی کا صرف 16.3 ہے۔

عام بجٹ کا سائز عبوری بجٹ کے مقابلے 31000 کروڑ روپے زیادہ ہے۔ عام بجٹ میں ملک کے جی ڈی پی کو 13.9 رہنے کی امید ظاہر کی گئی ہے جو 2009-10 کے سب سے زیادہ یعنی 15.9 سے کم ہے۔ حتیٰ کہ اگر ہم مرکز اور ریاستوں کے بجٹ اخراجات کو ایک ساتھ جوڑ لیں تب بھی یہ 2009-10 میں 28 تھا (انڈین پبلک فائنانس اسٹاٹسٹکس 2012-13)۔

ترقی یافتہ اور متعدد ترقی پذیر ملکوں میں معیشت کے سائز کے مقابلے میں سرکاری اخراجات کا حجم زیادہ ہے۔ مثال کے طور پر 2010 میں برازیل میں یہ 39.9 تھا جب کہ او ای سی ڈی ملکوں میں اوسطاً 46.3 تھا (او ای سی ڈی فیکٹ بک 2014)۔

حکومت کے لئے آمدنی کے اہم ذرائع

نقشہ 2 میں گذشتہ چار بجٹ میں آمدنی کے وسائل کو دکھایا گیا ہے۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ ٹیکس ریونیو میں گراوٹ کی کمی کو نان ٹیکس ریونیو میں اضافہ کر کے دور کیا گیا ہے۔ میڈیم ٹرم فسکل پالیسی اسٹریٹیجی اسٹیٹمنٹ میں کہا گیا ہے کہ 2013-14 میں نان ٹیکس ریونیو میں دس کا اضافہ عوامی کھاتوں مثلاً گارنٹی ری ڈیمپشن فنڈ اور سوشل انفرااسٹرکچر ڈیولپمنٹ فنڈ میں پڑے ہوئے غیر استعمال شدہ وسائل کو نکال کر کیا گیا۔ عبوری بجٹ میں ٹیکس ریونیو میں 21.15 کی ترقی کا اندازہ لگایا گیا تھا جس پر نظر ثانی کر کے اب 17.24 کر دیا گیا ہے۔ نظر ثانی کے باوجود ٹیکس ریونیو میں متوقع اضافہ بظاہر نا قابل حصول دکھائی دیتا ہے۔

حکومت کے لئے آمدنی کے اہم ذرائع

نان ٹیکس آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ ڈیوڈنڈ اور پروفٹ ہیں (ان میں سرکاری ملکیت والی کمپنیاں، آر بی آئی، نیشنلائزڈ بینکوں اور مالیاتی اداروں کی طرف سے حکومت کو منتقل کئے جانے والے اضافی رقم شامل ہیں) جو 90,229.28 کروڑ روپے ہے اور عبوری بجٹ کا 16.8 ہے۔ اقتصادی خدمات (مثلاً کمیونیکیشن سروس، سڑک اور پل، بجلی، پٹرولیم، کوئلہ اور لیگنائٹ، نئی اور قابل تجدید توانائی وغیرہ) سے ہونے والی نان ٹیکس ریونیو 79,535.63 کروڑ ہے جو عموری بجٹ کا 23.7 ہے۔ اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ اونچے افراط زر کے دور میں اقتصادی خدمات سے ہونے والے نان ٹیکس ریونیو پر زیادہ انحصار کے کیا ممکنہ مضمرات پڑ سکتے ہیں۔ قرضوں اور ایڈوانس رقومات کی واپسی کے علاوہ نان ڈیٹ کیپیٹل آمدنی کے ذریعہ 63,425 کروڑ روپے حاصل ہونے کا اندازہ لگایا گیا ہے۔

بجٹ 2014-15 کی اہم باتیں

حکومت نے ایک سال کے اندر گڈس اینڈ سروسز ٹیکس (جی ایس ٹی) کو نافذ کرنے اور متعلقہ حلقوں کی جانب سے موصول ہونے والے مشوروں کی بنیاد پر ڈائریکٹ ٹیکس کوڈ (ڈی ٹی سی) بل پر نظر ثانی کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ایک مستحکم اور غیر منفی ٹیکس نظام کے اپنے انتخابی وعدوں کو پورا کرنے کے لئے ٹیکس تنازعات کو کم سے کم کرنے کے خاطر کچھ اقدامات شروع کئے گئے ہیں۔ ایڈوانس ٹیکس رولنگ کے حصول کے لئے انکم ٹیکس لائبلیٹی کا دائرہ بڑھا کر ریزیڈنٹ ٹیکس دہندگان تک کر دیا گیا ہے۔ بجٹ میں ایڈوانس پرائسنگ ایگریمنٹس (اے پی اے) کو تسلیم کیا ہے۔ اس میں 'رول بیک' کی گنجائش بھی رکھی گئی ہے تا کہ وعدہ کاروبار میں اے پی اے کا اطلاق، پچھلے چار برسوں کے دوران مخصوص حالات میں بین الاقوامی لین دین پر بھی ہو سکے۔ گو کہ تجارت و صنعت گروپوں او رملٹی نیشنل کمپنیوں کے ذریعہ ان

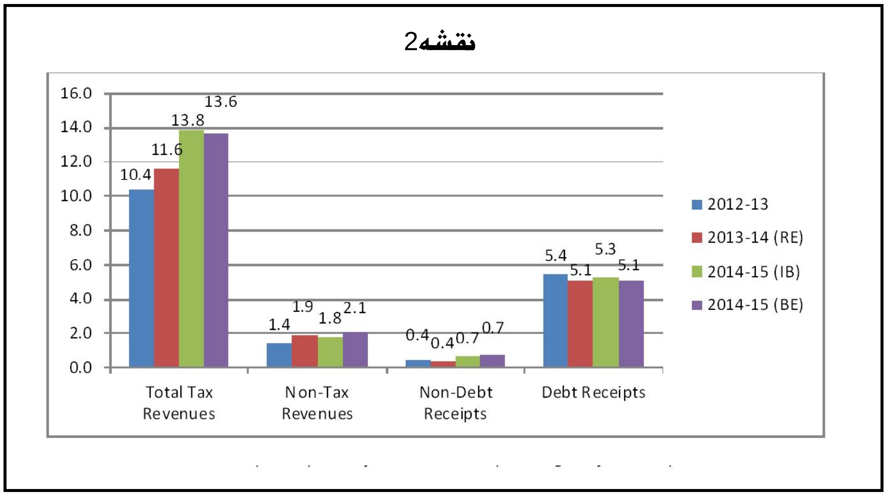

اقدامات کی سفارش ایک عرصے سے کی جارہی تھی تاہم آنے والے دنوں میں ہی پتہ چل سکے گا کہ آمدنی کے لحاظ سے ان کے کیا ممکنہ اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

2012 میں ووڈا فون کیس کے بعد' ہندوستان میں واقع مالی اثاثوں کی بالواسطہ منتقلی کے سلسلے میں سابقہ حکومت کے ذریعہ 2012 میں نافذ کردہ ضابطوں کو واپس لینے کے لئے دباؤ تھا۔ یہ ترامیم ایک خوش آئند اقدام ہیں بالخصوص ایسے پس منظر میں جب کہ جی 20 اور او سی ای ڈی ملکوں کی طرف سے بین الاقوامی ٹیکس اصلاحات کے لئے حال ہی میں شروع کیا گیا پروجیکٹ عالمی توجہ کا سبب بنا ہے۔ گو کہ وزیر خزانہ نے واضح کیا ہے کہ ان کی حکومت سابقہ اصلاحات میں عمومی طور پر کوئی ترمیم نہیں کرے گی تاہم سابقہ ترامیم کی وجہ سے سامنے آنے والے معاملات پر کوئی فیصلہ لینے سے قبل سی بی ڈی ٹی کے ذریعہ قائم کردہ اعلیٰ سطحی کمیٹی مزید غور کرے گی۔

انفرادی ٹیکس دہندگان کو راحت دیتے ہوئے چھوٹ کی حد دو لاکھ سے بڑھا کر ڈھائی لاکھ روپے کر دی گئی ہے۔ بڑے دولت مندوں کے انکم ٹیکس پر عائد کئے جانے والے سپر چارج کو برقرار رکھا گیا ہے۔ یہ بھی ایک خوش آئند فیصلہ ہے۔ بالواسطہ ٹیکس کے محاذ پر کولڈ ڈرنکس پر پانچ ایکسائز ڈیوٹی میں اضافہ کیا گیا ہے جب کہ تمباکو مصنوعات پر ایکسائز ڈیوٹی میں گیارہ سے 72 تک کا اضافہ کیا گیا ہے۔

سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق کالے دھن کے سلسلے میں حال ہی میں تشکیل کردہ خصوصی تفتیشی ٹیم (ایس آئی ٹی) کو اس کی انفرااسٹرکچر اور لاجسٹک ضرورتوں کے لئے بجٹ میں 8.93 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ چھوٹی بچت والوں کے لئے کسان وکاس پتر (کے وی وی) کو دوبارہ شروع کیا گیا ہے۔ ان سب کو کالے دھن کو روکنے کے طریقہ کار کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے اور ان میں مزید اضافہ کی گنجائش موجود ہے۔

ٹیکس کا ڈھانچہ

وزیر خزانہ نے اعلان کیا ہے کہ ڈائریکٹ ٹیکس تجاویز کے نتیجے میں 22,200 کروڑ روپے کا مجموعی خسارہ ہوگا جب کہ ان ڈائریکٹ ٹیکس تجاویز کے ذریعہ 7,525 کروڑ روپے حاصل کئے جائیں گے۔ ان ڈائریکٹ ٹیکسیز کے برخلاف جو امیر اور غریب سب کو یکساں طور پر متاثر کرتے ہیں' ڈائریکٹ ٹیکس کا تعلق ٹیکس دہندہ کی ادائیگی کی اہلیت سے ہے لہٰذا اسے ترقی پسند سمجھا جاتا ہے۔ مثالی صورت تو یہ ہوگی کہ ہندوستان جیسے ملک میں ٹیکس کا ڈھانچہ ترقی پسند ہو یعنی انفرادی' افراد کے گروپ' تنظیموں اور کمپنیوں پر ٹیکس ان کی مجموعی دولت اور جائیداد میں ہونے والے اضافہ کی بنیاد پر عائد کیا جانا چاہئے۔

پکٹی اور قیان (2009) نے چین اور ہندوستان میں ٹیکس اصلاحات کا جائزہ لیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ ترقی پسندانہ ٹیکس کا نفاذ عدم مساوات کو قابو میں کرنے کے لئے دستیاب ذرائع میں سے سب سے کم نقصان دہ طریقہ ہے۔

جدول 3 اور نقشہ 4 میں ہندوستان میں (مرکز اور ریاستیں دونوں کے) مجموعی ٹیکس۔ جی ڈی پی ریشیو کو دکھایا گیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان ڈائریکٹ ٹیکسیز جی ڈی پی کا 11.6 ہے جب کہ ڈائریکٹ ٹیکس جی ڈی پی کا صرف 5.7 ہے۔

ہندوستان کے مجموعی ٹیکس۔

ٹیبل 3.

سال	مجموعی ڈائریکٹ ٹیکس جی ڈی پی کا فی صد	مجموعی ان ڈائریکٹ ٹیکس (جی ڈی پی کا فی صد Total Indirect	ٹیکس۔ جی ڈی پی ریشیو (فی صد)
2008-09	5.9	10.5	16.4
2009-10	5.8	9.7	15.5
2010-11	5.8	10.5	16.3
2011-12 (RE)	5.6	10.7	16.4
2012-13 (BE)	5.7	11.6	17.2

نقشہ 4: ہندوستان کے مجموعی ٹیکس۔ جی ڈی پی ریشیو میں ڈائریکٹ ٹیکس بنام ان ڈائریکٹ ٹیکس

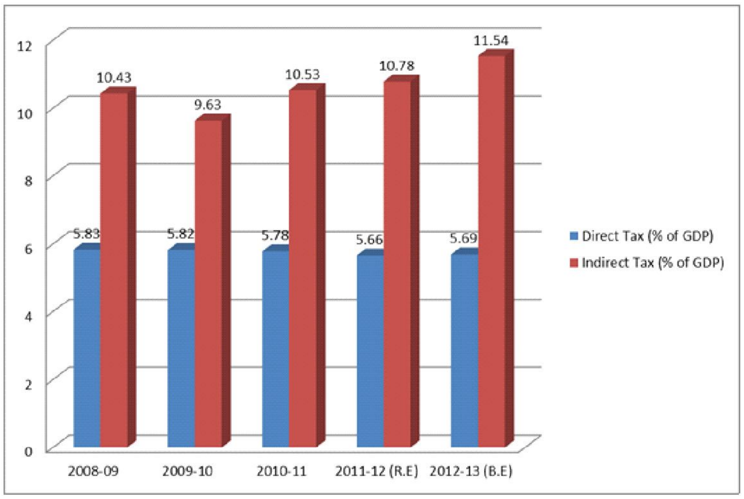

نقشہ۔5

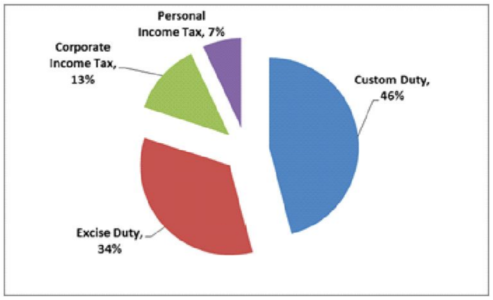

ماخذ: یونین بجٹ 2013-14 وزارت مالیات

جی ڈی پی ریشیو میں ڈائریکٹ ٹیکس بنام ان ڈائریکٹ ٹیکس

ہندوستان میں مجموعی ٹیکس ریونیو میں ڈائریکٹ ٹیکس کا حصہ صرف 37.7 ہے جو جی 20 ممالک کے مقابلے تقریباً 50 نیچے ہے۔ حتی کہ بعض ترقی پذیر ممالک مثلاً جنوبی افریقہ (57.5%)، انڈونیشیا (55.58%) اور روس (41.3%) میں کہیں زیادہ ترقی پذیر ٹیکس ڈھانچہ ہے۔ پراپرٹی ٹیکس (جس میں دولت پر ٹیکس، غیر منقولہ جائیدادوں اور مکانات پر ٹیکس، وراثت اور گفٹ ٹیکس شامل ہے) ملک کے مجموعی ٹیکس ریونیو کا صرف 0.40 ہے جب کہ برکس ممالک میں اس کا اوسط 4.85 اور جی 20 ممالک میں 7.6 ہے۔ اس صورت حال کے مدنظر ہمارے ملک میں پراپرٹی ٹیکس میں اصلاحات سودمند ثابت ہوگا لیکن افسوس کی بات ہے کہ بجٹ میں ہمارے ٹیکس ڈھانچہ میں اس پہلو میں سدھار کے لئے کچھ نہیں کہا گیا ہے۔

ٹیکس چھوٹ

مرکزی حکومت ٹیکس نظام میں ریونیو کے مجموعی حجم میں معمولی گراوٹ دیکھی گئی ہے۔ 2011-12 میں یہ جی ڈی پی کا 5.9 تھا، 2012-13 میں یہ جی ڈی پی کا 5.7 اور 2013-14 میں جی ڈی پی کا 5.0 ہے۔ وزارت خزانہ نے اس بات کو نوٹ کیا ہے کہ آمدنی میں کمی کے لحاظ سے اوپر کی طرف بڑھتا ہوا رجان ہے۔ ان ٹیکس چھوٹ کو ٹیکس مراعات یا مراعات بھی کہا جاتا ہے۔ عام خیال یہ ہے کہ سب سے زیادہ ٹیکس رعایت کارپوریٹ انکم ٹیکس کو ملتی ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے سب سے زیادہ ٹیکس رعایت کسٹم ڈیوٹی پر دی جاتی ہے۔ درج ذیل چارٹ سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے۔

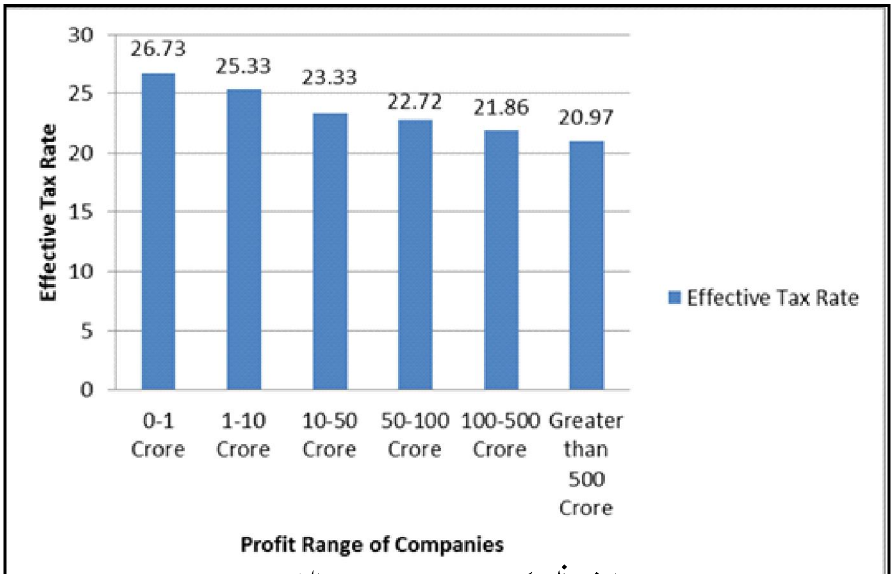

ماخذ: یونین بجٹ 2013-14 وزارت مالیات

یہ رعایتیں یہ بھی واضح کرتی ہیں کہ کم موثر یا حقیقی ٹیکس ریٹ قانون میں نوٹیفائی ٹیکس لازمی ٹیکس کی جگہ ادا کی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر زیادہ منافع کمانے والی کمپنیاں کم منافع کمانے والی کمپنیوں کے مقابلے کم موثر ٹیکس ریٹ ادا کرتی ہیں۔ 30 کی قانونی ٹیکس شرح کے باوجود جو کمپنیاں 500 کروڑ روپے سے زیادہ منافع کماتی ہیں وہ صرف 20.97 موثر ٹیکس ریٹ ادا کرتی ہیں۔ نقشہ 6 میں چھوٹی کمپنیوں کے مقابلے میں بڑی کمپنیوں کے ذریعہ ادا کی جانے والی موثر ٹیکس شرح کی تفصیل دی گئی ہے۔

اس پس منظر میں تمام ٹیکس مراعات اور رعایت پر نظر ثانی کی ضرورت ہے تاکہ یہ پتہ چل سکے کہ ٹھوس اقتصادی اور سماجی وجوہات کی بنا پر کون سے مراعات مبنی بر انصاف ہیں۔ لاگت اور منافع کی بنیاد پر ہر قسم کے مراعات کا تجزیہ کیا جانا چاہئے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ وزارت خزانہ کے ذریعہ ریونیو میں کمی کا اندازہ بعض قیاس کی بنیاد پر لگایا جاتا ہے اور یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ اگر اس طرح کے تمام مراعات کو ختم کردیا جائے تو حقیقی آمدنی جی ڈی پی کا پانچ یا چھ ہوگا۔ اکنامک سروے 2013-14 میں بھی مرکزی حکومت ٹیکس سسٹم میں چھوٹ پر نظر ثانی کی سفارش کی گئی ہے۔

خلاصہ

عام بجٹ 2014-15 میں ٹیکس تجاویز مجموعی طور پر سرمایہ کاروں کے حق میں ہے جس میں ایک مستحکم ٹیکس نظام کے قیام کے لئے ٹیکس تنازعات کے بڑھتے ہوئے معاملات کو حل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ سابقہ ترامیم کو برقرار رکھنا اور بہت زیادہ دولت مندوں پر انکم ٹیکس پر سرچارج عائد کرنا ایک خوش آئند قدم ہے۔ حکومت کو ڈائریکٹ ٹیکس مثلاً جائیداد ٹیکس کے ذریعہ ریونیو بڑھانے پر غور کرنا چاہئے۔ مرکزی حکومت ٹیکس سسٹم (2013-14 میں جی ڈی پی کا 5) میں رعایتوں پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے، اس کی سفارش اکنامک سروے 2013-14 میں بھی کی گئی ہے۔

☆☆☆

ڈاکٹر ہرموئے رائے/ڈاکٹر انل کمار

بنیادی ڈھانچے اور توانائی

کے شعبے کے تعلق سے مرکزی بجٹ 2014-15 کا جائزہ

موجودہ حکومت کے پہلے بجٹ میں پیسے کی کمی سے دوچار بنیادی ڈھانچے کے لئے ایک مستقل بنیاد پر طویل مدتی فنڈس فراہم کرنے کے سلسلے میں رہنمایانہ خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ اس میں بنیادی ڈھانچہ کے لئے سرمایہ کاریوں سے متعلق ٹرسٹ اور غیر منقولہ املاک کے لئے سرمایہ کاری سے متعلق ٹرسٹ (آر ای آئی ٹی) قائم کرنے کی بات کہی گئی ہے۔ عالمی منڈی میں مقابلہ کرنے کے لئے وزارت خزانہ نے ان ٹرسٹوں کے لئے متعدد ٹیکس ترغیبات تجویز کی ہیں جو تیز رفتار سرمایہ کاری کے لئے سازگار اور مضبوط کرنے کے وعدے کے مطابق ہے تاکہ بڑے پیمانے پر ایسے پروجیکٹ تعمیر کئے جاسکیں اور انہیں چلایا جاسکے جو ہندوستان کے لئے انتہائی اہم ہیں۔

ان ٹرسٹوں میں سرمایہ کاری کرنے والے لوگوں کے ساتھ سرمایے کے فائدے کے سلسلے میں وہی سلوک کیا جائے گا' کمپنیوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ مزید برآں بنیادی ڈھانچے کے پروجیکٹوں میں اس ٹرسٹ کی سرمایہ کاری سے سود کی آمدنی قابل ٹیکس نہیں ہوگی اور مذکورہ پروجیکٹوں کے لئے کوئی ٹیکس نہیں دینا ہوگا۔ زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس ٹرسٹ کے ذریعہ وصول کردہ منافع کسی ٹیکس کے بغیر ٹرسٹ کے یونٹ حاملین میں تقسیم کیا جاسکتا ہے نیز یہ کہ آمدنی پیدا کرنے والے بنیادی ڈھانچے کے پروجیکٹوں میں کنٹرول کرنے والا حق حاصل کرسکتا ہے۔

حکومت نے بنیادی ڈھانچے کے لئے سرمایہ کاری سے متعلق ٹرسٹوں اور آر ای آئی ٹی کو ٹیکس سے مستثنیٰ کرنے کی تجویز پیش کرکے اس شعبے پر اپنی توجہ کو بہت صاف طور سے واضح کردیا ہے۔

بجٹ میں 25000 کروڑ روپے کے لئے عبوری بجٹ میں دیئے گئے نشانے سے یک اضافی 5000 کروڑ روپے کے ذریعے دیہی بنیادی ڈھانچے کی ترقی وفروغ سے متعلق فنڈ (آر آئی ڈی ایف) کے سرمایے میں اضافہ کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے' جس سے ملک بھر میں زراعت اور دیہی شعبوں میں بنیادی ڈھانچہ قائم کرنے میں مدد ملے گی۔ اس سے یقیناً دیہی ترقی کی رفتار میں مزید تیزی آئے گی۔

زرعی پیداوار کی زندگی میں اضافہ کرنے کے لئے اور اس طرح کسانوں کی آمدنی پیدا کرنے کی صلاحیت میں اضافہ کرنے کے لئے گوداموں کی سہولت میں اضافہ کرنے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے جو کہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ ملک میں گوداموں کے سائنسی بنیادی ڈھانچے کی دستیابی کی اس فوری ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سہولت کے مزید قیام کی غرض سے 2014-15 کے لئے 5000 کروڑ روپے کی تخصیص کی گئی ہے۔

ہندوستان میں ہوائی اڈوں' بندرگاہوں' شاہراہوں جیسے کچھ بنیادی ڈھانچے میں 900 پروجیکٹوں کے ساتھ جنہیں عالمی طور سے ترقی کے نمونوں کے طور پر دیکھا جاتا ہے' سب سے بڑی پی پی پی مارکیٹ کے طور پر ابھرا ہے۔ ہندوستان میں پی پی پی ڈھانچے کی کمزوریاں اور خامیاں ٹھیکہ جاتی انتظامات میں سخت گیریاں ہیں۔ ٹھیکہ دینے کے زیادہ عمدہ نمونے نیز تنازع کے تیزی سے ازالے کا نظام تیار کرنے کی ضرورت ہے' لہٰذا پی پی پی کو اصل دھارے میں لانے کے سلسلے میں مدد فراہم کرنے کے لئے 3 پیز انڈیا کے نام سے ایک ادارہ 500 کروڑ روپے کے سرمایے سے قائم کیا جائے گا۔

بندرگاہوں کے سولہ نئے پروجیکٹ دیئے جانے کی تجویز ہے' جس کا مقصد بندرگاہوں کے مواقع پیدا کرنے کے لئے اہم ہے۔ ہندوستان کے زیر کنٹرول ٹنوں کے حساب سے بحری جہازوں کی بار برداری کی گنجائش میں اضافہ کی حوصلہ افزائی کرنے کی ایک پالیسی وضع کی جائے گی۔ ٹیوٹی کورن میں بے باہری گودی پروجیکٹ کے پہلے مرحلے کی تیاری کے لئے 11635 کروڑ روپے مختص کئے جائیں گے نیز کانڈلہ اور جے این پی ٹیمیں ایس ای زیڈ بھی قائم کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ہندوستان کی بحری جہازوں کی صنعت کو فروغ دینے کے لئے موجودہ مالی سال میں ایک جامع پالیسی کا بھی اعلان کیا جائے گا۔

ہندوستان کی ایئرپورٹ اتھارٹی یا پی پی پی کے ذریعہ عمل درآمد کرانے کی غرض سے زمرے ایک اور زمرے دو کے شہروں میں نئے ہوائی اڈے شروع کئے جائیں گے۔

سڑکوں سے متعلق شعبے کے لئے وسیع سرمایہ کاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ وزیر خزانہ نے این ایچ اے آر آئی اور ریاستی سڑکوں کے سلسلے میں 37880 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کرنے کی تجویز پیش کی ہے جس میں

مضمون نگار دہرہ دون میں واقع پٹرولیم اور توانائی کے مطالعات کی یونیورسٹی میں اقتصادیات اور بجلی کے انتظام کی تعلیم دیتے ہیں۔

شمالی مشرقی خطے کے لئے 3000 کروڑ روپے بھی شامل ہیں۔ اس مالی سال کے دوران 850 کروڑ کلومیٹر لمبی قومی شاہراہ کی تعمیر کا نشانہ حاصل کیا جائے گا۔ حکومت صنعتی راہداریوں کی تیاری کے متوازی منتخب ایکسپریس وے پر کام بھی شروع کرے گی۔ پروجیکٹ تیار کرنے کے لئے این ایچ اے آئی 500 کروڑ روپے کی رقم مخصوص کرے گی۔

جہاں تک توانائی کے شعبے کا تعلق ہے' کوئلے پر سبز محصول دوگنا کرکے 100 روپے فی ٹن کردیئے جانے کی وجہ سے بجلی کی شرح میں برائے نام طور سے 3.2 پیسے فی یونٹ کا اضافہ ہونے کی توقع ہے۔ بجٹ میں شمسی اور ہوائی بجلی کے ساز وسامان کی اندرون ملک تیاری کو فروغ دینے کے لئے 1000 کروڑ روپے کی رقم اور ٹیکس رعایات کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ان تمام یونٹوں کے سلسلے میں جو 31 مارچ 2017 تک پیداوار' ترسیل اور تقسیم شروع کرتے ہیں' بجلی کمپنیوں کو دفعہ 80ایک اے کے تحت دس سالہ ٹیکس چھوٹ کی توسیع کی صورت میں ایک برقی قوت محرکہ بھی ملی ہے۔ وزیر خزانہ نے راجستھان' گجرات' تامل ناڈو اور لداخ میں نیز جموں وکشمیر میں 4000 میگاواٹ تک کے شمسی بجلی کے پلانٹ لگانے کے لئے 500 کروڑ روپے بھی مختص کئے ہیں۔ 500 کروڑ روپے کی مزید رقم ایک لاکھ شمسی پمپ شروع کرنے کے لئے فراہم کی گئی ہے جس سے بجلی اور ڈیزل کی سبسڈی کی بچت ہوگی۔ ہر ایک پروجیکٹ سے ایک میگاواٹ تک بجلی تیار کرنے کے سلسلے میں شمسی پینل لگانے کی غرض سے ایک سو کروڑ روپے کی رقم خرچ کی جائے گی۔ اندرون ملک اشیا ساز کے فوائد کو یقینی بنانے کے لئے شمسی پینل بنانے کے سلسلے میں استعمال کی جانے والی چادروں' تانبے کے مسطح تاروں وغیرہ پر درآمداتی محصول کم کرکے پانچ فی صد کردیا گیا ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ ہوائی جنریٹروں کے لئے بیئرنگس تیاری کے سلسلے میں کچھ دھاتوں کی درآمدات پر محصول بھی کم کردیا گیا ہے لیکن اندرونی ملک اشیا سازوں کا خیال ہے کہ یہ رعایات بہت کم ہیں نیز بہت تاخیر سے دی گئی ہیں۔ انہیں متعدد ملکوں کی جانب سے اپنا مال ملک میں بھر دیئے جانے کا خطرہ ہے جنہیں بڑے پیمانے پر اخراجات کرنے کی وجہ سے سب سے زیادہ فائدہ ہوگا۔

زیادہ صاف اور زیادہ کارگر حرارتی بجلی کو فروغ دینے کے لئے ''الٹرا۔ ماڈرن سپر کریٹیکل کول سیڈ تھرمل پاور ٹکنالوجی'' کے نام سے ایک نئی اسکیم کے لئے ابتدائی کام کرنے کے سلسلے میں 100 کروڑ روپے کی ابتدائی رقم مختص کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

معیار پر کنٹرول اور ماحولیاتی تحفظ کے سخت نظام سے کوئلے کی اندرون ملک پیداوار میں اضافہ کرنے کے جامع اقدامات کے ذریعے بھی مرکزی بجٹ میں کوئلے کے شعبے کو ایک زبردست فروغ دیا گیا ہے' ان اقدامات میں توڑے ہوئے کوئلے کی فراہمی اور اسے دھونے کے کارخانوں کا قیام بھی شامل ہے۔ وزیر خزانہ نے یہ بھی تجویز کیا ہے کہ اس شعبے میں موجودہ تعطل کو ختم کیا جائے گا نیز بجلی کے ان پلانٹوں کو کافی مقدار میں کوئلہ فراہم کیا جائے گا جو پہلے ہی چالو ہوگئے ہیں یا جو مارچ' 2015 تک چالو ہوجائیں گے تاکہ غیر نافذ سرمایہ کاریوں کو نافذ کیا جائے۔ اس کے علاوہ کوئلے کے رابطوں کو معقول بنانے کا عمل بھی چل رہا ہے جس سے کوئلے کی نقل وحمل میں زیادہ سے زیادہ اضافہ ہوگا نیز بجلی کی لاگت میں کمی آئے گی۔

بجلی کے شعبے میں راجستھان' گجرات' تمل ناڈو اور لداخ میں نیز جموں وکشمیر میں الٹرا میگا شمسی بجلی پروجیکٹ شروع کرنے کی تجویز بھی ہے۔ اس کے لئے 500 کروڑ روپے کی رقم مخصوص کی گئی ہے۔ زرعی شعبے کے لئے ایک لاکھ پمپوں کو سرگرم بنانے کی غرض سے شمسی بجلی سے چلائے جانے والے زرعی پمپ سیٹوں نیز پمپ سے پانی چڑھانے کے اسٹیشنوں کی ایک اسکیم شروع کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ اس مقصد کے لئے 400 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ نہروں کے کناروں پر ایک میگاواٹ کے شمسی پارک بنانے کے لئے 100 کروڑ روپے کی اضافی رقم مخصوص کی گئی ہے۔ ملک بھر میں قابل احیا توانائی کے اخراج میں سہولت بہم پہنچانے کے لئے اس مالی سال میں سبز توانائی راہداری پروجیکٹ پر عمل درآمد کے کام میں تیزی لائی جائے گی۔

اس بجٹ میں کول بیڈ میتھین کی پیداوار اور اس کے ذخائر کی تلاش کے کام میں تیزی لانے کا بھی قصد کیا گیا ہے۔ اس طرح کے میدانوں سے پیداوار میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کرنے کے لئے جدید ٹکنالوجی استعمال کرنے کے امکان کا بھی پتہ لگایا جائے گا۔ اس کے علاوہ پی این جی کے استعمال میں اضافہ کیا جائے گا کیوں کہ تقسیم کرنے کے لئے یہ ایک صاف ستھرا موثر ذریعہ ہیں۔ مل میں اس وقت گیس پائپ لائن کے 1500 کلومیٹر لمبے نظام ہیں۔ ملک میں گیس گرڈ کو مکمل کرنے کے لئے مزید 1500 کلومیٹر لمبی پائپ لائن کی ضرورت ہے۔ بجٹ میں پی پی پی کے مناسب اور موزوں نمونوں کا استعمال کرکے یہ پائپ لائنیں تیار کرنے کی تجویز ہے۔ اس سے ملکی اور درآمد کردہ گیس کے استعمال میں اضافہ کرنے میں مدد ملے گی جو آگے چل کر توانائی کے کسی ایک ذریعے پر انحصار کو کم کرنے میں مفید ہوگا۔

اس بجٹ میں کان کنی کے شعبے میں بھی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے نیز ماحولیاتی تشویشات کو قربان کئے بغیر صنعت کی ضروریات کافی طور سے پوری کرنے کے لئے کان کنی کے پائیدار طریقوں کو فروغ دینے کی بھی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔

بجٹ میں ریاستوں کے لئے مالیے کے بڑے فوائد کا بھی اہتمام کیا گیا ہے کیوں کہ معدنیات پر رائلٹی (معاوضہ) کی شرح پر نظر ثانی کرنے کے سلسلے میں متعدد ریاستی حکومتوں نے درخواست کی تھی۔ رائلٹی پر تین سال کے بعد نظر ثانی کی جاسکتی ہے اور گزشتہ نظر ثانی اگست 2009 میں کی گئی تھی۔ چناں چہ جیسا کہ وزیر خزانہ نے یقین دہانی کرائی ہے' ایک اور نظر ثانی کی جائے گی جو کہ واجب ہے تاکہ ریاستوں ے لئے زیادہ سے زیادہ مالیے کو یقینی بنایا جائے۔

بنیادی ڈھانچے اور توانائی کے شعبے کے لئے مرکزے بجٹ 15-2014 میں ے اعلان کردہ مذکورہ بالا تمام اقدامات نے ہندوستانی معیشت کی طویل مدتی اور مجموعی ترقی کے لئے ان شعبوں کو ایک سمت دی ہے۔

☆☆☆

ناتو بھائی آر وڈھیر، گجرات

کپاس کا پھول توڑنے والی مشین

گجرات کے کچھ مخصوص حصوں میں خشک زمین پر کپاس کی بہتر کھیتی ہوتی ہے لیکن کچھ مخصوص اقسام میں کپاس کا پھول نہیں کھلتا، اس لئے اسے براہ راست طور پر نہیں توڑا جا سکتا۔ کپاس کا بنولہ نکالنا اور کپاس کا پھول توڑنا ایک مشکل کام ہے اور اس میں کافی محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ گجرات میں ضلع سریندر نگر کے ریوڈا کے رہنے والے 40 سالہ کسان ناتو بھائی نے اس کا ایک مستقل حل نکال لیا ہے اور یہ کام ان کی ٹریکٹر سے چلنے والی کپاس کا پھول توڑنے والی مشین کرتی ہے۔ یہ مشین نہ صرف کپاس کا ڈوڈا توڑتی ہے بلکہ خول سے کپاس کو الگ الگ بھی کرتی ہے۔

ناتو بھائی رتو بھائی وڈھیر کا خاندان ان کی ماں، بیوی اور بھائیوں سے بہت پیار ملا۔ بچپن میں انہیں مشینوں کے بارے میں جاننے کا بہت شوق تھا کہ مشینیں کس طرح سے کام کرتی ہیں۔ اس تجسس کی وجہ سے انہوں نے کئی مشینیں خراب کیں۔ اس شوق اور مشینوں کے کام کرنے کے طریقوں کی سمجھ کی وجہ سے انہوں نے کپاس کا پھول توڑنے کی مشین ایجاد کی۔

ہندوستان میں بہت سی دیگر کمیونٹیز کی طرح نرودا راجپوت کمیونٹی میں بچپن کی شادی رائج تھی۔ اسی وجہ سے کم عمری میں ہی ناتو بھائی کی شادی پشپا بین سے ہوگئی۔ ایک سال بعد اسے مہسانہ ضلع میں کاڈی کے بورڈنگ اسکول بھیج دیا گیا جہاں ان کا بیٹا دھرمیندر اس وقت تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اس دوران ان کے بڑے بھائیوں کو ملازمت مل گئی اور وہ گاؤں سے چلے گئے۔ بڑا بھائی ایک کانٹریکٹر ہے اور احمد آباد میں اس کا کاروبار ہے جب کہ اس سے چھوٹا بھائی دسادا میں ایک پرائمری اسکول میں ٹیچر ہے۔ ان کے گاؤں سے جانے کے بعد ان کے والد کو کھیتی کرنے میں دشواری ہونے لگی۔ اس وقت انہوں نے ناتو بھائی سے ان کے ساتھ کام کرنے کو کہا اور ناتو بھائی نے فرماں بردار بیٹے کی طرح ان کی بات مان لی اور پڑھائی چھوڑ دی۔

ان کے والد کا نظریہ یہ تھا کہ تعلیم کا واحد مقصد ملازمت نہیں بلکہ فرد واحد میں ایک اضافی خصوصیت ہے۔ ناتو بھائی کا بھی یہی خیال تھا۔ ناتو بھائی کے والد رتو بھائی گاؤں کے ایک عزت دار فرد تھے اور ان کے پاس 150 ایکڑ سے زائد زمین تھی۔ ناتو بھائی کے مطابق ان کی بہتر ساکھ کی وجہ سے مزدور ان کے وفادار تھے اور وہ ان کے لئے پوری زندگی کام کرتے تھے۔ اس کے لئے زراعت ملازمت سے زیادہ منافع بخش ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے روزی روٹی کے لئے کھیتی کا انتخاب کیا۔ ناتو بھائی نے بتایا کہ اس کی آمدنی اس کے بھائی سے زیادہ ہے جو ٹیچر ہے۔ والد کے انتقال کے بعد آبائی زمین بھائیوں میں تقسیم ہوگئی اور ناتو بھائی کے حصے میں 60 ایکڑ زمین آئی۔ وہ ایک ریئل اسٹیٹ بروکر کے طور پر بھی کام کرتا ہے۔ کھیتی کا سیزن ختم ہونے کے بعد گاؤں کے بیشتر لوگ رام مندر میں بیٹھتے ہیں اور مختلف موضوعات پر بات کرتے ہیں۔ وہ اکثر سال کی فصلوں کی ترتیب کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں۔ ناتو بھائی اس میں سماجی خیالات کے تبادلے کے لئے ایک بہتر پلیٹ فارم کے طور پر حصہ لیتے ہیں۔

کپاس کے پھول توڑنے کی مشین کے وجود میں آنے کی صورت

کپاس وسطی گجرات کے سریندر نگر، احمد آباد اور رندھن پور اضلاع میں پیدا ہونے والی اہم فصلوں میں سے ایک ہے۔ علاقے میں پانی کی قلت اور جغرافیائی ماحول کی وجہ سے کلیان وی۔797 نامی مقامی قسم جسے شنکر کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، اس پٹی میں بڑے پیمانے پر اگائی جاتی ہے۔ ناتو بھائی کے گاؤں ریوڈا میں یہی قسم اگائی جاتی ہے۔ یہ فصل بارش کے پانی سے ہوتی ہے اور اسے تیار ہونے میں تقریباً 9 سے 10 مہینے لگتے ہیں۔ اس کی بوائی مانسون میں ہوتی ہے اور اس کی کٹائی مارچ اور اپریل میں ہوتی ہے۔ فصل تیار ہونے کے بعد کھیتوں سے کپاس نکالنے کے لئے مزدور لگائے جاتے ہیں۔ یہ کافی محنت کا کام ہوتا ہے اور اکثر کسانوں اور ان کا خاندان کھیتوں سے کپاس کا پھول توڑنے کے لئے مزدوروں کے ساتھ کام کرتا ہے۔ چوں کہ پورے علاقے میں کٹائی ایک وقت میں ہی ہوتی ہے۔ اس لئے اس موسم میں مزدوروں کی مانگ بھی بڑھ جاتی ہے۔ گاؤں میں مزدوروں کا ملنا کافی مشکل ہوتا ہے اور اگر کپاس کا پھول بروقت نہیں توڑا گیا تو فصل برباد ہو جاتی ہے۔ مزدور

زیادہ اجرت مانگتے ہیں اور وہ مختصر مدت کے لئے کام کرنے پر تیار نہیں ہوتے۔ اس وقت علاقے میں صنعتیں بھی قائم ہونے لگی ہیں اور بہتر تنخواہ کی وجہ سے مزدور کپاس کے کھیتوں میں کام کرنے کے بجائے وہاں کام کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ جن کسانوں کے پاس چھوٹی یا درمیانی زمینیں ہیں، انہیں زیادہ اجرت دینے یا باہر سے مزدور لانے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چوں کہ سال میں کسانوں کے لئے یہ ایک ہی بار آمدنی کا ذریعہ ہوتی ہے، اس لئے انہیں کسی اور ذرائع سے کپاس کا پھول توڑنا پڑتا ہے۔

ناتو بھائی کے والدین کے پاس 80 ایکڑ زمین تھی۔ ان کے والد پورے کھیت کے لئے مزدوروں کو ملازمت پر رکھنا بہت مشکل کام تھا، اس لئے ناتو بھائی کھیتوں سے کپاس کا پھول توڑنے کے لئے مزدوروں کے ساتھ کام کرتے تھے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ بڑی تعداد میں سنجیدہ مزدوروں کے ہونے کے باوجود اس سیزن میں مزدوروں کی کمی ہوجاتی ہے۔ ایک بار کام کرتے وقت ان کے ذہن میں مشین بنانے کا خیال آیا۔ ناتو بھائی کا کہنا ہے کہ ''میں اپنے والد اور گاؤں کے دیگر لوگوں کی پریشانیاں نہیں دیکھ سکا۔ بہت سی کپاس برباد ہوجاتی تھی۔ مشین سے یقیناً یہ کام آسان ہوجائے گا''۔

ناتو بھائی مشین کے ڈیزائن کے بارے میں سوچ ہی رہے تھے کہ ایک حادثہ میں ان کی بیوی کی موت ہوگئی۔ اس سے انہیں سخت تکلیف پہنچی۔ بعدازاں ان کے گھر والوں نے اس برادری کی ایک بیوہ نابوبین سے ان کی شادی کردی۔ اس نے ناتو بھائی اور ان کے بیٹے دھرمیندر کی دیکھ بھال کی اور کچھ سال بعد ان کے یہاں روینا پیدا ہوئی۔

دریں اثنا ناتو بھائی نے قریب کے ہی گاؤں کے رہنے والے من سکھ پٹیل کے ذریعہ بنائی گئی کپاس نکالنے کی خودساختہ مشین چیتک کے بارے میں سنا جس نے علاقے میں کپاس کی صنعت میں انقلاب برپا کردیا۔ چیتک کے موجود من سکھ پٹیل کی اس سے قبل ہنی بی نیٹ ورک نے جی آئی اے این کے توسط سے مدد کی تھی۔ اس کی کامیابی نے ناتو بھائی کے اس عزم کو مزید پختہ کردیا کہ ایک دن ان کی مشین کپاس کا ڈوڈا توڑے گی۔ اس مشین کے ڈیزائن پر جب کئی سال تک خرچ کرنے کے بعد جب بہتر نتیجہ برآمد نہیں ہوا تو ان کی بیوی نے شکایت شروع کردی۔ ناتو بھائی نے تحقیق پر دس سے بارہ لاکھ روپے خرچ کردیئے۔ اس کی وجہ سے وہ اپنے گھر کی ضرورتوں کی طرف توجہ نہیں دے پائے تھے۔ جب پہلا ماڈل ناکام ہوگیا تو ان کی بیوی نے مشورہ دیا کہ وہ اب اس پر مزید سرمایہ نہ لگائیں۔ وہ چاہتی تھیں کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم اور ان کے مستقبل پر توجہ دیں۔ کبھی کبھی میں گھر سے یہ کہہ کر نکلتا تھا کہ میں کیرانے کی دکان پر تیل لانے جارہا ہوں لیکن میں مشین کے لئے کوئی لوہے کا پرزہ لے کر آجاتا تھا لیکن یہ زیادہ دنوں تک نہیں چل سکا۔ اس نے دس لاکھ سے زائد روپے خرچ کردیئے تھے اور اس کی کوئی ضمانت نہیں تھی کہ وہ کامیاب ہوگا۔ گھر والوں کی تنقید کی وجہ سے اس نے تقریباً تین سال تک مشین پر کام کرنا بند کردیا۔ 2004 میں SRISTI نے اس کی کوشش کے لئے فنڈ فراہم کرنے کا فیصلہ کیا جس سے اس کے اندر دوبارہ امنگ پیدا ہوگئی۔ اس دوران NIF/GIAN نے گرانٹ کی رقم بڑھا کر ایک لاکھ پچاس ہزار کردی۔ اس کے بعد اس نے مشین کو مزید بہتر بنایا۔

ناتو بھائی کے پاس مشین ڈیزائن کرنے کے لئے تکنیکی علم نہیں تھا۔ تاہم وہ بہت زیادہ پرعزم تھے اور وہ کچھ کر کے سیکھنے پر یقین رکھتے تھے۔ ناتو بھائی نے بتایا کہ 'میں اس بات پر یقین رکھتا تھا کہ اگر سنجیدگی سے کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو یقیناً اسے کوئی نہ کوئی راستہ مل جائے گا۔ میں اپنے کھیت میں چار چار گھنٹے بیٹھتا اور یہی سوچتا کہ کس طرح سے کپاس کے ڈوڈے کو ڈنٹھل سے نکالا جاسکتا ہے۔ بعدازاں جب میرے ذہن میں ساری بات واضح ہوگئی تو میں نے خاکہ تیار کیا۔ میں کانٹے اور ڈرل کرنے کا کچھ اوزار لے آیا اور ڈیزائن پر کام کرنا شروع کردیا۔ کھیت میں کام کرنے کے دوران اس نے محسوس کیا کہ ڈنٹھل سے ڈوڈا الگ کرنے کے لئے ایسے آلے کی ضرورت ہے جس میں تھرتھراہٹ ہو۔ اپنے نظریہ کو جانچنے کی غرض سے پودے پر چوٹ لگانے کے لئے اس نے کئی طریقے اختیار کئے۔ بالآخر وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ شاید کئی متحرک چھڑوں سے یہ مقصد پورا ہوجائے۔ رفتہ رفتہ وہ مشین بنانے کے لئے ضروری اوزار جمع کرنے لگے اور انہوں نے ایک نجی ورکشاپ قائم کرلی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ''چوں کہ میری ورکشاپ میں تمام اوزار نہیں تھے، اس لئے میں نے کچھ پرزے جی آئی ڈی

سی کلسٹر میں بنوائے۔ میں نے وہاں کام کرنے والوں کو اپنی ضرورت بتائی‘‘۔

ناتو بھائی نے اپنی مدد کے لئے ایک اسسٹنٹ بھی رکھ لیا۔ ان کا کہنا ہے کہ ’’ساتھ میں کسی کے ہونے سے کام چلتا رہتا ہے۔ جب میں کبھی پھنس جاتا تھا تو میں اس سے مسئلہ پر بات کرسکتا تھا‘‘۔ انہوں نے اپنے دوست یاسین بھائی سے بھی مشورہ اور مدد لی۔ انہیں مشین کو بہتر بنانے میں دوسال لگ گئے۔

کپاس کا ڈوڈا توڑنے والی مشین

کپاس کا دوڈا توڑنے والی مشین خود سے کام کرنے والی ایک بڑے چیمبر کی شکل میں ہے جو پودے سے کپاس کا ڈوڈا الگ کرتی ہے۔ یہ ملک میں عام طور پر اگائی جانے والی کپاس کی اقسام کے لئے موزوں ہے جو بیک وقت نہیں پکتیں۔ یہ مشین سستی بھی ہے۔ ٹریکٹر میں لگی یہ مشین پی ٹی او کے توسط سے کام کرتی ہے اور ہائیڈرالک نظام سے اسے مطلوبہ بلندی تک اٹھایا یا نیچے کیا جاسکتا ہے۔ اسے بہ آسانی ٹریکٹر سے منسلک کیا جاسکتا ہے اور کھیتوں میں لے جایا جاسکتا ہے۔ یہ چار حصوں پر مشتمل ہے جن میں وائبریٹر، Conveyer، Tray، Suction Pupm اور ذخیرہ کرنے کا کیبن شامل ہیں۔ جب وائبریٹر ڈسک گھومتی ہے تو یہ پودے کو تیز جھٹکا دیتی ہے اور کپاس کا ڈوڈا Conveyer میں گرجاتا ہے جو انہیں جمع کرکے مشین کے پیچھے پہنچا دیتا ہے جہاں Suction Pump انہیں ذخیرہ کرنے والے بکس میں ڈال دیتا ہے۔ جب ٹریکٹر آگے کی طرف بڑھتا ہے تو کپاس کے پودے گائڈس کے درمیان آجاتے ہیں جو پودے کو دوڈے توڑنے والی یونٹ کی طرف بڑھا دیتے ہیں۔ کپاس کے ڈوڈے گھومتی ہوئی اسٹار وہیل (ہر دھری پر تین سے چار) سے توڑے جاتے ہیں۔ ڈوڈے توڑنے والے نظام کے نیچے دونوں طرف رولنگ ربر بیلٹ لگائی گئی ہے تاکہ وہ ڈوڈوں کو سکشن پائپس تک پہنچادیں۔ مشین کی کارکردگی اطمینان بخش ہے۔ یہ مشین ڈیزل سے چلتی ہے اور ایک بیگھہ میں ایک لیٹر ایندھن کی ضرورت پڑتی ہے۔ چلانے کے لئے مشین کو کسی اضافی طاقت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسے ٹریکٹر سے منسلک کیا جاسکتا ہے۔ ناتو بھائی کا کہنا ہے کہ ’’عام طور پر ٹریکٹر کو 10 ایچ پی پاور کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس مشین سے منسلک ہونے کے بعد اضافی 5 ایچ پی پاور کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ کام ایک ٹریکٹر چلانے کے لئے ضروری ایندھن سے ہی ہوسکتا ہے‘‘۔

اس مشین کی کارکردگی کا معائنہ آئی آئی ٹی کھڑک پور کے شعبہ زراعت وخوراک نے کیا ہے اور اس وقت شفارشات پر کام جاری ہے۔ اس کے معائنے سے پتہ چلا ہے کہ مارکیٹ میں کپاس کے ڈوڈے توڑنے کی جو مشینیں دستیاب ہیں، ناتو بھائی کی مشین ان سے بہت مختلف ہے اور باور کیا جاتا ہے کہ یہ مقامی ماحول کے عین مطابق ہے۔ این آئی ایف نے ناتو بھائی کے نام سے پیٹنٹ داخل کیا گیا ہے۔

موجودہ ماڈل ان ماڈلوں کے مقابلے سستا ہے جو مارکیٹ میں ہیں۔ اس موضوع پر بات کرتے ہوئے ناتو بھائی بتاتے ہیں کہ مشین کو ٹریکٹر سے منسلک کرکے وہ ایک لیٹر ڈیزل میں ایک گھنٹے میں تین بیگھہ کھیت سے کپاس کے ڈوڈے جمع کرسکتے ہیں جس پر صرف 40 روپے خرچ ہوں گے۔ وہ تقریباً 100 کلوگرام کپاس کے ڈوڈے جمع کرسکتے ہیں جب کہ ہاتھ سے ایک شخص ایک دن میں صرف 100 کلوگرام ڈوڈے توڑسکتا ہے جس پر فی 20 کلوگرام 30 سے 40 روپے خرچ ہوتے ہیں۔ اس طرح سے یہ مشین وقت اور رقم کے لحاظ سے فصل کی کٹائی پر آنے والے اخراجات کو کم کرتی ہے۔ ناتو بھائی کا کہنا ہے کہ ایک مشین کو ٹریکٹر سے منسلک کرنے پر 60 سے 70 ہزار روپے کا خرچ آتا ہے اور کسانوں کے لئے یہ اچھا سودا ہے۔ متمول کسان اپنی مشین رکھ سکتے ہیں۔ باقی کسان ٹریکٹر کی طرح کرائے پر یا مشترکہ طور پر لے سکتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ معمولی سی ترمیم کرکے یہ بی ٹی کپاس کی فصل بھی کاٹ سکتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ’’دماغ میں تو ہے، کرنا پڑے گا‘‘۔

تعاون اور شناخت

ناتو بھائی اور ان کی مشین کو میڈیا، سرکاری افسران نیز عوام کی توجہ حاصل ہوئی ہے۔ 2005 میں اتر گجرات نرودا راجپوت سماج نے مشین بنانے میں ان کی کوششوں کے اعتراف میں انہیں اعزاز سے نوازا تھا۔ 2006 میں ضلع میں سب سے ترقی پسند کسان ہونے کی وجہ سے انہیں سردار پٹیل کرشی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ 2007 میں اپنی اختراعات کے لئے انہوں نے SRISTI سمان حاصل کیا۔ انہوں نے بیساکھ ستھ تیج میں بھی شرکت کی جس میں بارش سے قبل کسانوں کے لئے ایک پروگرام کا اہتمام کیا جاتا ہے تاکہ وہ ایک دوسرے سے مل سکیں۔ ان کے ساتھ تبادلہ خیال کرسکیں اور ایک دوسرے سے سیکھ سکیں۔ انہوں نے گجرات کے وزیر اعلی کے دفتر کے نمائندے دلیپ سنگھانی سے ملاقات کی جہاں کچھ سائنس داں بھی موجود تھے۔ انہوں نے مشین کی کامیابی کی مینوفیکچرنگ پر ریاستی حکومت کی طرف سے سبسڈی کی یقین دہانی کرائی۔ ناتو بھائی نے 2012 میں دوسال میں ملنے والے چھٹے قومی ایوارڈ میں قومی اختراعی فاؤنڈیشن کا گجرات ریاستی ایوارڈ حاصل کیا۔

مالی تنگی کی وجہ سے جب ناتو بھائی کا کام رک گیا تھا تو ایک تنظیم ایس آر آئی ایس ٹی آئی نے ان کی مدد کی۔ یہ تنظیم گجرات میں زمینی سطح پر اختراعات کے لئے کام کرتی ہے۔ اس کے علاوہ GIAN/NIF نے بھی تکنیکی اور مالی اعتبار سے ان کی مدد کی۔ گرانٹ منظور ہونے کے بعد انہوں نے دوہرے ہائیڈرولک گیئر سسٹم کے ذریعہ مشین مزید بہتر بنائی۔ ناتو بھائی کا کہنا ہے کہ گرانٹ کی بیشتر رقم مشین کو جدید بنانے پر خرچ ہوگئی۔

قریبی گاؤوں کے لوگ ناتو بھائی کی ایجاد کردہ کپاس کے ڈوڈے توڑنے والی مشین سے واقف ہیں۔ ان کی برادری کے لوگ ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہیں اور انہوں نے انہیں بہت سے اعزاز واکرام سے نوازا ہے۔ چوں کہ ناتو بھائی کو مالی مشکلات کا سامنا تھا۔ ان کی برادری کے لوگوں نے ان کی مدد کی۔ وہ اپنی عزت

وقار کو قائم رکھنا چاہتے تھے، اس لئے انہوں نے ان سے بڑی شائستگی سے مالی مدد لینے سے منع کر دیا۔ ان کے اختراع کی خبر علاقے میں جیسے ہی پھیلی تو بہت سے لوگوں نے مشین خریدنے میں دلچسپی ظاہر کی۔ گاؤں کے ایک شخص نے کہا کہ ’’یہاں کسانوں کے لئے کپاس نکالنا ایک بڑا مسئلہ ہے اور ہمیں ایک بڑی رقم مزدوروں پر خرچ کرنی پڑتی ہے۔ ہم مشین خرید لیں گے، چاہے وہ تھوڑی مہنگی ہی کیوں نہ ہو کیوں کہ یہ وقت کے ساتھ ساتھ ہمارا پیسہ بچائے گی۔ ان کے گاؤں کے ایک بزرگ شخص نے کہا کہ مشین بنانا کافی مشکل کام ہے، اس میں عزم اور دماغ کی ضرورت ہوتی ہے۔ پورے گاؤں میں صرف ناتو بھائی میں ہی اس طرح کی مشین بنانے کی صلاحیت تھی۔ مشین کے بارے میں بات کرتے ہوئے گاؤں کے ایک اور بزرگ مادے بھائی وڈھیر نے کہا کہ اگر کوئی محنت کرتا ہے تو کام ہو جاتا ہے۔ اس نے مزید کہا کہ جب کٹائی، دولنگ اور چھلکے اتارنے والی مشینیں آ سکتی ہیں تو کپاس کے ڈوڈے توڑنے والی مشین کیوں نہیں؟۔ کامیاب نہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے اور مشین کے لئے ہر کوئی ان کے پاس آئے گا کیوں کہ مانگ زیادہ ہے، ایک طرف سے ناتو بھائی اپنی مشین کے لئے بازار بنا رہے ہیں جو ان کا ایک نیا قدم ہے۔ پورے ضلع میں FERGUSSON ٹریکٹر کے ڈیلر اور سپلائر پرکاش بھائی کے۔ دودھیا نے بتایا کہ لوگ مشین کے لئے ڈیڑھ لاکھ یا اس سے زیادہ خرچ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب کسان ایک تھریشر ڈیڑھ لاکھ روپے خرچ کر سکتے ہیں تو اس کے لئے وہ دو سے ڈیڑھ لاکھ روپے خرچ کر سکتے ہیں کیوں کہ ان کے لئے یہ خوابوں کی مشین ہوگی۔ یہ خرچ مزدوروں پر آنے والے خرچ کی بچت سے پورا ہو جائے گا۔

مستقبل کا منصوبہ

مشین کا ڈیزائن تیار ہو جانے کے بعد ناتو بھائی نے اپنے گاؤں میں ایک کارخانہ قائم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ چوں کہ ان کے پاس کافی زمین ہے اور بجلی کا کوئی مسئلہ نہیں ہے، اس لئے ان کے لئے اپنے گاؤں میں کارخانہ کھولنا آسان ہے۔ وہ اسی مشین میں کپاس کا ذخیرہ کرنے کی جگہ بھی بنانا چاہتے ہیں۔ ناتو بھائی میگنیٹ سے چلنے والی ایک گاڑی بھی بنانے کی خواہش رکھتے ہیں جس کے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ جلد ہی بنائیں گے۔

☆☆☆

یوجنا اب فیس بک پر بھی دستیاب ہے۔

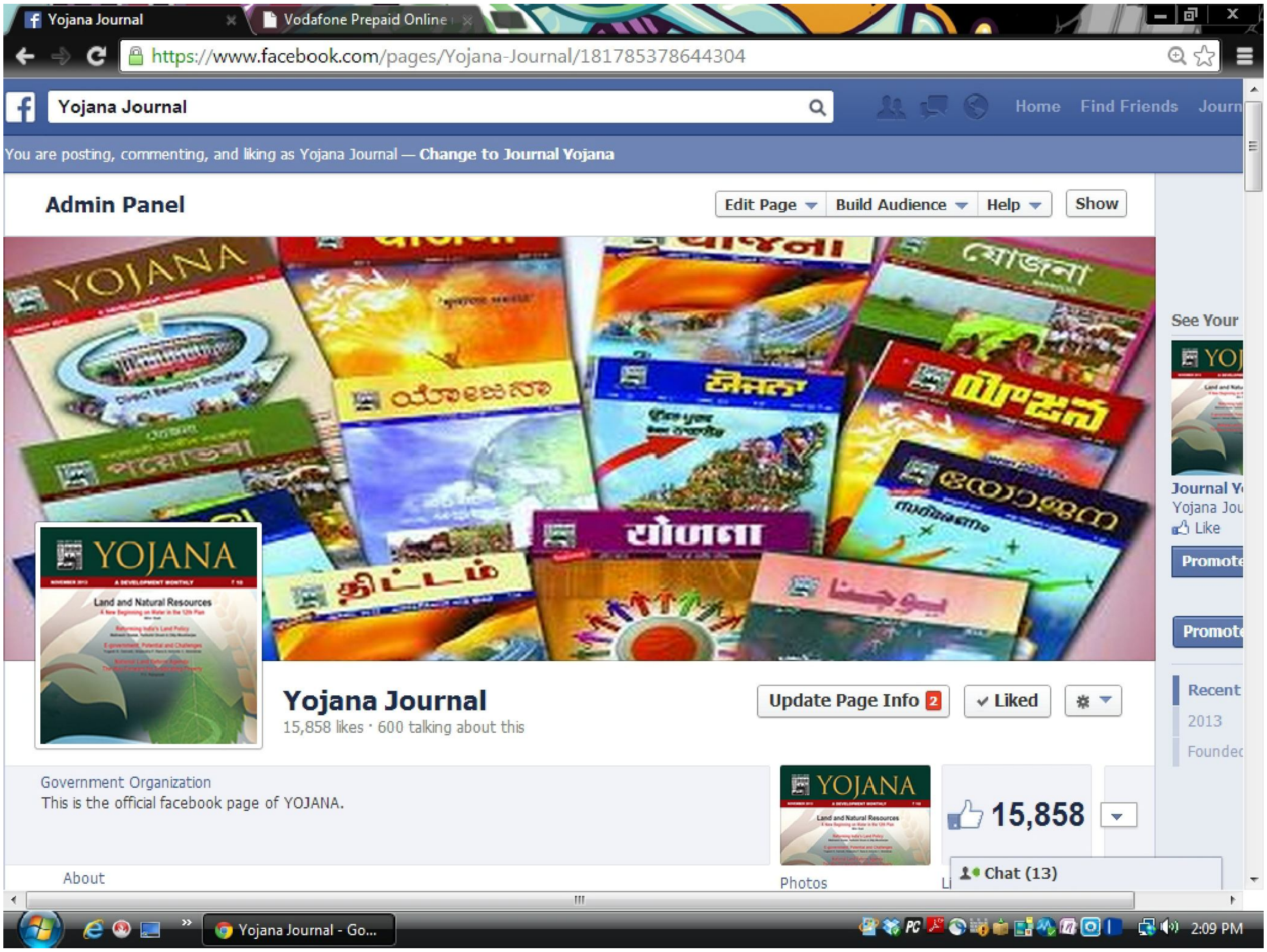

لیکھا چکروتی

عام بجٹ 2014 کے عمومی معاشی عوامل

موجودہ حکومت کو ایک ایسی معیشت وراثت میں ملی ہے جس میں مرکزی سطح پر کم ترقی، زیادہ افراط زر، زیادہ کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ اور بڑے پیمانے پر مالی عدم توازن پایا جاتا ہے۔ 2014-15 کے عام بجٹ میں جس چیز نے میری توجہ اپنی جانب مبذول کی ہے وہ مالی حساب کتاب نہیں بلکہ میکرو اکنامک فریم ورک ہے۔ ہر کوئی بجٹ تقریر میں فسکل - مانیٹری کو آرڈی نیشن کو محسوس کرسکتا ہے اور وزیر خزانہ کی طرف سے ایک ''نئے مالیاتی فریم ورک'' کے اعلان میں یہ بات نظر آتی ہے۔ اس مضمون میں پالیسی اعلانات اور بجٹ میں رقومات کے الاٹمنٹ کے ضمن میں مالی حساب کتاب کے بجائے میکرو اکنامک فریم ورک پر توجہ دی گئی ہے۔

نارتھ بلاک اور منٹو روڈ کے درمیان کے ڈائنامکس ہمیشہ چیلنجنگ رہے ہیں، اور اب تک ہندوستان میں مالیاتی پالیسی کے اوپر مالیاتی غلبہ دیکھا گیا ہے۔ ہندوستان کے لئے 'نئے مالیاتی فریم ورک' کے سلسلے میں وزیر خزانہ کے اعلان کو آر بی آئی کے ان اعلانات کے ساتھ ملا کر پڑھنے کی ضرورت ہے جس میں اس نے افراط زر پر قابو پانے کے لئے 'مرکزی بینک کو زیادہ آزادی' دینے کی بات کہی ہے۔ (ارجت پٹیل کمیٹی رپورٹ)

بجٹ کا میکرو اکنامک فریم ورک موجودہ حکومت کی دو ترجیحات کو واضح کرتا ہے۔ (i) ترقی کا احیاء اور (ii) میکرو اکنامک استحکام۔ یہی دونوں معاملے کو متعین کرتے ہیں۔ عام بجٹ نے اسی کے ساتھ تسلسل اور تبدیلی کو بھی یقینی بنایا ہے۔ بجٹ میں 'تسلسل' کا عنصر قومی مفادات بالخصوص سابقہ حکومت کے مالی استحکام کے مسئلے کو حل کرنے میں دو طرفہ اپروچ کو یقینی بناتا ہے۔ لیکن بجٹ میں نئے مالیاتی فریم ورک کے حوالے سے جن 'تبدیلیوں' کا مشورہ دیا گیا ہے وہ قدرے پریشان کن ہیں۔

Lekha.chakraborty@nipfp.org.in

۱۔ مالی استحکام

ترقی کا احیاء اور مالی استحکام میں تصادم اور سودے بازی شامل ہوتے ہیں۔ وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر میں مالی دوراندیشی کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ انہوں نے بڑی ایمانداری سے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ موجودہ مالی سال میں جی ڈی پی کے 4.1 فی صد مالی خسارہ کو قابو میں رکھنا حکومت کے لئے سب سے بڑا چیلنج ہوگا۔ بجٹ نے درمیانی لحاظ سے مالی استحکام کا راستہ متعین کیا ہے، جس کا مقصد 2015-16 میں مالی خسارہ کو کم کرکے 3.6 فی صد تک اور 2016-17 تک تین فی صد تک لانا ہے۔

گوکہ اقتصادی سروے میں اس بات کو اجاگر کیا گیا ہے کہ ''ہندوستان کو ایک تیز مالیاتی درستگی، ایک نئے فسکل ریسپانسبلیٹی اور بجٹ منیجمنٹ (ایف آر بی ایم) کی ضرورت ہے''، تاہم بجٹ میں مالی خسارہ سے نمٹنے کے لئے جی ڈی پی کا تین فی صد نشانہ مقرر کرنے کے علاوہ کوئی واضح بات نہیں کہی گئی ہے۔ لیکن مالی استحکام کے بارے میں مبہم انداز میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ نشانہ اخراجات میں تخفیف سے زیادہ ریونیو میں اضافہ کے ذریعہ حاصل کیا جائے گا۔ یہ ایک خوش آئند تبدیلی ہے۔ لیکن جہاں تک خسارہ کے نشانے کی بات ہے تو سابقہ عبوری بجٹ کے مقابلے میں موجودہ بجٹ میں کوئی زیادہ تبدیلی نہیں ہے۔ (جدول 1)

خسارہ کے یہ نشانے ستمبر 2012 میں اپنائے گئے نئے ایف آر بی ایم ضابطوں کے مطابق ہیں۔ نئے ایف آر بی ایم میں کہا گیا ہے کہ موثر ریونیو خسارہ کو 2015-16 تک ختم کردیا جائے گا اور اس مدت کے اندر ریونیو خسارہ کو جی ڈی پی کے ذیلی دو فی صد تک کنٹرول کرلیا جائے گا۔

گوکہ موجودہ بجٹ میں نشانوں کو وہی رکھا گیا لیکن مالی استحکام کا طریقہ دوسرا اختیار کیا گیا ہے۔ مالی استحکام کو اس امید کی بنیاد پر رکھا گیا ہے کہ اس وقت نان ٹیکس ریونیو جو جی ڈی پی کا 1.4 فی صد ہے اسے 2014-15 میں جی ڈی پی کا 1.7 فی صد تک بڑھایا جاسکے گا۔ مالیگم پینل کی سفارشات پر عمل کرنے کی وجہ سے آر بی آئی سے ڈیویڈنڈ کے کھاتے میں نان ٹیکس ریونیو میں اضافہ ہونے کی توقع ہے۔ امید ہے کہ 2013-14 میں 33,000 کروڑ روپے کے مقابلے 2014-15 میں حکومت کو 46,000 کروڑ روپے ڈیویڈنڈ کے طور پر حاصل ہوگا۔

نان کیپٹل آمدنی کے ذریعہ بھی ریونیو میں اضافہ

کی توقع ہے۔حکومت نے عبوری بجٹ کے 36,925 کروڑ روپے کے مقابلے میں سرمایہ کشی کے نشانہ کو بڑھا کر عام بجٹ میں 43,425 کروڑ روپے کردیا ہے۔ اسی کے ساتھ اس بات کا بھی اندازہ ہے کہ غیر سرکاری کمپنیوں میں حکومت کی سرمایہ کشی کی حصہ داری 15000 کروڑ روپے برقرار رہے گی۔

مالیاتی استحکام کے تجزیاتی فریم ورک کا جو خاکہ وزیر خزانہ نے پیش کیا ہے وہ سابقہ فریم ورک سے مختلف ہے۔وزیر خزانہ نے ان مقبول عام نو کلاسیکی فریم ورک' جو پرائیوٹ سرمایہ کاری یا شرح سود میں اضافہ کے امکانات کو ختم کردیتے ہیں' پر توجہ نہیں دی ہے۔شواہد بتاتے ہیں کہ مالی خسارہ شرح سود میں اضافہ نہیں کرتے یا پرائیوٹ سرمایہ کاری کی راہ مسدود نہیں کرتے (چکرورتی 2002,2007 2008 ,' چکرورتی او رچکرورتی 2006 'ونود 2014)اور مالی پالیسی اورآوٹ پٹ کے درمیان رابطہ کے سلسلے میں ایک دوسری بحث کو ثابت کرتے ہیں۔ 2014 کے عام بجٹ میں انہوں نے جس بات پر زور دیا ہے وہ ہے مالی استحکام کا فریم ورک ایک بین نسلی قرض کا بوجھ ہے یعنی آج کا قرض اگلی نسل کے ٹیکس کا بوجھ بنے گا۔یہ اس لحاظ سے متاثر کن ہے کہ حکومت نے خسارہ کو پیداواری مقاصد بشمول انفرااسٹرکچر میں سرمایہ کاری کے لئے استعمال کیا ہے' جو پرائیوٹ کارپوریٹ سرمایہ کاری کو باہر نکالنے کے بجائے انہیں اندر لائے گا۔بہر حال وہ جس فریم ورک کا بھی استعمال کریں' انہوں نے مالی خسارہ میں کمی پر زور دیا ہے اور اس ضمن میں بلا سوچے سمجھے کئے جانے والے عوامی مقبولیت والے اعلانات میں کمی کی ہے۔

۲۔ نیا مالیاتی پالیسی فریم ورک

اگر دلیل کے لحاظ سے ہی بات کریں تب بھی ہم دیکھتے ہیں کہ افراط زر میکرواکنامک استحکام اور ترقی حاصل کرنے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے' اس لئے یہ سوال اپنی جگہ برقرار رہتا ہے۔کیا افراط زر ہندوستان میں واقعی ایک مالیاتی عمل ہے؟ اس ضمن میں دونوں طرح کے دلائل موجود ہیں۔ایسے دلائل بھی ہیں کہ مالیاتی صورت حال کے ساتھ ساتھ سپلائی کی صورت حال بھی افراط زر کا تعین کرتی ہے۔عام بجٹ 15-2014 میں زراعت میں قیمتوں کے اتار چڑھاو سے نمٹنے کی ضرورت کی نشاندہی کی گئی ہے اور اس کے لئے 500 کروڑ روپے کا ایک پرائس اسٹیبلائزیشن فنڈ قائم کیا گیا ہے۔لیکن عراق کی جنگ اور خراب مانسون کے مدنظر بجٹ میں افراط زر مینجمنٹ کو مزید واضح طور پر پیش کرنے کی ضرورت تھی۔لیکن وزیر خزانہ نے ایک نئے مالیاتی فریم ورک کی ضرورت پر زور دیا' جو سابقہ بجٹوں کے مقابلے میں نئی بات ہے۔

ہندوستان میں ہم مالیاتی پالیسی غلبہ کے عادی ہوچکے ہیں اور بجٹ پالیسی سازوں کو پہل کرنے کا فائدہ ہمیشہ ملتا رہا ہے۔میں یہاں مالیاتی غلبہ کی طرف جو اشارہ کررہا ہوں وہ نوٹ چھاپ کر خسارہ کو بڑھانے کی بات نہیں ہے۔ہم چند دہائی قبل ہی اس سے نکل چکے ہیں۔میں یہاں جس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ ہے ایک نیا میکرواکنامک اتفاق رائے۔یعنی افراط زر سے نمٹنے کے لئے مرکزی بینک کو زیادہ آزادی فراہم کی جائے۔اگر ایسا ہے تو موجودہ بجٹ کا فریم ورک تشویش پیدا کرتا ہے۔کیا یہ حقیقتاً ایک نئی میکرواکنامک پالیسی اتفاق رائے ہے؟

اس حقیقت کے مدنظر کہ گذشتہ دہائی کے دوران ہندوستان میں افراط زر کی شرح جی۔20 ملکوں میں سب سے زیادہ رہی ہے' افراط زر پر قابو پانے پر توجہ دینا ناگزیر ہے کیوں کہ اس کے منفی اثرات سے حالات مزید خراب ہوسکتے ہیں (آر بی آئی رپورٹ 2014)۔لیکن اب جب کہ عالمی مالی بحران کے بعد اس بات پر اتفاق رائے میں اضافہ ہورہا ہے کہ مرکزی بینکوں کو صرف قیمتوں کو مستحکم رکھنے کے اپنے رول کے بجائے آگے بڑھ کر ہمہ جہت رول ادا کرنا چاہئے' ارجت پٹیل کی رپورٹ میں ہندوستانمیں افراط زر کی طرف آگے بڑھنے کی نشاندہی کی گئی ہے۔یہ رپورٹ بہر حال نئی حکومت کے لئے مرکزی بینک اور حکومت کے درمیان لچک اور رابطہ کی سطح کے حوالے سے تشویش پیدا کرتی ہے۔

افراط زر پر قابو پانے کے سلسلے میں مرکزی بینک کے آزادانہ رول کی جس بحث کا دوبارہ آغاز ہوا ہے اس کی جڑیں ان تین رپورٹوں میں دیکھی جاسکتی ہیں' جو پرسی مستری رپورٹ 2007' رگھورام راجن رپورٹ 2009 اور فائنانشیل سیکٹر لیجیس لیٹیو ریفارم کمیشن رپورٹ 2013 کے نام سے مشہور ہیں۔ان تینوں رپورٹوں میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ قیمتوں کے

جدول1: خسارہ کا نشانہ

	2013-14		2014-15		2015-16		2016-17	
	RE		RE		نشانہ		نشانہ	
جی ڈی پی کا%	عبوری بجٹ	عام بجٹ	عبوری بجٹ	عام بجٹ	عبوری بجٹ	عام بجٹ	عبوری بجٹ	عام بجٹ
موثر ریونیو خسارہ	2.2	2.0	1.8	1.6	0.0	0.0	0.0	0.0
ریونیو خسارہ	3.3	3.3	3.0	2.9	2.0	2.2	1.5	1.6
مالی خسارہ	4.6	4.6	4.1	4.1	3.6	3.6	3.0	3.0

ذریعہ: حکومت ہند (2013,2014)' بجٹ دستاویزات' وزارت خزانہ

استحکام کے سلسلے میں پالیسی بحث ہندوستان میں مرکزی بینک کا بنیادی مقصد ہے اور مالیاتی پالیسی فریم ورک کے لحاظ سے ارجت پٹیل رپورٹ بھی اس کی تائید کرتی ہے۔ مالیاتی پالیسی فریم ورک میں یہ رجحان افراط زر پر قابو پانے کے حوالے سے نئی حکومت کی پالیسی کے لئے باعث تشویش ہے۔

نئے کینی سیئن میکرواکنامک کو اب ہم نیا متفقہ میکرواکنامکس (این سی ایم) کہتے ہیں۔ این سی ایم کے ضابطہ کار افراط زر پر قابو پانے کے لئے خاص طور پر اہم ہیں۔ این سی ایم کے مطابق قیمتوں کے استحکام کو مالیاتی پالیسی کے ذریعہ حاصل کیا جاسکتا ہے کیوں کہ افراط زر ایک مالیاتی عمل ہے اور اسے صرف شرح سود میں تبدیلی کرکے کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ یہ ہندوستان جیسے ترقی پذیر ممالک کے پس منظر میں متنازع ہے کیوں کہ یہاں افراط زر صرف مالیاتی عمل نہیں ہے۔ ہندوستان کے پس منظر میں افراط زر پر قابو پانے کا یہ نظریاتی فریم ورک تشویش پیدا کرتا ہے اور وزیر خزانہ کی طرف سے نئے مالیاتی فریم ورک کی توثیق کے بعد تشویش میں اضافہ ہوگیا ہے۔

۳۔ اقتصادی ترقی کا احیاء

اقتصادی ترقی میں گراوٹ کو عالمی اقتصادی کساد بازاری کا سبب قرار دیا جاتا ہے۔ حکومت ہند بہرحال اس بات پر مصر رہی ہے کہ اس میں گراوٹ کے باوجود یہ بقیہ ابھرتی ہوئی معیشتوں سے زیادہ بہتر رہی ہے۔ تاہم بعض دیگر ماہرین اس گراوٹ کے لئے ''پالیسی فالج'' کو سبب قرار دیتے ہیں۔ عام بجٹ 2014 میں ترقی کے احیاء کے لئے کئی اقدامات کئے گئے ہیں جن میں انفرااسٹرکچر پروجیکٹوں کو تقویت' کان کنی کے ضابطوں پر نظر ثانی' جی ایس ٹی اور بنیادی سیکٹر میں ایف ڈی آئی اصلاحات کو تیز کرنا شامل ہیں۔ مالیاتی سیکٹر اصلاحات اور مالیاتی شمولیت بھی اقتصادی ترقی کے احیاء کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

۴۔ حکومت کے ادارے اور سائز

حالیہ برسوں میں ادارے' ترقی کا عمل اور ممالک اقتصادی ترقیاتی نشانوں کو حاصل کرنے میں ایک دوسرے سے اتنے مختلف کیوں ہیں کا مطالعہ کرنے والے ماہرین معاشیات کی توجہ کا مرکز رہے ہیں۔ (نیلسن 2008' ایس موگلو اور رابنسن 2012)۔ ادارے حقیقت میں ہیں کیا؟ نارتھ (1991) کے مطابق '' ادارے کسی سماج میں کھیل کا اصول ہیں' یا زیادہ واضح لفظوں میں انسانوں کے پیدا کردہ رکاوٹیں ہیں جو انسانی روابط کی صورت گری کرتے ہیں''۔ نئی حکومت کی زیادہ توجہ ''کم حکومت'' اور زیادہ حکمرانی پر ہے۔ یہ حکمرانی بھی مارکیٹ رخی ہونی چاہئے۔ عام بجٹ میں ایکس پینڈیچر ریفارم کمیشن کی تقرری کا اعلان کیا گیا ہے جو ایک ٹھوس اور خوش آئند قدم ہے۔ لیکن اخراجات حکومت ہند کے صرف چند محکموں تک مرکوز ہے۔ عام بجٹ 2014 کے مطابق سرکاری خرچ کا تقریباً اسی فی صد صرف دس محکموں تک محدود ہے (جدول 2)۔

خلاصہ

اقتصادی ترقی میں تیزی سے گراوٹ آئی ہے۔ ترقی کے احیاء کے لئے پالیسی ترجیحات نئی حکومت کا سب سے اہم بڑا ایجنڈا ہے۔ عام بجٹ 2014 میں کن پالیسی ترجیحات کا ذکر کیا گیا ہے؟ اس میں تسلسل اور تبدیلی ہے۔ تبدیلی کا تعلق افراط زر پر قابو پانے کے لئے نئی میکرواکنامک اتفاق رائے سے ہے۔ وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر میں ایک نئے مالیاتی فریم ورک کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ وزیر خزانہ کے اس اعلان کو مرکزی بینک کے لئے آزادی دینے اور ضابطہ پر مبنی مالیاتی پالیسی کے سلسلے میں ارجت پٹیل کی سفارشات کے ساتھ دیکھنے کی ضرورت ہے۔ میکرواکنامک پالیسیوں کے سلسلے میں ہندوستان میں ایک نئے اتفاق رائے کو تقویت مل رہی ہے۔ عام بجٹ نے 'پالیسی فالج' سے متعلق امور کو حل کرنے کے لئے ایک وسیع راستہ متعین کیا ہے جس میں انفرااسٹرکچر سرمایہ کاری' ٹیکس اصلاحات' خراب سبسڈی پر لگام لگانا اور حکمرانی سے متعلق اصلاحات شامل ہیں۔ گوکہ مالیاتی غلبہ کے احیاء کو بڑے پیمانے پر تسلیم کیا گیا ہے' بجٹ 2014 کے بعد ہندوستان میں افراط زر کو قابو میں رکھنے اور مرکزی بینک کو آزادی دینے کے سلسلے میں اتفاق رائے پیدا کرنے کے لئے ایک نئی بحث کا آغاز بھی ہوگیا ہے۔

☆☆☆

جدول 2: محکموں میں اخراجات کا بجٹ

	مجموعی اخراجات	1794892
وزارت خزانہ	640404.2	35.68
وزارت دفاع	285202.9	15.89
وزارت صارفین امور خوراک	115952.6	6.46
وزارت دیہی ترقی	83852.46	4.67
وزارت فروغ انسانی وسائل	82771.1	4.61
وزارت کیمیکلس اور فرٹیلائزر	73618.55	4.10
وزارت داخلہ	65745.28	3.66
وزارت پٹرولیم اور قدرتی گیس	63543	3.54
وزارت صحت وخاندانی بہبود	39237.82	2.19
وزارت سڑک ٹرانسپورٹ اور شاہراہ	34345.2	1.91

ذرائع: حکومت ہند (2014) عام بجٹ دستاویزات

رضوان عباس

عام بجٹ، 15-2014: ایک نظر میں

مرکزی حکومت نے عام جو عام بجٹ پیش کیا ہے' اس کا لوگوں کو شدت سے انتظار تھا۔ ہر شخص یہ بات جاننے کے لئے بیقرار تھا کہ نئی حکومت جسے بے مثال کامیابی ملی ہے' وہ آخر کیسا بجٹ پیش کرتی ہے۔ قارئین کی معلومات کے لئے یہاں بجٹ کے کچھ اہم نکات پیش کئے جا رہے ہیں۔

وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے رواں مالی سال کے لئے مالی خسارہ 4 اعشاریہ 1 فیصد تک محدود رکھنے اور اسے بالترتیب 16-2015 اور 17-2016 کے لئے مزید 3 اعشاریہ 6 فیصد اور 3 فیصد کم کرنے کا نشانہ رکھا ہے۔ آج لوک سبھا میں اپنی پہلی بجٹ تقریر میں اس کا اعلان کرتے ہوئے وزیر خزانہ جناب جیٹلی نے کہا کہ مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کی کم شرح ترقی کے دو سال، رکی ہوئی صنعتی شرح ترقی، زیادہ سبسڈی بوجھ اور ٹیکس میں اضافہ کی ہمت افزائی کے نہ ہونے کا خیال کرتے ہوئے اس طرح کے اہداف مناسب نہیں ہیں۔

وزیر خزانہ نے کہا کہ عراق میں بحران تیل کی قیمتوں پر اثر ڈال رہا ہے۔ مانسون کی آمد کے بارے میں پیش گوئی نہیں کی جا سکتی اور کالے دھن کے مسئلے سے بھی پوری طرح نمٹا جانا ہے۔ وزیر خزانہ نے مزید کہا کہ ان ناموافق صورتِ حال کے پیش نظر حکومت کچھ جرأت مندانہ اقدامات کرے گی تا کہ معاشی سرگرمی کو بڑھایا جا سکے اور معیشت کو زیادہ شرح ترقی والی بنائی جا سکے۔

حکومت ایک اخراجات بندوبست کمیشن (ای ایم سی) تشکیل دے گی۔ لوک سبھا میں اپنی پہلی بجٹ تقریر میں وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے کہا کہ ای ایم سی حکومت کے ذریعے اخراجات سے متعلق کی جانے والی اصلاحات کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لے گا۔ جناب جیٹلی نے کہا کہ حکومت 'کم از کم حکومت زیادہ سے زیادہ حکمرانی' کے اصول کے تئیں پابند عہد ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے زیادہ سے زیادہ نتائج حاصل کرنے کے لئے سرکاری اخراجات کے لئے مختص کی گئی رقوم اور اس کی عملیاتی کارکردگی کے جائزے کا وقت آ چکا ہے۔

اخراجات بندوبست کمیشن اپنی عبوری رپورٹ اس مالی سال کے اندر پیش کر دے گا۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ ان کی تجویز ہے کہ سبسڈی نظام کا پورے طور پر جائزہ لیا جائے جس میں غذائی اور پیٹرولیم سے متعلق سبسیڈیز شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کی تجویز ہے کہ سبسڈی کو اور زیادہ نشانہ بند بنایا جائے تا کہ حاشیے پر کھڑے افراد، غریبوں اور درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والوں کو پورا تحفظ دستیاب کرایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ یوریا سے متعلق ایک نئی پالیسی بھی تشکیل دی جائے گی۔

لوک سبھا میں اپنی پہلی بجٹ تقریر میں وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے کہا کہ ای ایم سی حکومت کے ذریعے اخراجات سے متعلق کی جانے والی اصلاحات کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لے گا۔ جناب جیٹلی نے کہا کہ حکومت 'کم از کم حکومت زیادہ سے زیادہ حکمرانی' کے اصول کے تئیں پابند عہد ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے زیادہ سے زیادہ نتائج حاصل کرنے کے لئے سرکاری اخراجات کے لئے مختص کی گئی رقوم اور اس کی عملیاتی کارکردگی کے جائزے کا وقت آ چکا ہے۔

اخراجات بندوبست کمیشن اپنی عبوری رپورٹ اس مالی سال کے اندر پیش کر دے گا۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ ان کی تجویز ہے کہ سبسڈی نظام کا پورے طور پر جائزہ لیا جائے جس میں غذائی اور پیٹرولیم سے متعلق سبسیڈیز شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کی تجویز ہے کہ سبسڈی کو اور زیادہ نشانہ بند بنایا جائے تا کہ حاشیے پر کھڑے افراد، غریبوں اور درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والوں کو پورا تحفظ دستیاب کرایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ یوریا سے متعلق ایک نئی پالیسی بھی تشکیل دی جائے گی۔

وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے 100 اسمارٹ شہروں کے قیام کیلئے رواں مالی سال میں 7060 کروڑ روپے فراہم کرانے کی تجویز پیش کی ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ وزیر اعظم نے بڑے شہروں کے سیٹلائٹ شہروں کے طور پر 100 اسمارٹ شہروں کے قیام اور پہلے سے موجود درمیانے شہروں کی جدید کاری کا خیال پیش کیا ہے۔

وزیر خزانہ نے کہا کہ ترقی کے ساتھ لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اور دیہی علاقوں سے شہروں کی جانب لوگوں کی نقل مکانی بڑھ رہی ہے۔ نئے شہروں کا قیام لوگوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو اپنے یہاں جگہ دیں گے ورنہ پرانے شہر جلد ہی رہنے کے قابل نہیں رہ جائیں گے۔

وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے گنگا بچانے کے جامع مشن 'نمامی گنگا' کے قیام کی تجویز پیش کی ہے۔ وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے پارلیمنٹ میں اپنی پہلی بجٹ تقریر میں کہا کہ رواں بجٹ میں اس مشن کے لئے 2037 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ جناب جیٹلی نے کہا کہ یہ مشن اس وجہ سے شروع کیا جا رہا ہے کہ گنگا کو بچانے اور اس کی حالت کو سدھارنے کیلئے کافی رقم خرچ کی جا چکی ہے لیکن تمام متعلقہ افراد اور اداروں کے تال میل کے ساتھ کام نہ

ہاؤس نمبر 81/2، اسٹریٹ نمبر 37 ذاکر نگر، جامعہ نگر، نئی دہلی

کر پانے کی وجہ سے ان کوششوں کے خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہوئے ہیں۔وزیر خزانہ نے مزید کہا کہ گنگا ندی کو بچانے کیلئے غیر مقیم ہندوستانیوں کے جذبے کو دیکھتے ہوئے گنگا کیلئے ایک این آر آئی فنڈ قائم کیا جائے گا جس کے ذریعہ خصوصی پروجیکٹوں کی مالی ضروریات کو پورا کیا جائے گا۔

ندیوں کے گھاٹ چونکہ ہماری مالا مال تاریخی وراثت کے مقامات بھی ہیں اور ان میں سے کئی مقامات مقدس بھی سمجھے جاتے ہیں اس لئے وزیر خزانہ نے رواں مالی سال میں کیدارناتھ، ہری دوار، کانپور، وارانسی، الہ آباد، پٹنہ اور دہلی میں دریا کے کناروں کو خوبصورت بنانے اور گھاٹ کی ترقی کیلئے 100 کروڑ روپے کی رقم بھی مختص کی ہے۔اس بجٹ میں پہلی بار ملک بھر کی ندیوں کو جوڑنے کی کوشش بھی کی گئی ہے۔ وزیر خزانہ نے اس سلسلے میں سنجیدہ اقدام کے طور پر تفصیلی پروجیکٹ رپورٹ تیار کرنے کے کام میں تیزی لانے کیلئے رواں بجٹ میں 100 کروڑ روپے کی رقم مختص کی ہے۔

حکومت نے کہا ہے کہ وہ درجہ فہرست ذاتوں اور قبائل کی فلاح و بہبود کے تئیں پر عزم ہے اور اس سال ایس سی منصوبے کے تحت 50,548 کروڑ روپے اور اور پی ایس پی کے تحت 32,387 کروڑ روپے کی تجویز ہے۔مرکزی وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے لوک سبھا میں اپنا پہلا بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ درجہ فہرست ذاتوں کے ان نوجوان صنعت کاروں کے لئے قرض بڑھانے کی سہولت فراہم کرنے کے لئے آئی ایف سی آئی کے ذریعہ ایک اسکیم چالو کی جائے گی جو نئے متوسط طبقے کا حصہ بننے کے خواہش مند ہیں۔ یہ قرض دو سو کروڑ روپے کا ہوگا۔قبائلیوں کی فلاح و بہبود کے لئے بن بندھو کلیان یوجنا شروع کی جارہی ہے جس کے لئے ابتدا میں سو کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جناب ارون جیٹلی نے مدرسوں کی جدید کاری کے لئے ایک سو کروڑ روپے کا بھی اعلان کیا۔ جناب ارون جیٹلی نے کہا کہ این ڈی اے حکومت نے سینئر سٹیزن کے لئے ایک پنشن کی اسکیم کے طور پر وریشٹھا پنشن بیما یوجنا شروع کی تھی اس اسکیم کے تحت تین لاکھ سولہ ہزار سینئر سٹیزن فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

براہِ راست تبادلوں میں 2012 کی ترمیمات سے پیدا ہونے والے تازہ معاملات کی جانچ ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی کے ذریعے کی جائے گی اور یہ کمیٹی ان معاملات میں کوئی کارروائی کئے جانے سے پہلے سی بی ڈی ٹی کے ذریعے تشکیل دی جائے گی۔آج لوک سبھا میں اپنی بجٹ تقریر میں اس کا اعلان کرتے ہوئے وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے کہا کہ حکومت ایک ایسا مستحکم ٹیکس نظام فراہم کرنے کیلئے عہد بستہ ہے جس کے بارے میں پہلے سے اندازہ لگایا جاسکتا ہو اور جو سرمایہ کاروں اور ترقی میں اضافے کیلئے بہتر ہو۔وزیر خزانہ نے امید ظاہر کی کہ ہندوستان اور بیرونِ ممالک میں سرمایہ کار برادری حکومت کی پیش کردہ پوزیشن پر اعتماد کا اظہار کرے گی اور ہندوستان کی ترقی میں نئے جوش وخروش کے ساتھ شرکت کرے گی۔ 2014-15 کے عام بجٹ میں مخصوص موضوعات کے ساتھ پانچ سیاحتی سرکٹس قائم کرنے کی تجویز ہے،جس کے لئے رواں مالی سال میں پانچ سو کروڑ کی رقم مختص کی گئی ہے۔آج پارلیمنٹ میں اپنی پہلی بجٹ تقریر میں وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے کہا کہ ہندوستان کی مالا مال ثقافتی ، تاریخی ، مذہبی اور قدرتی وراثت سیاحت کی ترقی کے لئے ایک زبردست گنجائش فراہم کرتی ہے اور یہ صنعت کے طور پر روزگار پیدا کرنے کی بھی زبردست گنجائش فراہم کرتی ہے ۔ انہوں نے مزید کہا کہ سارناتھ - گیا- وارانسی بودھ سرکٹ عالمی درجہ کے سیاحتی سہولتوں کے ساتھ تیار کئے جائیں گے تاکہ دنیا بھر کے سیاحوں کو راغب کیا جاسکے۔

وزیر خزانہ نے ان شہروں کے وراثتی کردار کے تحفظ اور انہیں بچائے رکھنے کے لئے نیشنل ہیریٹیج سٹی ڈیولپمنٹ اینڈ آگمنٹیشن یوجنا (ایچ آر آئی ڈی اے وائی) کے شروع کئے جانے کا بھی اعلان کیا۔ یہ پروگرام رواں مالی سال کے بجٹ میں دو سو کروڑ روپے کی گنجائش کے ساتھ متھرا، امرتسر، گیا، کانچی پورم، ویلنکانی اور اجمیر جیسے شہروں میں شروع کئے جائیں گے۔ یہ پروجیکٹ حکومت، تعلیمی اداروں اور مقامی فرقے کی شراکت داری کے ذریعہ کام کرے گا، جس میں جدید ٹیکنالوجی استعمال کی جائے گی۔ پلگریمیج ریجوونیشن اینڈ اسپریچول آگمنٹیشن ڈرائیو (پی آر اے ایس اے ڈی) پر ایک قومی مشن بھی اس مالی سال میں شروع کئے جانے کی تجویز ہے، جس کے لئے سو کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔وزیر خزانہ نے محکمہ آثار قدیمہ کے مقامات کے تحفظ کے لئے سو کروڑ روپے کی رقم بھی مختص کی ہے۔ گوا کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے جو ایک بڑے بین الاقوامی روایتی مرکز کے طور پر ابھر رہا ہے وزیر خزانہ نے کہا کہ اس ریاست میں عالمی نوعیت کی روایتی سہولتوں کو فروغ دئے جانے کی ضرورت ہے۔ وزیر موصوف نے مزید کہا کہ حکومت ہند اس قدم کی پوری طرح حمایت کرے گی تاکہ وی جی ایف اسکیم کے ذریعہ سرکاری- نجی شراکت داری طرز کے تحت سہولتیں مہیا کرائی جاسکیں۔

کسان وکاس پتر (کے وی پی) کو لوگوں کی حوصلہ افزائی کے لئے پھر سے متعارف کرایا جارہا ہے تاکہ وہ لوگ جنہوں نے اپنی بچت کو بینکوں میں جمع کیا ہوا ہے یا نہیں کیا ہوا ہے وہ اسکی اس اسکیم میں سرمایہ کاری کر سکیں۔آج لوک سبھا میں اپنی پہلی بجٹ تقریر میں اس کا اعلان کرتے ہوئے وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے کہا کہ کسان وکاس پتر چھوٹی بچت کرنے والوں کے درمیان ایک بہت مقبول وسیلہ تھا اور بچت کو فروغ دینے کے لئے اسے دوبارہ متعارف کرایا جارہا ہے۔

مرکزی وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے 2014-15 کا عام بجٹ پیش کرتے ہوئے آمدنی ٹیکس میں چھوٹ کی حد میں پچاس ہزار روپے کا اضافہ کردیا ہے۔اب 60 سال سے کم عمر کے لوگوں کیلئے دو لاکھ کی بجائے ڈھائی لاکھ روپے تک کی آمدنی پر ٹیکس نہیں لگے گا۔ بزرگ شہریوں کیلئے چھوٹ کی حد کو ڈھائی لاکھ روپے سے بڑھا کر تین لاکھ روپے کردیا گیا ہے۔ البتہ شخصی، کارپوریٹ، ایچ یو ایف اور فرموں وغیرہ، کسی کیلئے بھی سر چارج کی شرح میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ بجٹ میں تعلیم کیلئے تین فیصد کا محصول جاری رکھنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔انکم ٹیکس قانون کی دفعہ 80 سی کے تحت سرمایہ کاری کی حد کو ایک لاکھ روپے سے بڑھا کر ڈیڑھ لاکھ روپے کردیا گیا ہے اور اپنے رہائشی مکان وغیرہ کی جائیداد سے متعلق قرض پر سود کی منہا ہونے والی حد کو ڈیڑھ لاکھ روپے سے بڑھا کر دو لاکھ روپے کردیا گیا ہے۔چھوٹی صنعتوں کی ہمت افزائی کیلئے ایسی مینوفیکچرنگ کمپنیوں کو جو کسی ایک سال میں نئے پلانٹ اور مشینری میں 25 کروڑ روپے سے زیادہ کی سرمایہ کاری کرتی ہیں، 15 فیصد کا سرمایہ کاری الاؤنس دیا جائے گا۔ یہ فائدہ تین سال تک دستیاب ہوگا، یعنی 31 مارچ 2017 تک کی جانے والی سرمایہ کاری پر حاصل رہے گا۔ اس کے علاوہ ایک سو کروڑ روپے سے زیادہ کی سرمایہ کاری کرنے والی مینوفیکچرنگ کمپنی کو سرمایہ کاری الاؤنس، جس کا پچھلے سال اعلان کیا گیا تھا، 31 مارچ 2015 تک ملتا رہے گا۔

زیادہ مستحکم صورت حال پیدا کرنے اور فنڈ مینیجر کی ہندوستان منتقلی کی ہمت افزائی کیلئے تمسکات کے کاروبار سے بیرونی سرمایہ کاروں سے ہونے والی آمدنی کو پونجی

کے منافع کے طور پر دیکھا جائے گا۔ بیرونی منافع پر 15 فیصد کی رعایتی شرح کسی وقت کی حد کے بغیر جاری رہے گی۔ ہندوستانی کمپنیوں کیلئے کم سود والے طویل مدتی بیرونی قرضوں کے اضافے کی خاطر بیرونی کرنسی میں قرضے حاصل کرنے کی آخری تاریخ کو 31 مارچ 2015 سے بڑھا کر 31 مارچ 2017 کر دیا گیا ہے۔ جس میں سود کی ادائیگی پر پانچ فیصد کی رعایتی ٹیکس شرح نافذ ہوگی۔ اس کے علاوہ اب صرف بنیادی ڈھانچے کے بونڈ کی بجائے ہر قسم کے بونڈ پر ٹیکس ترغیبات حاصل ہوں گی۔ بجٹ میں پیشگی قیمتوں کے معاہدے (اے پی اے) اسکیم میں 'رول بیک'' کی تجویز رکھی گئی ہے تا کہ وعدہ کاروبار کیلئے طے کئے گئے اے پی اے کا نفاذ مخصوص حالات میں پچھلے چار سال کے دوران کئے گئے بین الاقوامی کاروبار پر بھی ہو سکے۔ ٹیکس کی غیر یقینی کو ختم کرنے کیلئے ایکویٹی والے فنڈ کے علاوہ میچول فنڈ کے یونٹوں کی منتقلی پر پونجی کے طویل مدتی منافع کی ٹیکس کی شرح کو بڑھا کر 10 سے 20 فیصد کر دیا گیا ہے۔ رواں مالی سال کے دوران مزید 60 آیکر سیوا کیندر کھولے جائیں گے تا کہ خدمات کی فراہمی میں شاندار کارکردگی کو فروغ دیا جا سکے۔ راست ٹیکسوں کی تجاویز سے پڑنے والے اثرات کے نتیجے میں 22200 کروڑ روپئے کے مالیے کا نقصان ہوگا۔

وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے جموں اور کشمیر وادی میں بین الاقوامی معیارات کے ان ڈور اور آؤٹ ڈور کھیل اسٹیڈیم کی تجدید اور انہیں تمام سہولتوں سے آراستہ کرنے کے لئے 15-2014 کے عام بجٹ میں دو سو کروڑ روپئے فراہم کئے ہیں۔ یہاں پارلیمنٹ میں اپنی پہلی بجٹ تقریر میں جناب جیٹلی نے کہا کہ جموں و کشمیر میں بہترین قسم کے کھلاڑیوں کی تعداد ہے اور یہاں باصلاحیت کھلاڑی موجود ہیں، جو ناکافی کھیل سہولتوں کی وجہ سے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے سے محروم ہیں۔

وزیر خزانہ نے رواں مالی سال میں سو کروڑ روپئے کی گنجائش کے ساتھ منی پور میں کھیلوں کی ایک یونیورسٹی قائم کرنے کی تجویز بھی پیش کی۔ انہوں نے آئندہ ایشیائی اور دولت مشترکہ کھیلوں کے لئے خاتون اور مرد کھلاڑیوں کی تربیت کے لئے سو کروڑ روپئے کی رقم بھی مختص کی ہے۔ شخصیت سازی میں کھیلوں کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے جناب جیٹلی نے کہا کہ حکومت ملک کے مختلف حصوں میں مقبول عام کھیلوں کے لئے قومی سطح کی اسپورٹس اکیڈمیاں قائم کرے گی تا کہ کھیلوں کو فروغ دیا جا سکے۔ وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے کہا کہ صحیح روزگار تلاش کرنے والے نوجوانوں کی مدد کے لئے ایمپلائمنٹ ایکسچینجز کو کیریئر سینٹر کے طور پر تبدیل کیا جائے گا جو نوجوانوں کو کاؤنسلنگ کی سہولتیں فراہم کریں گے جس سے کہ وہ اپنی قابلیت اور صلاحیت کے اعتبار سے اپنے روزگار کا انتخاب کر سکیں۔ انہوں نے اس مقصد کے لئے رواں مالی سال میں سو کروڑ روپئے کی رقم مختص کی ہے۔ جناب جیٹلی نے ''اے ینگ لیڈرشپ پروگرام'' بھی شروع کیا جس کے لئے موجودہ بجٹ میں ابتدا میں سو کروڑ روپئے مختص کئے گئے ہیں۔

وزیر خزانہ ارون جیٹلی نے لوک سبھا میں عام بجٹ پیش کرتے ہوئے دہلی کے پرنسیز پارک میں ایک وار میموریل قائم کرنے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے جنگ کے میوزیم میں اضافہ ہوگا۔ انہوں نے اس مقصد کے لئے 100 کروڑ روپئے کی رقم مختص کی ہے۔ جناب جیٹلی نے کہا کہ ملک مسلح افواج کے افسران اور جوانوں کا ملک کے وقار کی دفاع میں اپنی قربانی دینے کے لیے ان کا مقروض ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان جوانوں نے ملک کی حفاظت کرتے ہوئے اپنی زندگی قربان کی ہے۔ اب یہ قوم کی ذمہ داری ہے کہ ان کی یاد میں مناسب یادگار قائم کرے۔

جناب جیٹلی نے شایان شان نیشنل پولیس میموریل قائم کرنے کا بھی اعلان کیا اور اس مقصد کے لئے 50 کروڑ روپئے کی تخصیص کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ ملک سینٹرل آرمڈ پولیس فورسیز کے افسران اور جوانوں سمیت، جو اپنی ڈیوٹی ادا کرتے ہوئے اپنی زندگی قربان کرتے ہیں اور دشمنوں کے ساتھ لگاتار نبرد آزما رہتے ہیں، پولیس فورسیز کے افسران اور جوانوں کا بھی یکساں طور پر مقروض ہے۔ حکومت نے ایسے چنندہ شعبوں میں غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) کو فروغ دینے کے لئے کئی اقدامات کا اعلان کیا ہے، جو ہندوستانی معیشت کے مفاد میں ہو۔ لوک سبھا میں اپنی پہلی بجٹ تقریر کے دوران یہ اعلان کرتے ہوئے وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے کہا کہ ایف آئی پی بی کے طریقہ کار کے ذریعہ پوری طرح ہندوستان کے زیر انتظام اور کنٹرول میں دفاعی ساز و سامان کی مینوفیکچرنگ میں غیر ملکی زرمبادلہ کی حد موجودہ 26 فیصد ایف ڈی آئی سے بڑھا کر 49 فیصد کی جا رہی ہے۔

بیمہ کے شعبے میں ایف آئی پی بی طریقہ کار کے ذریعہ سرمایہ کاری کی حد موجودہ 26 فیصد سے بڑھا کر 49 فیصد تک کی جا رہی ہے جبکہ یہ شعبہ پوری طرح ہندوستان کے زیر انتظام اور اسی کے کنٹرول میں رہے گا۔ یہ اعلان کرتے ہوئے جناب جیٹلی نے کہا کہ بیمہ کے شعبے کو سرمایہ کاری کی سخت ضرورت ہے اور بیمہ کے کئی شعبوں کی توسیع کرنے کی ضرورت ہے۔

اسمارٹ شہروں کی ترقی کی حوصلہ افزائی کے مقصد سے ایف ڈی آئی کیلئے مشروط بلٹ اپ ایریا کو 50,000 مربع میٹر سے گھٹا کر 20,000 مربع میٹر اور 10 ملین امریکی ڈالر کو گھٹا کر پانچ ملین ڈالر کر دیا گیا ہے اور پروجیکٹ کے مکمل ہونے پر لاک ان کی مدت 3 سال رہے گی۔ اس سلسلے میں مزید حوصلہ افزائی کیلئے کم لاگت والے مکانوں کیلئے پروجیکٹ کی کل لاگت کے کم سے کم 30 فیصد کی ذمہ داری لینے والے پروجیکٹوں کو کم سے کم بلٹ اپ ایریا اور سرمایے کی شرطوں سے چھوٹ دی جائے گی لیکن تین سال لاک ان کی شرط رہے گی۔

مینوفیکچرنگ کے شعبے میں وزیر خزانہ نے اعلان کیا کہ مینوفیکچرنگ اکائیوں کو اپنی مصنوعات کو خوردہ طور پر بیچنے کی اجازت دی جائے گی۔ اس کیلئے وہ بغیر کسی اضافی منظوری کے ای۔ کامرس پلیٹ فارم بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ فی الحال مینوفیکچرنگ کے شعبے میں ایف ڈی آئی آٹومیٹک طریقہ کار سے آتی ہے۔ مرکزی وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے پارلیمنٹ میں 15-2014 کا عام بجٹ پیش کرتے ہوئے اعلان کیا کہ حکومت خصوصی اقتصادی زون (ایس ای زیڈ) کو مستحکم کرنے اور اس میں نئی جان ڈالنے کے تئیں پرعزم ہے اور حکومت انہیں صنعتی پیداوار، معاشی شرح نمو، برآمدات کے فروغ اور روزگار پیدا کرنے کے لئے موثر ذریعہ بنائے گی۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ سرمایہ کاروں کی دلچسپی کو فروغ دینے کے لئے خصوصی اقتصادی زون کو باعمل بنانے کے لئے بھی موثر اقدامات کئے جائیں گے تا کہ بہتر بنیادی ڈھانچہ تیار کیا جا سکے اور دستیاب غیر استعمال شدہ زمین کو موثر ڈھنگ سے استعمال کیا جا سکے۔

ہندوستان کے نو ہوائی اڈوں پر مرحلہ وار طریقے سے الکٹرونک ٹریول اتھورائزیشن (ای۔ ویزا) سہولت متعارف کرائی جائے گی۔ لوک سبھا میں اپنی پہلی بجٹ تقریر میں وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے آج اس کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اس کیلئے ضروری بنیادی

ڈھانچہ آئندہ چھ مہینوں میں تیار کرلیا جائے گا۔ جناب جیٹلی نے کہا کہ سیاحت پوری دنیا میں روزگار پیدا کرنے کے سب سے بڑے ذرائع میں سے ایک ہے۔ ای- ویزا کی سہولت سے ہندوستان میں سیاحت کو زبردست فروغ حاصل ہوگا۔ وہ ممالک جن کے لئے ای-ویزا کی سہولت میں توسیع کی جائے گی ان کی نشاندہی مرحلہ وار طریقے سے کی جائے گی۔اس سے آمد پر ویزا (ویزا آن ارائیول) سہولت کو مزید بہتر بنایا جاسکے گا۔ وزیرخزانہ جناب ارون جیٹلی نے ''پردھان منتری کرشی سینچائی یوجنا'' اسکیم شروع کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ جناب جیٹلی نے کہا کہ کسانوں کے خطرات کو کم کرنے کے لئے یقینی آبپاشی کی سہولت فراہم کرنے کی ضرورت ہے کیوں کہ کسانوں کی زیادہ تر اراضی بارش اور مانسون پر منحصر ہوتی ہے۔اس اسکیم سے ان کی آبپاشی تک رسائی آسان ہوگی۔ جناب جیٹلی نے کہا کہ اس اسکیم کے لئے 1000 کروڑ روپئے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

دفاع کے لئے مختص کی جانے والی رقم کو اس سال کے عام بجٹ میں بڑھا کر 2,29,000 کروڑ روپے کر دیا گیا ہے۔ لوک سبھا میں عام بجٹ پیش کرتے ہوئے وزیرخزانہ جناب ارون جیٹلی نے فوجیوں کے لئے 'ون رینک، ون پنشن' پالیسی کے نفاذ کے وقت پنشن میں موجود ناہمواریوں کے ازالے کے لئے مزید 1,000 کروڑ روپے دستیاب کرانے کی تجویز رکھی ۔ ملک کے اسٹریٹیجک مفادات کے دفاع میں اپنا موثر کردار ادا کرنے کے لئے مسلح افواج کی جدید کاری پر زور دیتے ہوئے وزیرخزانہ نے فوج کی جدید کاری کے لئے مختص کی جانے والی رقم میں 5,000 کروڑ روپے کے اضافے کی تجویز رکھی ہے۔ یہ رقم اس رقم کے علاوہ ہوگی جو عبوری بجٹ میں مہیا کرائی گئی تھی۔اس میں سرحدی علاقوں میں ریلوے نظام کی ترقی میں تیزی لانے کے لئے ایک ہزار کروڑ روپے دستیاب کرانا بھی شامل ہے۔انہوں نے کہا کہ خریداری کے عمل کو آسان بنانے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں گے تاکہ اس عمل کو تیز اور مزید موثر بنایا جاسکے۔حکومت مہاتما گاندھی کی 150ویں سالگرہ کے موقع پر 2019 تک ہر ایک گھر کی مکمل صفائی ستھرائی کا ارادہ رکھتی ہے۔ وزیرخزانہ جناب ارون جیٹلی نے لوک سبھا میں اپنا پہلا عام بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ صفائی ستھرائی کی اشد ضرورت ہے۔حکومت اپنے وسائل کے اندر سہولت فراہم کررہی ہے لیکن مکمل صفائی ستھرائی کا نشانہ سب کی مدد کے بغیر حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

دیہی علاقوں میں مربوط پروجیکٹ پر مبنی بنیادی ڈھانچہ فراہم کرنے کیلئے شیاما پرساد مکھرجی روربن (شہر دیہی) مشن شروع کیا جائے گا۔لوک سبھا میں وزیرخزانہ جناب ارون جیٹلی نے اپنی پہلی بجٹ تقریر میں یہ اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اس میں اقتصادی سرگرمیوں اور ہنرمندی کے فروغ کی ترقی کو بھی شامل کیا جائے گا۔ مختلف اسکیموں کے فنڈ کا استعمال کرتے ہوئے اس مشن کیلئے پی پی پی کے طریقہ کار کو ترجیح دی جائے گی۔ جناب جیٹلی نے اس سلسلے میں گجرات کی مثال پیش کی جس میں دیہی علاقوں کی شہرکاری کے روربن ترقیاتی ماڈل کو کامیابی حاصل ہوئی ہے اور جس کے ذریعے دیہی علاقوں میں رہنے والے لوگ موثر شہری بنیادی ڈھانچے اور متعلقہ خدمات حاصل کرسکتے ہیں۔

حکومت 2022 تک سبھی کو مکان دینے کی کوشش کرنے کیلئے عہد بند ہے۔اس سلسلے میں اپنا مکان حاصل کرنے کیلئے خصوصی طور پر نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کیلئے مکان کے قرضے پر اضافی ٹیکس رعایتیں دی جائیں گی۔ کم لاگت کے مکانوں کی تعمیر سے متعلق ایک مشن قائم کرنے کی حکومت کی تجویز ہے جس کو نیشنل ہاؤسنگ بینک میں شروع کیا جائے گا۔ وزیرخزانہ جناب ارون جیٹلی نے عام بجٹ 15-2014 پیش کرتے ہوئے لوک سبھا کو بتایا کہ شہری غریبوں، اقتصادی طور پر کمزور طبقوں اور کم آمدنی والے طبقے کے لوگوں کو کم لاگت کے مکان فراہم کرانے کیلئے کم شرح سود پر قرض فراہم کرانے کے پیش نظر نیشنل ہاؤسنگ بینک کیلئے 4 ہزار کروڑ کی رقم مختص کی گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت پہلے ہی اس شعبے میں حوصلہ افزائی کیلئے دیگر اقدامات جیسے ایف ڈی آئی کی آسانی سے فراہمی کا خاکہ پیش کرچکی ہے اور دیگر مثبت تجاویز پر غور کرنے کی خواہش مند ہے۔انہوں نے بتایا کہ سلم کی ترقی کو کارپوریٹ سماجی ذمہ داری کے کاموں کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔جس کا مقصد اس کام میں حصہ داری کے لئے نجی شعبے کی حوصلہ افزائی ہے۔

جناب جیٹلی نے بتایا کہ رورل ہاؤسنگ اسکیم سے دیہی آبادی کے ایک بڑے حصے کو جنہوں نے رورل ہاؤسنگ فنڈ کے ذریعہ قرض حاصل کیا ہے، فائدہ پہنچا ہے۔اس کے پیش نظر ملک میں دیہی ہاؤسنگ کی توسیع اور اس کی مدد کے مقصد سے سال 15-2014 کیلئے نیشنل ہاؤسنگ بینک کے واسطے مختص کی جانے والی رقم میں 8 ہزار کروڑ روپے کا اضافہ کیا گیا ہے۔

مرکزی وزیرخزانہ نے لوک سبھا میں 15-2014 کا عام بجٹ پیش کرتے ہوئے تجارت کے فروغ کا مرکز اور دست کاری میوزیم قائم کرنے کے لئے پچاس کروڑ روپئے فراہم کرنے کی تجویز رکھی ہے تاکہ ہینڈلوم مصنوعات کو تیار کرنے کے علاوہ انہیں فروغ دیا جاسکے اور وارانسی کی ہینڈلوم کی مالا مال روایت کو آگے بڑھایا جاسکے۔ وزیرخزانہ نے وارانسی، بریلی، لکھنؤ، سورت، کچھ، بھاگل پور، میسور میں آٹھ ٹیکسٹائل میگا کلسٹرس اور ایک تمل ناڈو میں قائم کرنے کا اعلان کیا جس پر دوسو کروڑ روپئے کی لاگت آئے گی۔ وزیرخزانہ جناب ارون جیٹلی نے تیس کروڑ روپئے کی رقم کے ساتھ دلی میں سرکاری- نجی شراکت داری کے ذریعہ ہینڈلوم / دست کاری سیکٹر کے تحفظ، احیا اور ڈاکومینٹیشن (دستاویز) کے لئے ہست کلا اکیڈمی قائم کرنے کی تجویز رکھی ہے۔ جموں و کشمیر میں پشمینا کے فروغ کا پروگرام شروع کرنے کے علاوہ دیگر دست کاری کے فروغ کے لئے ایک پروگرام بھی شروع کرنے کی تجویز رکھی ہے جس پر پچاس کروڑ روپئے کی لاگت آئے گی۔

2014ء اتحاد کے مجسمے کی تعمیر کے لئے دوسو کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔لوک سبھا میں آج اپنا پہلا بجٹ پیش کرتے ہوئے وزیرخزانہ جناب ارون جیٹلی نے کہا کہ حکومت گجرات، سردار ولبھ بھائی پٹیل کے سب سے بڑے مجسمے کی تعمیر کے کام میں لگی ہوئی ہے۔سردار پٹیل ملک کے اتحاد کی ایک علامت ہیں ۔ جناب جیٹلی نے کہا کہ گجرات حکومت کی اس پہل میں اسے تعاون دینے کے لئے دوسو کروڑ روپے کا نظم کیا جارہا ہے۔

دیہی علاقوں میں بجلی کی فراہمی بڑھانے اور بجلی کی ذیلی ترسیل اور تقسیم کے نظام کو مستحکم کرنے کی غرض سے فیڈر کو علیحدہ کرنے کے لئے ''دین دیال اُپادھیائے گرامین جیوتی یوجنا'' شروع کی جائے گی۔ وزیرخزانہ ارون جیٹلی نے آج لوک سبھا میں اپنی پہلی بجٹ تقریر میں اس کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اقتصادی ترقی کے لئے بجلی انتہائی ضروری ہے اور حکومت ہر گھر کو 24 گھنٹے بلا کسی رکاوٹ کے بجلی کی فراہمی کا عزم رکھتی ہے۔اس اسکیم کے لئے 500 کروڑ روپئے کی رقم مختص کی گئی ہے۔حکومت نے رئیل ایسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ کی حوصلہ افزائی کی تجویز پیش کی ہے۔اس کے تحت انہیں کو ٹیکس سے رعایت دی جائے گی۔لوک سبھا میں اپنی پہلی

بجٹ تقریر کے دوران اس بات کا اعلان کرتے ہوئے وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے کہا کہ کئی ملکوں میں رئیل ایسٹیٹ انوسٹمنٹ ٹرسٹ کو سرمایہ کاری کو یکجا کرنے کیلئے کامیابی کے ساتھ چلایا جارہا ہے۔اصلاح شدہ رئیل ایسٹیٹ انوسٹمنٹ ٹرسٹ کی طرح کے ایک ادارے کا اعلان بنیادی ڈھانچہ پروجیکٹوں کیلئے کیا جارہا ہے۔یہ بنیادی ڈھانچہ سرمایہ کاری ٹرسٹ ہونگے جن کو پی پی پی اور بنیادی ڈھانچے کے دیگر پروجیکٹوں کیلئے اسی قسم کی ٹیکس رعایت حاصل ہوگی۔ یہ ادارے بینکنگ نظام پر دباؤ کو کم کریں گے اور نئے قسم کے حصص بھی دستیاب کرائیں گے۔ جناب جیٹلی نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ یہ دونوں ادارے غیر مقیم ہندوستانیوں سمیت غیر ملکی اور گھریلو ذرائع سے طویل مدتی فنڈ کو راغب کریں گے۔

بینکوں کی پونجی میں عوام کی حصے داری کو مرحلے وار بڑھا کر اضافہ کیا جائے گا۔عوام کی حصے داری ملک کے عام شہریوں کو بینکوں کے حصص کی فروخت کے ذریعے بڑھائی جائے گی۔آج لوک سبھا میں اپنی پہلی بجٹ تقریر میں یہ اعلان کرتے ہوئے وزیر خزانہ ارون جیٹلی نے کہا کہ سرکاری سیکٹر کے بینکوں میں 2018 تک ایکویٹی کے طور پر 2,40,000 کروڑ روپئے فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔اتنی وسیع پونجی کی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے اضافی وسائل پیدا کرنے کیلئے حصص کی خردہ فروخت کے ذریعے شہری ان بینکوں میں براہِ راست شیئر حاصل کرسکیں گے۔ جب کہ حکومت کے پاس پھر بھی اکثریتی تعداد میں حصص ہوں گے۔ جناب جیٹلی نے کہا کہ حکومت بینکوں کو جوابدہ بناتے ہوئے انھیں خود مختاری دینے کی تجویز کا بھی جائزہ لے گی۔

وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے شمال مشرقی ریاستوں نیز آندھراپردیش اور تلنگانہ کے لئے چند اہم اقدامات کا اعلان کیا ہے۔بجٹ تقریر میں وزیر خزانہ جناب جیٹلی نے کہا کہ رواں مالی سال میں شمال مشرقی ریاستوں میں آرگینک (نامیاتی) کھیتی کے فروغ کے لئے 100 کروڑ روپے مہیا کرائے جارہے ہیں۔وزیر موصوف نے مزید کہا کہ دنیا بھر میں آرگینک خوراک کی مانگ میں اضافے کے دوران شمال مشرقی ریاستوں کو تجارتی نقطۂ نظر سے کی جانے والی آرگینک کھیتی کے فروغ سے فائدہ ہوگا۔وزیر خزانہ نے شمال مشرقی خطے میں ریل رابطے کے فروغ کے لئے 100 کروڑ روپے دیئے جانے کی تجویز رکھی۔ یہ رقم اس رقم کے علاوہ ہوگی جس کا انتظام عبوری بجٹ میں کیا گیا تھا۔جناب جیٹلی نے کہا کہ شمال مشرق کی خوشحال تہذیبی ولسانی شناخت کو ایک مضبوط پلیٹ فارم مہیا کرانے کے مقصد سے "ارون پربھا" نام سے ایک 24x7 کا نیا چینل شروع کیا جائے گا۔اس سے جہاں تہذیبی شناخت کو اظہار ملے گا وہیں اس سے ہمارے ملک کی خوش حال تنوع کے تئیں بیداری پیدا ہوگی۔ وزیر خزانہ جناب جیٹلی نے یہ بھی اعلان کیا کہ ان کی حکومت آندھراپردیش اور تلنگانہ کی ترقی سے متعلق مسائل کے حل کے تئیں پابند عہد ہے۔انھوں نے کہا کہ دونوں ریاستوں کے تعلق سے مرکز کی ذمہ داری کی تکمیل کے لئے متعدد وزارتوں/محکموں نے التزامات کئے ہیں۔

دفاعی نظام کی تحقیق وترقی کی مدد کے لئے جس سے ملک میں جدید ٹیکنالوجی کی صلاحیت بڑھتی ہے،ایس ایم ای سمیت سرکاری اور نجی شعبے کی کمپنیوں کے علاوہ تعلیمی اور سائنسی اداروں کو ضروری وسائل فراہم کرنے کی غرض سے ٹیکنالوجی ڈیولپمنٹ فنڈ کے قیام کے لئے 100 کروڑ روپئے کی ابتدائی رقم مختص کی گئی ہے۔وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے لوک سبھا میں عام بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ سال 2011 میں اس مقصد کے لئے علیحدہ فنڈ کا اعلان کیا گیا تھا لیکن اس وقت اعلان سے زیادہ کوئی کارروائی نہیں ہوئی تھی۔سرکاری سیکٹر کے ادارے (پی ایس یو) رواں مالی سال میں 247941 کروڑ روپئے کی سرمایہ کاری کریں گے تاکہ سرمایہ کاری کا حقیقی سلسلہ تیار کیا جاسکے۔آج لوک سبھا میں اپنی پہلی بجٹ تقریر کے دوران اس کا اعلان کرتے ہوئے وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے کہا کہ سرکاری سیکٹر کے ادارے ملک میں سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لئے اپنی جانب سے تعمیری رول بھی ادا کریں گے۔

ملک میں تمام کنبوں کو بینکنگ خدمات فراہم کرنے کیلئے اس سال یوم آزادی سے ایک مقررہ وقت کا مالی شمولیت کا مشن شروع کیا جائے گا۔اس کا اعلان لوک سبھا میں 2014-15 کا عام بجٹ پیش کرتے ہوئے وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے کیا۔جناب جیٹلی نے کہا کہ اس اقدام کے تحت عورتوں، چھوٹے اور حاشیے پر رہنے والے کسانوں اور مزدوروں سمیت سماج کے کمزور طبقوں کو بااختیار بنانے پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔انھوں نے کہا کہ ہر کنبے میں دو بینک کھاتے کھولے جانے کی تجویز ہے۔وزیر خزانہ نے کہا کہ پرائیوٹ سیکٹر کی زیادہ شرکت کی ہمت افزائی میں بنیادی ڈھانچے کیلئے طویل مدتی فنڈ کی فراہمی ایک اہم رکاوٹ رہی ہے۔انھوں نے کہا کہ اثاثوں کی مد میں بینکوں کو بنیادی ڈھانچے کے سیکٹر کیلئے طویل مدتی قرضے فراہم کرنے کی ہمت افزائی کی جائے گی۔جس میں منفی صورتحال سے نمٹنے کی خاطر لچکدار ڈھانچہ شامل ہوگا، جسے عام طور پر 5/25 اسٹرکچر بھی کہا جاتا ہے۔جناب جیٹلی نے کہا کہ جوابدہی کی مد میں بینکوں کو سی آر آر، ایس ایل آر اور ترجیحی سیکٹر کے قرضے دینے جیسے کم از کم ریگولیٹری ضابطوں کے ساتھ بنیادی ڈھانچے کے سیکٹر کو قرضے دینے کیلئے طویل مدتی فنڈ حاصل کرنے کی اجازت ہوگی۔

مرکزی وزیر خزانہ نے کہا کہ موجودہ فریم ورک میں مناسب تبدیلیاں کرکے رواں مالی سال کے دوران پرائیویٹ سیکٹر میں یونیورسل بینکوں کو مسلسل اجازت کیلئے ایک ڈھانچہ پیش کیا جائیگا۔انھوں نے کہا کہ آر بی آئی، چھوٹے بینکوں اور دیگر مختلف قسم کے بینکوں کے لائسنس کیلئے ایک فریم ورک تیار کرے گی۔ جناب جیٹلی نے کہا کہ مخصوص مفادات کی بینکیں، مقامی بینکیں اور ادائیگی کی بینکیں وغیرہ، مختلف نوعیت کی بینکوں کے بارے میں غور کیا گیا ہے کہ یہ چھوٹی تجارت کی ضرورتوں، غیر منظم سیکٹر، کم آمدنی والے کنبوں، کسانوں اور مہاجر افرادی قوت جیسی دیگر ضرورتوں کیلئے قرضوں کی فراہمی کا کام کرسکتی ہیں۔سرکاری سیکٹر کے بینکوں کے غیر مفید اثاثوں (این پی اے) میں اضافے پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے مرکزی وزیر خزانہ نے چنڈی گڑھ، بنگلورو، ارناکلم، دہرہ دون، سلی گوڑی اور حیدرآباد میں قرضوں کی وصولی کیلئے چھ نئے ٹرائبونل قائم کرنے کا اعلان کیا۔مرکزی حکومت نے دیہی علاقوں میں بہتر صحت سہولیات فراہم کرانے کی غرض سے ریاستوں میں پندرہ ماڈل رورل ہیلتھ ریسرچ سینٹر قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ صحت مراکز متعلقہ دیہی آبادی کے صحت سے متعلق مسائل پر تحقیق کریں گے۔ وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے اپنی پہلی بجٹ تقریر میں کہا کہ ''سب کی صحت'' کے مفت ادویہ خدمات اور مفت تشخیصی خدمات جیسی دو اہم پہلوؤں کو ترجیحی بنیاد پر شروع کیا جائیگا۔وزیر خزانہ نے کہا کہ پورے ملک میں ٹی بی کے مریضوں کی ابتدا میں معیاری تشخیص اور علاج تک رسائی کے لئے ایمس نئی دہلی اور مدراس میڈیکل کالج چنئی میں دو قومی ادارے قائم کئے جائیں گے۔موجودہ ڈینٹل اداروں میں سے ایک میں اعلیٰ ڈینٹل اسٹڈیز کیلئے قومی سطح کا تحقیق اور ازالہ ادارہ قائم کیا جائیگا۔جناب جیٹلی

نے پورے اعتماد کے ساتھ ایوان کو بتایا کہ جودھ پور، بھوپال، پٹنہ، رشی کیش، بھوبنیشور اور رائے پور میں قائم 6 نئے ایمس جو کہ پردھان منتری سواستھ سورکشا یوجنا کا حصہ ہے، کام کرنے لگے ہیں۔ آندھرا پردیش، مغربی بنگال، مہاراشٹر میں ودربھ اور اتر پردیش کے پوروانچل میں ایمس جیسے مزید چھ اداروں کے قیام کا منصوبہ زیر غور ہے۔ انہوں نے اس مقصد کیلئے 500 کروڑ روپئے کی رقم کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ فی الحال 58 گورنمنٹ میڈیکل کالج کو منظوری دی گئی ہے اور مزید ایسے بارہ کالجوں کی تجویز ہے۔ اس کے علاوہ تمام اسپتالوں میں ڈینٹل کی سہولیات بھی فراہم کی جائیں گی۔

جناب جیٹلی نے کہا کہ پہلی بار حکومت نئی ڈرگ ٹیسٹنگ لیباریٹریز قائم کرکے اور 31 اسٹیٹ لیباریٹری کو مستحکم کرکے اسٹیٹ ڈرگ ریگولیٹری اور فوڈ ریگولیٹری سسٹم کو مستحکم کرنے کے لئے امداد فراہم کرے گی۔ مرکزی وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے اعلان کیا ہے کہ رواں مالی سال کے اندر 'کسان ٹی وی' کے نام سے ایک چینل شروع کیا جائے گا جو زراعت اور اس سے متعلقہ شعبوں کے مفادات کے تئیں وقف ہوگا۔ یہ چینل کسانوں کو کھیتی کی نئی تکنیک، پانی کے تحفظ، آرگینک (نامیاتی) کھیتی وغیرہ سے متعلق معلومات صحیح وقت پر دے گا۔ وزیر خزانہ نے اس مقصد کے لئے 2014-15 کے عام بجٹ میں 100 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کا اعلان کیا ہے۔ مرکزی وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ مٹی کی زرخیزی کا ختم ہونا ایک تشویش کی بات ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ زرعی وسائل کا اتنا استعمال نہیں ہو سکے گا جتنا کہ ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ایک مشن کے تحت ہر کسان کو مٹی کی زرخیزی کا کارڈ فراہم کرنے کے لئے ایک اسکیم شروع کرے گی۔ وزیر خزانہ نے اس مقصد کے لئے سو کروڑ روپئے کی رقم مختص کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ ملک بھر میں مٹی کو ٹیسٹ کرنے کے لئے چلتی پھرتی ایک سو لیباریٹریاں قائم کرنے کے لئے مزید چھپن کروڑ روپئے مختص کئے گئے ہیں۔ کھادوں کی مختلف قسموں کے استعمال میں عدم توازن کے بارے میں بھی تشویش بڑھ رہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں مٹی کی زرخیزی ختم ہو رہی ہے۔

مرکزی وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے بجٹ پیش کرتے ہوئے ماحولیاتی تبدیلی کیلئے ایک نیشنل اڈپٹیشن فنڈ کے قیام کا اعلان کیا۔ ابتدائی رقم کے طور پر اس فنڈ میں 100 کروڑ روپے جمع کرائے گئے ہیں۔ وزیر خزانہ کے مطابق ماحولیاتی تبدیلی ایک ایسی حقیقت ہے جس کا ہم سبھی کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماحولیاتی تبدیلی سے سب سے زیادہ زراعت متاثر ہوتی ہے۔ وزیر خزانہ نے زراعتی پیداوار کی قیمتوں کے اتار چڑھاؤ، جس کی وجہ سے کسانوں کو غیر یقینی کی صورتحال اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کو کم کرنے کیلئے قیمتوں کے استحکام سے متعلق فنڈ قائم کرنے کے مقصد سے 500 کروڑ روپے کی ایک رقم کا بھی اعلان کیا ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ کسانوں اور صارفین کا مفاد ملک میں مسابقت کے بڑھنے اور بازاروں کے مربوط کرنے میں ہے۔ نیشنل مارکٹ کے قیام کے عمل کو تیز کرنے کے مقصد سے مرکزی حکومت پرائیویٹ مارکٹ یارڈس اور پرائیویٹ مارکٹ قائم کرنے کیلئے سہولتیں مہیا کرانے کے واسطے ریاستی حکومتوں کے متعلقہ اے پی ایم سی قوانین پر نظر ثانی کیلئے ان کے ساتھ ملکر کام کرے گی۔ ریاستی حکومتوں کی قصبوں میں کسانوں کے بازار تیار کرنے کیلئے بھی حوصلہ افزائی کی جائے گی جہاں کسان اپنی پیداوار سیدھے فروخت کرسکیں گے۔ مرکزی وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ حکومت زراعت میں چار فیصد کی پائیدار ترقی کیلئے عہد بستہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس کیلئے حکومت ٹیکنالوجی پر مبنی دوسرا سبز انقلاب لائے گی جس میں زیادہ پیداوار پر توجہ ہوگی۔ اس میں پروٹین کے انقلاب پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ چونکہ بڑی تعداد میں بے زمین کسان ضمانت کے طور پر زمین کی ملکیت فراہم کرنے میں ناکام رہتے ہیں اس لئے انہیں ادارہ جاتی قرضوں سے محروم کیا جاتا ہے اور وہ ساہوکاروں کے ظالمانہ قرضوں کے شکار بنتے ہیں۔ وزیر خزانہ نے رواں مالی سال کے دوران نبارڈ کے ذریعے ''بھومی ہین کسان'' کے پانچ لاکھ مشترکہ فارمنگ گروپوں کو فنڈ فراہم کرنے کی تجویز پیش کی۔ جناب جیٹلی نے ملکی مویشیوں کی نسل کے فروغ کیلئے پچاس کروڑ روپئے کی رقم اور ملک میں ماہی پروری میں نیلا انقلاب شروع کرنے کیلئے اتنی ہی رقم مخصوص کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ حکومت رواں مالی سال میں 100 کروڑ روپے کی ابتدائی رقم سے آسام اور جھارکھنڈ میں دو جدید ترین زراعتی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قائم کرے گی۔ لوک سبھا میں اپنا پہلا بجٹ پیش کرتے ہوئے وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے یہ اعلان کیا۔ وزیر موصوف نے کہا کہ زراعت سے ہمارے ملک کے جی ڈی پی کا تقریباً 1/6 حصہ حاصل ہوتا ہے اور ہماری آبادی کا ایک بڑا حصہ اپنی روزی روٹی کیلئے زراعت پر منحصر ہے۔ ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی کیلئے خوراک فراہم کرانے کے سلسلے میں ہندوستان کو خود کفیل بنانے کے چیلنج کا سامنا کرنے کیلئے یہ تیار ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ زراعت کو مسابقتی اور ثمر آور بنانے کیلئے سرکاری اور نجی دونوں شعبوں میں زراعتی ٹکنالوجی کی ترقی اور موجودہ زرعی کاروبار کے بنیادی ڈھانچے کی جدید کاری کیلئے سرمایہ کاری کو فروغ دینے کی فوری ضرورت ہے۔ انڈین ایگریکلچرل انسٹی ٹیوٹ پوسا اس شعبے میں تحقیق میں سب سے آگے ہے۔ وزیر خزانہ نے اس کے علاوہ ایک ایگری۔ٹیک انفراسٹرکچر فنڈ کے قیام کیلئے 100 کروڑ روپے کی ایک رقم بھی مختص کی ہے۔ وزیر موصوف نے آندھرا پردیش اور راجستھان میں ایگریکلچر یونیورسٹیاں اور تلنگانہ و ہریانہ میں ہورٹی کلچر یونیورسٹیاں قائم کرنے کی بھی تجویز پیش کی ہے۔ اس مقصد کیلئے 200 کروڑ روپے کی ابتدائی رقم مختص کی گئی ہے۔ حکومت نے ہنر مندی کا کثیر قومی پروگرام ''اسکل انڈیا'' شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ لوک سبھا میں اپنی پہلی بجٹ قریر کے دوران اس کا اعلان کرتے ہوئے وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے کہا کہ یہ پروگرام نوجوانوں کو ہنر مند بنائے گا اور اس پروگرام میں روزگار اور صنعت کاری کی ہنر مندی پر زور دیا جائے گا۔ یہ ویلڈرس، کارپینٹروں، موچیوں، مستریوں، لوہاروں اور بنکروں جیسے روایتی پیشہ ور افراد کو تربیت فراہم کرے گا اور انہیں تعاون و مدد دیگا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے مختلف اسکیموں کا احاطہ کئے جانے کی بھی تجویز ہے۔

مرکزی وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے پارلیمنٹ میں 2014-15 کا بجٹ پیش کرتے ہوئے 500 کروڑ روپے کی رقم سے ایک ایسے ادارے کے قیام کی تجویز رکھی جو ملک میں پی پی پی (سرکاری نجی شراکت داری) کو حمایت دے گا۔ یہ ادارہ ٹھیکیداری کے عمدہ ماڈلز اور پی پی پی میکینزم سے متعلق تنازعات کے تیز نپٹارے کی سہولت بہم پہنچائے گا۔ وزیر خزانہ نے اعلان کیا کہ اس سال بندرگاہوں سے متعلق سولہ نئے پروجیکٹ شروع کئے جائیں گے۔ اس میں خاص توجہ بندرگاہوں کو جوڑنے پر ہوگی۔ پہلے مرحلے میں توتی کورین میں آؤٹر ہاربر پروجیکٹ کے فروغ کے لئے 11,635 کروڑ روپے

مختص کئے جائیں گے۔ کانڈلا اور جے این پی ٹی میں خصوصی اقتصادی زون کو فروغ دیا جائے گا۔ رواں مالی سال میں ہندوستان میں جہاز سازی کی صنعت کو فروغ دینے کے لئے ایک جامع پالیسی کا اعلان بھی کیا جائے گا۔ وزیر خزانہ نے دریائے گنگا سے متعلق 'جل مارگ وکاس' نام کے ایک پروجیکٹ کا بھی اعلان کیا جسے الہ آباد اور ہلدیا کے درمیان ڈیولپ کیا جائے گا اور جو 1620 کلومیٹر کی دوری کا احاطہ کرے گا۔ اس پروجیکٹ کی تکمیل 4,200 کروڑ روپے کی تخمینہ لاگت سے چھ سال کے اندر ہوگی۔ وزیر خزانہ نے اول اور دوئم درجے کے شہروں میں نئے ہوائی اڈوں کے فروغ کے لئے ایک اسکیم کا اعلان کیا ہے۔ اس اسکیم کا نفاذ پی پی پی کے طرز پر ایئرپورٹ اتھارٹی آف انڈیا کے ذریعے کیا جائے گا۔ وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے نیشنل ہائیویز اتھارٹی آف انڈیا اور اسٹیٹ روڈز کے لئے 37,880 کروڑ روپے کی رقم کا اعلان کیا۔ جس میں سے 3000 کروڑ روپے شمال مشرق میں خرچ کئے جائیں گے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ رواں مالی سال کے دوران 8,500 کلومیٹر قومی شاہراہوں کی تعمیر کے ہدف کو حاصل کیا جائے گا۔ انہوں نے صنعتی گلیاروں کے فروغ کے متوازی منتخب ایکسپریس ویز پر کام شروع کرنے کا اعلان بھی کیا۔ وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے پارلیمنٹ میں عام بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ بہت چھوٹی، چھوٹی اور درمیانی صنعتی اداروں جو کہ عام طور پر ایس سی، ایس ٹی اور او بی سی کے ذریعے چلائی جاتی ہیں اور جو بیحد اہم ہوتی ہیں ان کی مالی حالت کو بہتر بنایا جائیگا۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے ایک کمیٹی کی تشکیل کی تجویز پیش کی ہے جس میں وزارت خزانہ، ایم ایس ایم ای کی وزارت اور ریزرو بینک آف انڈیا کے نمائندے ہوں گے۔ وہ تین ماہ کے اندر اپنی تجاویز پیش کرے گی۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ انٹرپرینیئر شپ کا فروغ اور کمپنیاں شروع کرنا چیلنج رہا ہے۔ ایم ایس ایم ای میں اشتراک میں سرمایہ کاری کے لئے معقول نظام بنانے کی غرض سے انہوں نے 10 ہزار کروڑ روپئے کا فنڈ قائم کرنے کی تجویز پیش کی ہے جو کمپنیاں شروع کرنے کیلئے مساوی، نیم مساوی اور آسان قرضے نیز دیگر رسک کیپیٹل کی فراہمی کے ذریعے پرائیویٹ سرمایہ کو راغب کرنے کیلئے محرک کے طور پر کام کریگا۔ وزیر خزانہ نے جدت طرازی، انٹرپرینیئر شپ اور ایگرو انڈسٹری کے فروغ کیلئے ٹیکنالوجی سینٹر نیٹ ورک قائم کرنے کا بھی اعلان کیا۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے بجٹ میں 200 کروڑ روپئے کا ابتدائی فنڈ قائم کرنے کی تجویز پیش کی۔ وزیر خزانہ نے آسان نکاسی کے قابل ایس ایم ای کے لئے انٹرپرینیئر کے موافق قانونی دیوالیہ فریم ورک کا بھی اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ نئی آراء کی پختگی اور انٹرپرینیئر شپ تیزی کیلئے ضروری امداد فراہم کرانے کیلئے پورے ملک میں ضلع سطح کے انکیوبیشن اور ایکسلیٹر پروگرام شروع کئے جائیں گے۔ حکومت نے ایک سو کروڑ روپئے کے ابتدائی فنڈ کے ساتھ ''بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ'' نامی ایک نئی اسکیم متعارف کرائی ہے جو عورتوں کیلئے مخصوص فلاحی خدمات کی فراہمی میں بہتری لانے اور بیداری پیدا کرنے میں مدد کرے گی۔ مرکزی وزیر خزانہ ارون جیٹلی نے آج اپنی بجٹ تقریر میں اعلان کیا کہ حکومت لڑکیوں اور عورتوں کے مسائل کے تئیں ملک کے عوام کو حساس بنانے کی مہم پر توجہ مرکوز کرے گی۔ انھوں نے کہا کہ لوگوں کو حساس بنانے کا عمل چھوٹی عمر میں ہی شروع ہونا چاہئے اور اس کے لئے اسکولوں کے نصاب میں جنسی تفریق کو ختم کرنے کے بارے میں ایک علیحدہ باب ہونا ضروری ہے۔

عورتوں کے تحفظ کے معاملے پر ارکان کی تشویش میں شریک ہوتے ہوئے وزیر خزانہ نے ایوان کو مطلع کیا کہ سڑک ٹرانسپورٹ اور شاہراہوں کی وزارت، سرکاری روڈ ٹرانسپورٹ پر عورتوں کے تحفظ کیلئے ایک تجرباتی اسکیم پر پچاس کروڑ روپئے خرچ کرے گی۔ اسی طرح اُمور داخلہ کی وزارت بھی بڑے شہروں میں عورتوں کے تحفظ میں اضافہ کرنے کیلئے ایک اسکیم پر 150 کروڑ روپئے خرچ کرے گی۔ وزیر خزانہ نے اس سال قومی راجدھانی خطے دلّی کے تمام اضلاع میں تمام سرکاری اور پرائیویٹ اسپتالوں میں بحران کے بندوبست کے مراکز قائم کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ اس کیلئے ''نربھے فنڈ'' سے فنڈ فراہم کئے جائیں گے۔ مرکزی وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے پارلیمنٹ میں اپنا پہلا بجٹ پیش کرتے ہوئے ایک قومی صنعتی کوریڈور اتھارٹی کے قیام کا اعلان کیا، جس کا ہیڈکوارٹر پُنے میں ہوگا۔ ٹرانسپورٹ کنکٹی ویٹی سے مربوط اسمارٹ شہروں کے ساتھ صنعتی کوریڈور کی تیاری میں تال میل کیلئے 100 کروڑ روپے کی رقم سے یہ اتھارٹی قائم کی جارہی ہے۔ وزیر خزانہ نے یہ اعلان بھی کیا کہ امرتسر۔کولکاتا انڈسٹریل ماسٹر پلاننگ کو اس کوریڈور میں 7 ریاستوں میں صنعتی اسمارٹ شہر قائم کرنے کیلئے تیزی سے پورا کیا جائے گا۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ چنئی۔ بنگلورو صنعتی کوریڈور خطے یعنی تمل ناڈو میں پونیری، آندھرا پردیش میں کرشنا پٹنم اور کرناٹک میں ٹمکور میں تین نئے اسمارٹ شہروں کی ماسٹر پلاننگ کو بھی مکمل کیا جائے گا۔ وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے اپنی بجٹ تقریر میں کہا ہے کہ حکومت بچیوں کی فلاح و بہبود کو اولین ترجیح دیتی ہے۔ انہوں نے ایک خصوصی چھوٹی بچت اسکیم شروع کرنے کا بھی اعلان کیا تاکہ لڑکیوں کی کم عمری میں شادی کو روکنے کے علاوہ انہیں تعلیم یافتہ بنانے کی ضرورتوں کو پورا کیا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ انشیورنس کی یقین دہانی کے ساتھ بچیوں کا ایک قومی سرٹیفکٹ بھی شروع کیا جائے گا تاکہ چھوٹی بچت کرنے والی لڑکیوں کے لئے اضافی فوائد فراہم کئے جاسکیں۔ وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر میں کسان وکاس پتر کو دوبارہ شروع کئے جانے کے بارے میں بھی اعلان کیا اور پی پی ایف اسکیم میں سالانہ ایک لاکھ سے ڈیڑھ لاکھ روپئے تک کی چھوٹ میں اضافے کا بھی اعلان کیا۔ وزیر خزانہ جناب ارون جیٹلی نے بجٹ تقریر میں ایک فعال، گہرے اور غیر مستقل مارکیٹ کے لئے ابتدائی اقدام کی غرض سے فنانشیل سیکٹر ریگولیٹرس کا مشورہ دیا ہے۔ انہوں نے انڈین کارپوریٹ بورڈ کے ذریعے جاری کردہ تمام بانڈس پر پانچ فیصد وِتھ ہولڈ ٹیکس کی سہولت فراہم کرنے اور اس کی میعاد 30 جون 2017 تک بڑھانے کی بھی تجویز پیش کی۔ مالی سیکٹر کے تعلق سے جناب جیٹلی نے کہا کہ اس سیکٹر کیلئے کچھ اہم سفارشات کی گئی ہیں ان میں منجملہ دیگر باتوں کے انڈین فنانشیل کوڈ کا نفاذ شامل ہے جس پر بہتر حکمرانی اور جوابدہی کیلئے غور کیا گیا۔

جناب جیٹلی نے اپنی بجٹ تقریر میں زیادہ آسان اور اولوالعزم بھارت ڈپوزیٹری ریسپٹ (بی ایچ ڈی آر) اسکیم کا بھی اعلان کیا۔ انہوں نے انڈین ڈیبیٹ سیکوریٹیز کے بین الاقوامی نپٹارے اور انڈین ڈپوزیٹری ریسپٹ اسکیم (آئی ڈی آر) کے مکمل احیاء کی بھی اجازت دی۔ انہوں نے کہا کہ تیزی سے ترقی کررہے ہندوستان کیلئے انڈین کیپیٹل مارکیٹ پُرخطر سرمایے کا ذریعہ رہا ہے اور انہوں نے پورے مالی شعبے کے لئے کے وائی سی ریکارڈ کے قابل استعمال کے ساتھ یکساں کے وائی سی ضابطہ شروع کرنے کا بھی مشورہ دیا۔ وزیر خزانہ نے ایک کھاتے کے ذریعے تمام مالی اثاثوں تک رسائی اور اس کی لین دین کے لئے سنگل آپریٹنگ ڈیمٹ اکاؤنٹ شروع

کرنے کا بھی اعلان کیا۔انہوں نے کسانوں کیلئے فصل کی تیاری کے بعد قرض کی حالت کو بہتر بنانے کیلئے ویئرہاؤس ڈیولپمنٹ اینڈ ریگولیٹری اتھارٹی شروع کرنے کا بھی اعلان کیا۔ وزیر موصوف نے مالی سال 2015-16 سے ہندوستانی کمپنیوں کے ذریعے نیا انڈین اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈ اپنانے کی بھی تجویز پیش کی۔

وزیرخزانہ جناب ارون جیٹلی نے معیاری اور ماحولیاتی تحفظ کے کنٹرول کے لئے ایک سخت طریقہ کار کے ساتھ کوئلے کی گھریلو پیداوار کو بڑھانے کے لئے بہت سے جامع اقدامات کا بھی اعلان کیا۔انہوں نے کہا کہ بجلی گھروں کو مناسب مقدار میں کوئلہ فراہم کرنے کے لئے بھی اقدامات کئے جائیں گے جو پہلے ہی چالو کردئے گئے ہیں یا مارچ 2015 تک چالو کر دئے جائیں گے تاکہ ختم ہونے والی سرمایہ کاری کو پھر سے شروع کیا جاسکے۔وزیرخزانہ جناب ارون جیٹلی نے راجستھان، گجرات، تمل ناڈو اور جموں وکشمیر کے لداخ میں جدید، بڑا شمسی بجلی پروجیکٹ شروع کرنے کی بھی تجویز پیش کی ہے۔اس مقصد کے لئے پانچ سو کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ انہوں نے شمسی توانائی سے چلنے والے زرعی پمپ سیٹوں اور واٹر پمپنگ اسٹیشنوں کے لئے ایک اسکیم کے واسطے چارسو کروڑ روپئے کی رقم بھی مختص کی ہے۔اس کے علاوہ جھیلوں کے کناروں پر ایک میگاواٹ کے شمسی پارکوں کی تعمیر کے لئے ایک سو کروڑ روپئے کی اضافی رقم مختص کی گئی ہے۔آلودگی سے پاک توانائی کے کوریڈور پروجیکٹوں کے نفاذ میں اس مالی سال میں تیزی لائی جائے گی تاکہ ملک بھر میں قابل تجدید توانائی کے لئے آسانی پیدا کی جاسکے۔ وزیرخزانہ نے کول بیڈ میتھیل کے ذخیروں کی پیداوار کو بڑھانے اور انہیں تلاش کرنے کا بھی اعلان کیا۔ پرانے اور بند گیس کے کنوؤں کو پھر سے کھودنے کے لئے جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کے امکان کا بھی پتہ لگایا جائے گا تاکہ پیداوار کو زیادہ سے زیادہ بڑھایا جاسکے۔وزیرخزانہ جناب ارون جیٹلی نے کہا کہ پائپ والی قدرتی گیس کے استعمال کو ایک مشن کے تحت تیزی سے فروغ دیا جائے گا، کیونکہ یہ ایک صاف ستھری اور مؤثر گیس ہے۔وزیرخزانہ جناب ارون جیٹلی نے کہا ہے کہ مودی حکومت کو عوام کیلئے مالی استحکام سے سمجھوتہ کئے بغیر ضروری اشیا کی فراہمی کی خاطر کامیابی حاصل کی ہے۔ بجٹ تقریر کرتے ہوئے وزیرخزانہ ارون جیٹلی نے کہا کہ مالی سال کیلئے غیر منصوبہ جاتی اخراجات کے ساتھ بجٹ تخمینہ 1219892 کروڑ روپئے لگایا گیا ہے جس میں فرٹیلائزر کی سبسڈی اور مسلح افواج کے اخراجات کیلئے اضافی رقم مختص کی گئی ہے۔2013-14 کے مقابلے (453085 کروڑ روپئے) اس سال کیلئے منصوبہ جاتی اخراجات میں 26.9 فیصد کے اضافے کے ساتھ 575000 کروڑ روپئے مختص کئے گئے ہیں۔ وزیرخزانہ نے کہا کہ منصوبہ جاتی اخراجات میں اضافہ زراعت، صحت اور تعلیم میں اہلیت، دیہی سڑکوں اور قومی شاہراہوں کے بنیادی ڈھانچے، ریلوے نیٹ ورک میں توسیع، صاف توانائی اقدامات، آبی وسائل کے فروغ اور دریاؤں کے تحفظ کے منصوبے کیلئے کیا گیا ہے۔

کل اخراجات کا تخمینہ 1794892 کروڑ روپئے ہے، اس اخراجات کیلئے مجموعی ٹیکس وصولی کا تخمینہ 1364524 کروڑ روپئے لگایا گیا ہے۔اپنی پہلی بجٹ تقریر میں جناب جیٹلی نے کہا کہ مرکز کا حصہ 977258 کروڑ روپئے ہوگا۔ رواں مالی سال کیلئے ٹیکس سے علاوہ مالیہ 212505 کروڑ روپئے ہوگا جبکہ قرضوں کے علاوہ دیگر موصولہ رقومات 73952 کروڑ روپئے ہوں گے۔اس طرح مالی خسارہ مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کا 4.1 فیصد ہوگا اور مالیے کا خسارہ جی ڈی پی کا 2.9 فیصد ہوگا۔وزیرخزانہ نے جناب اٹل بہاری واجپئی کی این ڈی اے حکومت کے دوران اپنی بجٹ تقریر کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ شمال مشرقی خطے کے لئے ختم نہ ہونے والا لازمی 10 فیصد منصوبہ بند فنڈ شروع کیا گیا تھا۔ جناب ارون جیٹلی نے کہا کہ موجودہ بجٹ میں ایک نئے بیان کے تحت شمال مشرقی خطے کیلئے ایک علاحدہ منصوبہ جاتی رقم مختص کی گئی ہے۔ رواں مالی سال میں شمال مشرقی خطے کیلئے 53706 کروڑ روپئے مختص کئے گئے ہیں۔انھوں نے لوک سبھا میں پیش کئے گئے 2014-15 کے بجٹ میں عورتوں کے لئے 98030 کروڑ روپئے اور بچوں کی بہبود کیلئے 81075 کروڑ روپئے مختص کرنے کا اعلان کیا۔وزیرخزانہ جناب ارون جیٹلی نے بجٹ تقریر میں جلد ہی پارلیمنٹ میں غور خوض کے لئے زیر التوا بیمہ قوانین (ترمیمی) بل پیش کرنے کا اعلان کیا۔انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں بیمہ کے فوائد عوام کے بڑے طبقے تک نہیں پہنچتے کیونکہ عوام میں بیمہ کی معقولیت بہت کم ہے۔انہوں نے یہ یقین دلایا کہ حکومت تمام شرکاء کی مدد سے اس طرح کی صورتحال سے نمٹے گی۔ انہوں نے مالی شعبے کی اصلاحات کے تحت قانونی اقدامات کے حصے کے طور پر پرائز چٹ اور منی سرکولیشن اسکیم (بیننگ) ایکٹ 1978 کے تحت ریگولیٹری فرق کو ختم کرنے کی تجویز پیش کی۔انہوں نے کہا کہ اس سے کمپنیوں اور اداروں جنہوں نے کثیر تعداد میں غریب اور کمزور افراد کو دھوکہ دیا ہے ان کے خلاف مؤثر ضابطہ بنانے میں آسانی ہوگی۔وزیرخزانہ جناب ارون جیٹلی نے آج لوک سبھا میں اپنا پہلا بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ حکومت خوراک کے شعبے میں اصلاحات کے تئیں پابند عہد ہے۔وزیرخزانہ نے مزید کہا کہ فوڈ کارپوریشن آف انڈیا (ایف سی آئی) کی تشکیل نو، نقل وحمل اور تقسیم کے دوران ہونے والے نقصانات میں تخفیف اور عوامی نظام تقسیم (پی ڈی ایس) کو موثر بنانے سے متعلق اقدامات ترجیحی بنیادوں پر کئے جائیں گے۔جناب جیٹلی نے کہا کہ حکومت سماج کے کمزور طبقات کو گیہوں اور چاول مناسب قیمتوں پر مہیا کرانے کے تئیں پابند عہد ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ یہاں تک کہ اگر بارش میں کمی کی وجہ سے زرعی پیداوار میں معمولی کمی ہوتی ہے تو مرکزی پول میں اتنا ذخیرہ ہے جو اس کمی کو پورا کرنے کے لئے کافی ہوگا۔وزیر خزانہ نے کہا کہ ضرورت پڑنے پر قیمتوں کو قابو میں رکھنے کے لئے حکومت کھلے بازار میں سامان بیچنے کا نظم کرے گی۔وزیرخزانہ ارون جیٹلی نے بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ بینک زراعت کے شعبے کو مضبوطی کے ساتھ قرض فراہم کرا رہی ہے۔انہوں نے 2014-15 کے دوران زراعتی قرض کیلئے 8 لاکھ کروڑ روپے کا ہدف طے کیا ہے اور انہیں امید ہے کہ موجودہ مالی سال میں بینک اس ہدف سے تجاوز کر جائیں گے۔وزیرخزانہ نے کہا کہ کم مدتی فصل سے متعلق قرضوں کی اسکیم کے تحت بینک سات فیصد کی رعایتی شرح پر کسانوں کو قرضے دے رہے ہیں اور وقت پر قرض کی ادائیگی کیلئے انہیں تین فیصد کی مزید ترغیب دی جاتی ہیں۔انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ اسکیم 2014-15 میں جاری رہے گی۔وزیرخزانہ نے کہا کہ زرعی پیداوار کی شیلف لائف کو بڑھانے کیلئے ویئرہاؤسنگ صلاحیت میں اضافہ اور اس کے ذریعہ کسانوں کی آمدنی کی صلاحیت میں اضافہ بہت اہم ہے۔ ملک میں سائنسی ویئرہاؤسنگ بنیادی ڈھانچے کی دستیابی کی فوری ضرورت کے پیش نظر وزیرخزانہ نے سال 2014-15 کیلئے 5000 کروڑ روپے کا فنڈ مختص کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔فصلوں کیلئے قلیل مدتی قرض کے مقابلے میں زراعت کیلئے طویل مدتی قرضوں میں کمی ہوئی ہے۔

☆☆☆

شاہد حمید

ریلوے: ہندوستان کا سب سے بڑا ادارہ

حکومت نے اسے نئی زندگی دینے کا وعدہ کیا

ریلوے کو ہندوستان کا سب سے بڑا ادارہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ روزانہ بڑی تعداد میں مسافر اس کے ذریعہ سفر کرتے ہیں۔ ایک جگہ دے دوسری جگہ اشیا کی نقل وحمل میں اس کا بہت اہم رول ہے۔ اس کے پیش نظر اس کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ پارلیمنٹ میں وزیر ریلوے وی سدانند گوڑا نے 2014-15 کا جو بجٹ پیش کیا ہے، وہ موجودہ حالات میں عمدہ اور ترقی رخی ریل بجٹ تصور کیا جاسکتا ہے۔ اس میں تمام ایسے اقدامات کئے گئے ہیں جن کو اگر عملی شکل دے دی گئی تو وہ دن دور نہیں جب ریلوے اپنے حجم کے ساتھ ساتھ بڑے فوائد کا ذریعہ بھی بن جائے گا۔ اس میں کوئی دورائے نہیں کہ ریلوے کو اس وقت مشکلات اور چیلنجوں کا سامنا ہے نیز سیکورٹی اور تحفظ کے ساتھ ساتھ وسائل کی تنگی نے اس بہت بڑے ادارہ کے سامنے کئی سوالات کھڑے کر دیئے ہیں۔ ان تمام چیلنجوں کو سامنے رکھ کر ریلوے کے وزیر نے ٹھوس ترجیحات طے کی ہیں۔ اسی وجہ سے ریل بجٹ میں سلامتی کے تعلق سے لے کر تیز رفتار، مسافر سہولیات اور شفافیت کے تئیں متحرک نظر آتا ہے۔ حالیہ ریل بجٹ میں ٹھوس اور عملی اقدامات کئے گئے ہیں، جس سے مستقبل میں ریلوے کی حالت سدھرنے کا قوی امکان ہے نیز مسافروں کو بھی بہترین سہولیات ملنے کی توقع کی جارہی ہے۔ انڈین ریلوے آج روزانہ ڈھائی کروڑ مسافروں کو منزل مقصود تک پہنچا رہی ہے۔ دو سال قبل یہ 1007 ملین مال برداری کر کے چین، امریکہ اور روس کے ایک بلین ٹن کے کلب کا حصہ بن چکی ہے۔ ملک کی لائف لائن کہی جانے والی انڈین ریلوے میں پہلی بار زور دے کر رفتار توسیع کی بات کہی گئی ہے۔ 9 روٹو دہلی۔ آگرہ، دہلی۔ چندی گڑھ، دہلی۔ کانپور، کانپور۔ ناگپور، میسور۔ بنگلور۔ چنئی روٹ پر ہائی اسپیڈ ٹرینیں چلانے کا اعلان کیا گیا ہے جو خوش آئند بات ہے۔ ان کی رفتار 160 سے 200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی۔ حال ہی میں دہلی۔ آگرہ کے درمیان رفتار 160 کلومیٹر کی گئی ہے۔ اسی طرح احمد آباد سے ممبئی کے درمیان بلٹ ٹرین بھی چلانے کا بھی اعلان ہوا ہے جس کے لئے 60 ہزار کروڑ کی ضرورت ہے۔ اس کا سروے مکمل کرلیا گیا ہے۔ ریلوے کے وزیر نے ہائی سپیڈ ٹرینوں کو چلانے کو ترجیح بتایا ہے۔ ساتھ ہی وسائل کو حاصل کرنے کے لئے تمام متبادلات میں پی پی پی ماڈل پر خاص زور دیا گیا ہے۔ ہائی اسپیڈ ٹرینوں کو بھی اسی ماڈل کے تحت شرمند خواب بنانے کا عزم کیا گیا ہے۔

ریلوے کے وزیر نے بجٹ میں مالیاتی نظم وضبط پر خاص زور دیا ہے۔ اسی وجہ سے نئی ریل منصوبوں کا اعلان کرنے کے بجائے موجودہ منصوبوں کو ترجیحی بنیاد پر رقم دے کر جلد مکمل کرنے پر زور دیا ہے۔ دراصل میں ریلوے بجٹ میں سات اہم علاقوں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ یہ ہیں سیکورٹی، منصوبہ عمل، مسافر سہولیات اور خوردونوش کی خدمات، مالی نظم وضبط، وسائل کا انتظام، آئی ٹی اقدامات اور شفافیت کے ساتھ ریلوے کے نظام کو بہتر بنانے ان کو حقیقت میں بدلنے کے لئے ایک ٹھوس روڈ میپ بھی بنایا گیا ہے۔ ریلوے کی 2014-15 کی سالانہ منصوبہ بندی 65،445 کروڑ روپے کی ہے۔ اس میں اندرونی وسائل سے 15،350 کروڑ روپے اور بجٹی مدد 30،100 کروڑ روپے ہے۔ ریل بجٹ پیش کرتے ہوئے ریلوے کے وزیر جناب سدانند گوڑا نے اعتراف کیا کہ آج صرف چالو پروجیکٹوں کے لئے ریلوے کو پانچ لاکھ کروڑ روپے کی ضرورت ہے۔ اس میں سے ریل لائن سے متعلق 347 زیر ساعت ریل منصوبوں کو مکمل کرنے کے لئے 182 لاکھ کروڑ روپے کی بھاری رقم درکار ہے۔ ماضی کا تجربہ بتاتا ہے کہ وسائل کا انتظام کئے بغیر ہی ہر ریل بجٹ میں نئے منصوبوں شامل کرنے کی روایت سی بن گئی تھی۔ 2013-14 کے ریل بجٹ میں ہی 25 ہزار کروڑ سے زیادہ لاگت کی 23 نئی ریل منصوبوں شامل کر لی گئی تھیں۔ یہی نہیں 2014-15 کے عبوری ریل بجٹ میں ہی 71 نئی ٹرینوں کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ آج ریلوے کئی طرح کے دباؤ اور مالی بحران سے گذر رہا ہے۔ خاص طور پر دن بہ دن بڑھتے ہوئے آپریٹنگ اخراجات بے لگام ہوتے جا رہے ہیں۔ 2013-14 میں مجموعی آمدنی 1.30 لاکھ کروڑ تھی اور

4th فلور، P-91، گلی نمبر 2، نفیس روڈ (20 فٹا روڈ)، بٹلہ ہاؤس، نئی دہلی۔ 110025

آپریٹنگ کے اخراجات 1.30 لاکھ کروڑ روپے تھے۔

ریلوے مسافر خدمات کی توسیع کرتا جا رہا ہے لیکن ان کی خدمات پر ریلوے کا خسارہ باعث تشویش رفتار سے بڑھتا جا رہا ہے۔ 2001-02 میں مسافر خدمات پر جو خسارہ 4955 کروڑ روپے تھا، وہ اب 26 ہزار سے 30 ہزار کروڑ روپے کے درمیان پہنچ گیا ہے۔ ریلوے میں مسافر گاڑیاں مجموعی گاڑیوں کا 70 فیصد کے قریب ہیں۔ مگر آمدنی میں ان کی حصہ داری 28 فیصد سے بھی کم ہے۔ وہیں 30 فیصد مال گاڑیاں مجموعی آمدنی میں 65 فی صد کی حصہ دار رہی ہیں۔ ظاہر سی بات ہے کہ موجودہ حالت کو تبدیل کئے بغیر ریلوے کی آمدنی اور ترقیاتی منصوبوں کے مابین توازن قائم نہیں کیا جاسکتا۔

پارلیمنٹ میں صدر نے اپنے خطبہ میں کہا تھا کہ ریلوے کے ماڈرنائزیشن اور تجدید کے کام کو ترجیح دیتے ہوئے حکومت ہائی سپیڈ ٹرینوں لے منصوبے سمیت کئی کاموں پر زور دے گی۔ اسی طرح جلد خراب ہو جانے والی زرعی مصنوعات کی نقل وحمل کے لئے ملک میں خصوصی زراعے نیٹ ورک والے گلیارے ہوں گے اور نئے مالیاتی نظام سے ریلوں میں سرمایہ کاری میں اضافہ کیا جائے گا اور کوہستانی ریاستوں اور ملک کے شمالی مشرقی ریاستوں میں ریلوے کی توسیع کے ساتھ ریل تحفظ کے نظام کو جدید بنانے پر زور دیا جائے گا۔

ٹرینوں کی رفتار بڑھانے کی سمت میں کی گئی پہل کافی اہم کہی جاسکتی ہے کیونکہ اس مسئلے پر سیاسی قوت ارادی کا فقدان رہا ہے۔ انڈین ریلوے رفتار کے معاملے میں دنیا کے دیگر ممالک سے بہت پیچھے ہے۔ کئی ممالک میں 350 کلومیٹر کی رفتار سے گاڑیاں چل رہی ہیں لیکن ہندوستان میں سب سے تیز رفتار چلنے والی گاڑی کی رفتار صرف 160 کلومیٹر ہے اور وہ بھی دلی۔ آگرہ سیکشن پر۔ اس کی ایک بڑی وجہ زیادہ تر ریل ٹریکوں پر ٹریفک کا زبردست دباؤ ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ حکومت پہلے ہی 2012 میں قومی ہائی سپیڈ اتھارٹی وضع کر چکی ہے۔

ریلوے بجٹ پیش کرتے ہوئے ریلوے کے وزیر جناب ڈی وی سدانند گوڑا نے کہا ہے کہ انڈین ریلوے ہر چیز کی ڈھلائی کرتا ہے اور وہ کسی بھی ایسی چیز کی ڈھلائی سے کبھی انکار نہیں کرتا جو اس کے ویگنوں میں آجائے۔ سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ یہ ملک کے دفاعی ادارے کی سپلائی چین کی بنیاد ہے اور ملک کی سلامتی میں ایک اہم رول ادا کرتا ہے۔ ریلوے روزانہ 2 کروڑ 30 لاکھ مسافروں کو ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہنچاتا ہے لیکن ابھی تک بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہیں ٹرین کی سہولت میسر نہیں ہے۔ ریلوے ایک سال میں ایک بلین ٹن سے بھی زیادہ مال کی ڈھلائی کرتا ہے اور بندرگاہوں و کانوں سے مال صنعتی مقامات پر پہنچاتا ہے لیکن ملک کا بہت بڑا علاقہ ابھی تک ریلوے سے نہیں جڑ پایا ہے۔ گذشتہ برسوں میں مال کرایے کے کاروبار میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ لیکن انڈین ریلوے کے حصے میں ملک کے کل مال کرایے کا 31 فیصد ہی آیا ہے۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ جو پروجیکٹ چل رہے ہیں صرف انہیں کو مکمل کرنے کے لئے کل پانچ لاکھ کروڑ روپے یعنی تقریباً 50 ہزار کروڑ روپے سالانہ کی ضرورت ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ہوشیاری کے ساتھ اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ ذشتہ دس برسوں میں 60 ہزار کروڑ روپے مالیت کے 99 نئے لائن پروجیکٹوں کو منظوری دی گئی ہے جبکہ ابھی تک ان میں سے صرف ایک پروجیکٹ ہی مکمل ہو پایا ہے اور چار پروجیکٹ تو ایسے ہیں جو 30 سال سے چل رہے ہیں لیکن ابھی تک مکمل نہیں ہو پائے ہیں۔ وزیر موصوف نے کہا کہ جتنے زیادہ پروجیکٹوں کا ہم اضافہ کریں گے اتنا ہی ہمارے وسائل کم ہوتے جائیں گے اور پروجیکٹ کے مکمل ہونے کی مدت بڑھتی جائے گی۔

ریلوے بجٹ پیش کرتے ہوئے ریلوے کے وزیر جناب ڈی وی سدنند گوڑا نے کہا کہ جدت طرازی کے نتیجے میں لاگت میں بچت کے علاوہ ترغیبات کی شکل میں معقول مالیہ پیدا ہوگا۔ اس عمل کے علاوہ انجینئرنگ اور مینجمنٹ کے انڈر گریجویٹ مطالعات کے لئے سمر انٹرنشپ کی بھی تجویز پیش کی ہے۔ طلباء ریلویز کی کسی بھی اکائی میں یعنی سرکاری دائرہ کار کی اکائیوں اور پیداواری اکائیوں سے انٹرنشپ کر سکتے ہیں۔ ریلوے کے وزیر جناب ڈی وی سدانند گوڑا نے بتایا کہ ٹرینوں میں کھانے پینے کی خدمات کو بہتر بنانے اور معیاری صاف ستھرہ کھانا پینا فراہم کرنے کی غرض سے انڈین ریلویز کا مرحلہ وار ڈھنگ سے مشہور برانڈ کے تیار شدہ کھانے پیش کرنے کا منصوبہ ہے۔ پارلیمنٹ میں 2014-15 کا ریلوے بجٹ پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کیٹرنگ خدمات یعنی کھانے پینے کی سہولتوں میں بہتری لانے کے لئے انہوں نے تیسرے فریق کے ذریعہ معیاری ایشیورینس میکینزم پیش کرنے کی تجویز رکھی ہے، جن کا آڈٹ این اے بی سی بی کی تصدیق شدہ ایجنسیوں کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر صاف ستھرا اور ذائقہ دار کھانا پینا فراہم نہیں کیا گیا یا کھانے پینے کی خدمات معیاری نہیں ہوئی تو وینڈرس کے خلاف سخت کارروائی کی جائیگی نیز ان کے کانٹریکٹس بھی منسوخ کئے جاسکتے ہیں۔ وزیر موصوف نے کہا کہ انڈین ریلویز کا بڑے اسٹیشنوں پر فوڈ کورٹس کے قیام کی بھی تجویز ہے تاکہ ای میل، ایس ایم ایس اور اسمارٹ فون وغیرہ کے ذریعہ سفر کے دوران مقامی مزاج کے مطابق کھانے

پینے کے آرڈر کا متبادل فراہم کیا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ نئی دلی۔ امرتسر اور نئی دلی جموں توی اسٹیشنوں کے درمیان جلد ہی ایک پائلیٹ پروجیکٹ شروع کیا جائے گا۔ ریلوے کے وزیر جناب ڈی وی سدانند گوڑا نے کہا ہے کہ مسافروں کی حفاظت اور سلامتی انڈین ریلویز کے لئے مقدم ہے۔ 2014-15 کا ریلوے بجٹ پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ریلوے لائنوں کی تجدید، بغیر پھاٹک والے ریلوے کراسنگ کو ختم انڈر برج اور اوور برج روڈز کی تعمیر کے لئے 40000 کروڑ روپئے سے زائد کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

وزیر موصوف نے کہا کہ بجٹ میں انھوں نے انڈر برج سڑکوں اور اوور برج سڑکوں کی تعمیر کے لئے 1785 کروڑ روپئے کا التزام رکھا ہے اور ریاستی حکومتوں سے اس سلسلے میں اپنی تجاویز بھیجنے اور اپنے حصے کا فنڈ جاری کرنے کی درخواست کی ہے۔

انھوں نے کہا کہ انڈین ریلویز میں 30348 لیول کراسنگس ہیں جن میں سے 11563 کراسنگ بغیر پھاٹک والے ہیں۔ ہر ایک پھاٹک کا تفصیلی مطالعہ کیا جائے گا اور موقع کی صورتحال کے مطابق ان میں معقول تبدیلی کے ساتھ انہیں ختم کرنے کے اقدام کئے جائیں گے۔انھوں نے کہا کہ انڈین ریلویز نے ریلوے لائن اور ویلڈنگ میں کریک کا پتہ لگانے کے لئے جدید وھیکل بورن الٹرا سونک فلا ڈٹکشن سسٹم (یو پی آر ڈی) کے استعمال کی تجویز پیش کی ہے۔یو پی آر ڈی کا دو مقامات پر تجربے کی بنیاد پر استعمال کیا جائے گا۔انھوں نے کہا کہ مسافروں کی حفاظت کو بہتر بنانے کی غرض سے انھوں نے ریل گاڑیوں کے روانہ ہونے سے قبل مین اور مضافاتی کوچ دونوں میں مسافر ڈبوں کے دروازوں کے خودکار طریقے سے بند ہونے کی ٹیکنالوجی شروع کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ تجربے کی بنیاد پر یہ پروجیکٹ محدود ریل گاڑیوں میں چلایا جائے گا۔

انھوں نے کہا کہ ریلوے اسٹیشنوں پر ریلوے کی سلامتی کو مستحکم کرنے کی غرض سے 17000 آر پی ایف کانسٹیبل تقرر کئے گئے ہیں اور یہ جلد ہی تعیناتی کے لئے دستیاب ہوں گے۔انھوں نے کہا کہ 4000 خاتون آر پی ایف کانسٹیبل کی بھرتی کی بھی تجویز ہے۔انھوں نے مزید کہا کہ ریلوے پی پی پی کی وساطت سے اسٹیشنوں کے گرد دیواروں کی تعمیر کے امکانات تلاش کرے گا۔

ریلوے کے وزیر جناب ڈی وی سدانند گوڑا نے ریلوے اسٹاف کی فلاح و بہبود اور ہنر مندی کے فروغ کے لئے بہت سے اقدامات کا اعلان کیا ہے۔پارلیمنٹ میں 2014-15 کا ریلوے بجٹ پیش کرتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ ان اقدامات میں اسٹاف کے فائدے کے لئے فنڈ کی رقم میں اضافہ شامل ہے، جو فی کس پانچ سو روپئے سے بڑھا کر آٹھ سو روپئے فی کس کیا جائے گا۔ ریلوے ملازمین کے ہونہار بچوں کے لئے ایک خصوصی اسکیم بھی شامل ہے جس میں ہونہار بچوں کے لئے تعلیمی اور کھیلوں میں غیر معمولی کارکردگی دکھانے پر یہ خصوصی اسکیم لاگو کی جائے گی۔

ان اقدامات میں اسپتال مینیجمنٹ انفارمیشن سسٹم کا استعمال بھی شامل ہے تاکہ سبھی ہیلتھ یونٹوں، ڈویزنل اسپتالوں اور سینٹرل اسپتالوں کے ساتھ ساتھ پینل میں شامل اسپتالوں کو مربوط کیا جاسکے۔لوکو کیبنوں میں ایئر کنڈیشن فراہم کرنے کے امکانات کا پتہ لگانا بھی ان اقدامات میں شامل ہے۔انہوں نے کہا ریلوے تکنیکی اور غیر تکنیکی مضامین دونوں کے لئے ایک ریلوے یونیورسٹی کے قیام پر بھی غور کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انڈین ریلویز ریلویز گریجویشن اور ہنر مندی کے فروغ کے لئے ریلویز سے متعلق مضمون شروع کرنے کے لئے تکنیکی اداروں کے ساتھ سمجھوتہ کرے گا۔اسی دوران بنیادی سطح پر اسٹاف کو تکنیکی اور غیر تکنیکی نوعیت کے قلیل مدتی کورسوں کے لئے بھیجا جائے گا جن میں مقامی تکنیکی اداروں کو شامل کیا جائے گا۔ ہندوستان اور بیرون ملک میں مناسب اداروں میں سبھی سطح کے اسٹاف اور افسروں کو ہائی اسپیڈ، ہیوی ہال آپریشن جیسے خصوصی شعبوں سے روشناس کرایا جائے گا۔ریلوے کے وزیر جناب ڈی وی سدانند گوڑا بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ریلوے کی منصوبہ بندی اور انتظام کے مختلف پہلوؤں کی اسٹراٹیجک نظم کی ضرورت ہے۔اس ضرورت کی تکمیل کے لئے درج ذیل اقدامات کی تجویز ہے:

(i) تقریباً پلان ہولی ڈے کا طریقہ کار۔

(ii) جاری پروجیکٹوں کی تکمیل کے لئے ترجیح اور وقت کا تعین۔

(iii) ریل بنیادی ڈھانچے کے لئے فنڈ حاصل کرنے کا طریقہ کار وضع کرنا۔

(iv) خریداری میں کلیدی شراکت اور شفافیت۔

(v) درآمد شدہ پروڈکٹس کی اندرون ملک تیاری۔

(vi) بین الاقوامی طریقہ کار کے مساوی سیفٹی کے معیارات اپنانا اور حادثات کے اسباب کا پتہ لگانے کے لئے سیمولیشن سینٹر کا قیام۔

(vii) لوکوموٹیوز، کوچیز اور ویگن لیزنگ مارکٹ کی حوصلہ افزائی۔

ریلویز بی او ٹی اور سالانہ روٹ کے ذریعہ سرکاری نجی شراکت داری کے تحت سرمایہ کاری راغب کرنے کے لئے صنعتی گھرانوں کے ساتھ رابطہ بڑھائے گا اور اس سلسلے میں مزید اقدامات کرے گا۔ اس کے علاوہ اس مقصد کے لئے بھیڑ بھاڑ والے راستوں پر آٹھ سے دس صلاحیت بڑھانے والے پروجیکٹ کی نشاندہی کرے گا۔

پارلیمنٹ میں ریلوے بجٹ پیش کرتے ہوئے ریلویز کے وزیر جناب ڈی وی سدانند گوڑا نے کہا کہ زونل ریلویز کو اس طرح کے پروجیکٹوں کو حتمی شکل دینے اور انہیں نافذ کرنے کے لئے مناسب طور پر بااختیار بنایا جائے گا۔

وزیر موصوف نے کہا منظور کئے گئے بہت سے پروجیکٹوں کے زیر التوا ہونے کے ساتھ ہی ریلویز کے لئے فنڈ سب سے بڑا چیلنج رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پرائیویٹ سرمایہ کاری اور بندرگاہ کو جوڑنے والے کچھ پروجیکٹوں کے لئے کسٹمر فنڈنگ اور کچھ دیگر پاور سیکٹر کے پروجیکٹ شروع کئے گئے ہیں۔ اگر بنیادی ڈھانچے کی تشکیل کی رفتار ضرورت کے مطابق برقرار رکھی گئی تو اس طرح کی مزید ضرورتیں سامنے آئیں گی۔ جناب گوڑا نے کہا کہ ہندوستانی ریلویز نے بندرگاہ کے فروغ کے لئے ساگر مالا پروجیکٹ کے مطابق سرکاری پرائیویٹ شراکت داری کی طرز پر فنڈ کے ذریعہ بندرگاہ کو جوڑنے کو ترجیح دی ہے۔ ریلویز پرائیویٹ شراکت داری کے ذریعہ نئے اور آئندہ تیار ہونے والی بندرگاہوں کے لئے رابطہ کی سہولت پیدا کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ اب تک اصولی طور پر ہندوستانی ریلویز کی شراکت داری طرز کی پالیسی کے تحت جے گڑھ، دِگھی، ریواس، ہزیرہ، تونا، دھولیرا اور استر نگا کی بندرگاہوں کے لئے ریل رابطہ بنانے کو منظوری دی گئی ہے جس پر چار ہزار کروڑ روپئے سے زیادہ کا خرچ آئے گا۔ ریلوے بجٹ 2014-15 پیش کرتے ہوئے ریلوے کے وزیر نے کہا کہ 58 نئی ریل گاڑیاں شروع کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ان میں 5 جن سادھارن ریل گاڑیاں، 5 پریمیم ریل گاڑیاں، 6 اے سی ایکسپریس ریل گاڑیاں، 27 ایکسپریس ریل

گاڑیاں، 6 مسافر ریل گاڑیاں، دو ایم ای ایم یو اور 5 ڈی ای ایم یو شامل ہیں۔ انھوں نے مزید کہا ہے کہ گیارہ ریال گاڑیوں کی مسافت میں توسیع کی بھی تجویز ہے۔ جناب گوڑا نے کہا کہ ان خدمات سے وہ مکالمے پورے ہوں گے جو اسپیشل مواقع پر کئے جاتے ہیں۔ انھوں نے تعطیل اور تہواروں کے دوران بھیڑ بھاڑ کو ختم کرنے کے لئے اسپیشل ریل گاڑیاں چلتی رہیں گی۔

نئی ریل گاڑیاں

جن سادھارن ٹرین

ا۔احمد آباد- دربھنگہ جن سادھارن ایکسپریس براستہ سورت۔

۲۔جے نگر- ممبئی جن سارھان ایکسپریس

۳۔ممبئی- گورکھپور جن سادھان ایکسپریس

۴۔سہرسہ- آنند وہار جن سادھارن ایکسپریس براستہ موتیہاری

۵۔سہرسہ-امرتسر جن سادھارن ایکسپریس

پریمیم ٹرین

ا۔ممبئی سینٹرل-نئی دہلی پریمیم اے سی ایکسپریس

۲۔شالیمار-چنئی پریمیم اے سی ایکسپریس

۳۔سکندرآباد-حضرت نظام الدین

۴۔جے پور-مدورئی

۵۔کمکھیا-بنگلورو

اے سی ایکسپریس ریل گاڑیاں

ا۔وجے واڑہ- نئی دہلی اے پی ایکسپریس (رازانہ)

۲۔لوکمانیہ تلک (ٹی) لکھنؤ (ہفتہ وار)

۳۔ناگپور-پونہ (ہفتہ وار)

۴۔ناگپور-امرتسر (ہفتہ وار)

۵۔ناہرلاگن-نئی دہلی (ہفتہ وار)

۶۔نظام الدین-پونے (ہفتہ وار)

جن ریل گاڑیوں کی مسافت میں توسیع کی گئی

ا۔ 22409/22410 آنند وہار سہرام غریب رتھ ایکسپریس، گیا تک۔

۲۔12455/12456 دہلی سرائے روہیلا سری گنگانگر ایکسپریس، بیکانیر تک۔

۳۔15331/15332 گونڈیا-مظفرپور ایکسپریس، برونی تک۔

۴۔12001/12002 نئی دہلی - بھوپال شتابدی ایکسپریس، حبیب گنج تک۔

۵۔54502لدھیانہ- ہسار پیسنجر سادل پور تک

۶۔55007/55008 سون پور- کپتان گنج پیسنجر، گورکھپور تک۔

۷۔55072/55073 گورکھپور- تھاوے پیسنجر، سیوان تک۔

۸۔63237/63238 بکسر-مغل سرائے ایم ای ایم یو، وارانسی تک۔

۹۔63208/63211 جھاجھا- پٹنہ ایم ای ایم یو، جیسی ڈیہہ تک۔

۱۰۔64221/64222 لکھنؤ- ہردوئی ایم ای ایم یو، شاہجہانپور تک

۱۱۔68002/68007 ہاوڑہ - بیلدا ایم ای ایم یو، جالیسر تک

ریلویز کے وزیر جناب ڈی وی سدانند گوڑا نے پارلیمنٹ میں 2014-15 کا ریلوے بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ریلویز کی مالی حیثیت میں عبوری بجٹ کے پیش ہونے اور فروری میں ووٹ آن اکاؤنٹ کے پاس ہونے کے بعد سے تبدیلی آئی ہے۔ انہوں نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ ریلویز نے 1050.18 ملین ٹن کی ڈھلائی کی۔ سامان سے جو کمائی ہوئی وہ صرف چورانوے کروڑ روپئے کم تھی۔ مسافروں کی تعداد بھی نظر ثانی شدہ نشانے سے چھیالیس ملین کم رہی اور مسافروں سے کمائی نظر ثانی شدہ نشانے سے 968 کروڑ روپئے کم تھی۔ 2013-14 میں اندرونی وسائل پیدا کرنے کا منصوبہ 11,710 کروڑ روپئے تھا جبکہ نظر ثانی شدہ نشانہ 14,496 کروڑ روپئے تھا اس طرح یہ 2,786 کروڑ روپئے کم رہا۔ 2013-14 میں ریلوے ٹریفک کی ترقی میں نظر ثانی شدہ نشانے کے برخلاف کمی دیکھی گئی تاہم اخراجات میں اضافہ ہوا اور یہ تخمینے سے کہیں زیادہ تھا۔

ریلوے کے وزیر جناب سدانند گوڑا نے کہا ہے کہ کاروباری مسافروں کے لئے بہتر خدمت کے اضافے کی غرض سے انڈین ریلویز نے فیس کی ادائیگی کی بنیاد پر منتخب ریل گاڑیوں میں ورک اسٹیشن فراہم کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ ریل بجٹ 15-2014 پیش کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ پائلٹ پروجیکٹ اسی سال شروع ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ انڈین ریلویز انٹرپرائز ریسورس پلاننگ سولوشن کمپیوٹر پر مبنی امداد بھی فراہم کر رہا ہے تاکہ اس میں تسلسل لایا جاسکے۔ اس کی شروعات درج ذیل پہلوؤں کے ساتھ کی جائے گی۔

ا۔انڈین ریلویز نے پانچ سال کے اندر پیپر لیس دفاتر کا قیام۔

۲۔نیکسٹ جنریشن ٹکٹ ریزرویشن سسٹم۔

۳۔تمام اے ون اور اے زمرے کے ریلوے اسٹیشنوں اور منتخب ریل گاڑیوں میں وائی فائی خدمات۔

۴۔ریل گاڑیوں اور وائلنگ اسٹاف کی بروقت ٹریکنگ

۵۔مسافروں کے لئے موبائل پر مبنی ویک اپ کال سسٹم

۶۔موبائل پر مبنی منزل پر پہنچنے سے متعلق الرٹ

۷۔اسٹیشن نیوی گیشن انفارمیشن سسٹم

۸۔پی پی پی کے ذریعے تمام ٹکٹ کاؤنٹروں پر ڈوئل ڈسپلے فیر ریپیٹر کی توسیع

۹۔اسٹیشنوں (بنگلورو ماڈل) پر ڈیجیٹل ریزرویشن چارٹ

۱۰۔کمپیوٹرائزڈ پارسل مینجمنٹ سسٹم کی توسیع،

۱۱۔شناخت شدہ اسٹیشنوں پر مجوزہ پک اَپ سینٹر کے ذریعے مختلف ای کامرس کمپنیوں کو لاجسٹک امداد کی توسیع

۱۲۔ریل ٹیل اوا ایف سی نیٹ ورک کے ذریعہ دور دراز کے علاقوں میں ریلوے عملہ کے بچوں کو تعلیم کی

فراہمی۔

ریلوے کے وزیر جناب ڈی وی سدانند گوڑا نے پارلیمنٹ میں ریل بجٹ 2014-15 پیش کیا۔ اس کی اہم خصوصیات یہ ہیں کہ مسافر سہولیات میں اضافہ ہوا ہے، مزید حفاظت کے اقدامات کئے گئے ہیں، پروجیکٹوں کی بروقت تکمیل اور آمدنی میں اضافے کا بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ بجٹ میں ریل سفر کو محفوظ اور آرام دہ بنانے کیلئے کثیر رخی اقدامات کئے گئے ہیں۔ زیادہ توجہ مسافر سہولیات، صفائی ستھرائی اور ریلوے اسٹیشن پر بہتر نظم ونسق پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ اب اہم ریلوے اسٹیشنوں پر فٹ اوور برج، ایسکلیٹر اور لفٹ ہوں گے۔ ریلوے کے نظم ونسق کو زیادہ بہتر بنانے کیلئے بجٹ میں عملے کی آرا سے استفادہ کیلئے انوویشن اینڈ انکیوبیشن سینٹر کے قیام کے علاوہ تکنیکی اور غیر تکنیکی موضوعات میں ٹریننگ کیلئے یہ ریل یونیورسٹی کے قیام کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

ریل بجٹ میں 58 نئی ریل گاڑیوں کے علاوہ موجود 11 ریل گاڑیوں کی مسافت میں توسیع کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ بجٹ تخمینوں کے مطابق مختلف وسائل سے ریلوے کو 2014-15 کے دوران 164374 کروڑ روپئے کی آمدنی ہوئی ہے اور یہ 149176 کروڑ روپئے خرچ کرے گی۔

ریلوے کے وزیر جناب ڈی وی سدانند گوڑا نے کہا ہے کہ تمام بڑے ریلوے اسٹیشنوں پر مسافروں کی سہولت کیلئے فوٹ اوور برج، اسکلیٹر ز اور لفٹ کا انتظام کیا جائے گا۔ یہ سہولتیں پی پی پی کے ذریعہ بھی فراہم کرائی جائیں گی۔ پارلیمنٹ میں 2014-15 کا ریلوے بجٹ پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس سال ریلوے اسٹیشنوں پر وافر مقدار میں پانی کی سپلائی، پلیٹ فارم شیلٹر اور بیت الخلاء کا انتظام کرنے کے لئے ریلوے پوری تندہی سے کوشش کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ سبھی بڑے ریلوے اسٹیشنوں پر کسی بھی پلیٹ فارم پر با آسانی پہنچنے میں مدد کرنے کے لئے معذور افراد اور بزرگ شہریوں کے لئے بیٹری سے چلنے والی گاڑیوں کی سہولت فراہم کرانے کی تجویز ہے۔

انہوں نے کہا کہ اسٹیشنوں پر مسافروں کو سہولتیں مہیا کرانے کے لئے اشخاص، این جی اوز، ٹرسٹوں، خیراتی اداروں، کارپوریٹوں وغیرہ کو شامل کئے جانے بھی تجویز ہے۔ ریلوے کے وزیر جناب ڈی وی سدانند گوڑا نے اعلان کیا ہے کہ اس سال صفائی ستھرائی کے لئے بجٹ میں گذشتہ سال کے مقابلے میں 40 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ یہاں پارلیمنٹ میں 2014-15 کا ریلوے بجٹ پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 50 بڑے اسٹیشنوں پر صفائی ستھرائی کے کاموں کی پروفیشنل ایجنسیوں کو آؤٹ سورسنگ اور اسٹیشنوں پر صفائی ستھرائی برقرار رکھنے کی خصوصی ذمہ داری کے لئے اس پر توجہ دینے کے واسطے ایک علیحدہ ہاؤس کیپنگ شعبہ قائم کرنے کی تجویز ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسٹیشنوں کے رکھ رکھاؤ کے لئے ایک فنڈ قائم کیا جائے گا۔

وزیر موصوف نے کہا کہ اسٹیشنوں پر سی سی ٹی وی کا استعمال صفائی ستھرائی کے کاموں کی نگرانی کے لئے بھی کیا جائے گا۔ سبھی پی آر ایس ٹکٹوں کی پشت پر کل ہند سطح کے شکایت/ہیلپ لائن نمبر درج ہوں گے۔ وقفے وقفے سے تھرڈ پارٹی کے معائنے کا نظام بھی شروع کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ اسٹیشنوں میں پٹریوں اور پلیٹ فارم اپرینس پر رفع حاجت کی وجہ سے گندگی پھیلنے کے مسئلے کو کم کرنے کے مقصد سے ریل گاڑیوں میں وافر تعداد میں بایو ٹائلٹس کا اضافہ کیا جائے ہے۔

وزیر موصوف نے کہا کہ اس وقت 400 ریل گاڑیوں پر مہیا کرائی جانے والی آن بورڈ ہاؤس کیپنگ سروسز کا مسافروں نے خیر مقدم کیا ہے۔ اس کو سبھی اہم ٹرینوں میں شروع کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اے سی کوچز میں فراہم کرائے جانے والے بستر کے معیار کو بہتر بنانے کے مقصد سے انڈین ریلوے کی مشینی لانڈرنگ میں اضافے کی تجویز ہے۔

یہ بات خوش آئند ہے کہ حکومت نے سیکورٹی اور سلامتی کی سمت میں کچھ اقدامات کئے ہیں۔ اس میں تصادم مخالف آلات کی تنصیب، ٹرین پروٹیکشن وارننگ سسٹم، ٹرین مینجمنٹ سسٹم، سگنلنگ نظام کو جدید، مواصلات کے نظام کو بہتر بنانا وغیرہ اہم ہیں۔

ریل بجٹ میں ملک کے شمال مشرقی ریاستوں اور دیگر کوہستانی ریاستوں میں ریل سہولیات کی توسیع کو تقویت دی گئی ہے۔ حال ہی میں پہلی بار اروناچل پردیش ریلوے کی مین اسٹریم میں شامل ہوا۔ اب گوہاٹی اور اگرتلہ کے بعد ریلوے کے نقشہ پر شامل ہونے والا ایٹانگر شمال مشرق کا تیسرا دارالحکومت بن گیا ہے لیکن امپھال، شیلانگ، گینگ ٹاک اور کوہیما جیسی راجدھانیاں اب بھی ریلوے کی سیٹی سننے کی منتظر ہیں۔ آزادی کے بعد شمال مشرقی میں تین ہزار کلومیٹر سے بھی کم ریل لائنیں بن پائیں۔ اس میں بھی خاص ترقی یہاں کے ریلوے پروجیکٹوں کے قومی پروجیکٹوں کا اعلان کرنے کے بعد شروع ہوئی۔ آج بھی شمال مشرقی میں صرف آسام میں ریلوے کی لائف لائن کہا جا سکتا ہے۔ میگھالیہ میں ریلوے لائن کی آہٹ سنائی دے رہی ہے، لیکن ناگالینڈ میں آج بھی آٹھ کلومیٹر سے زیادہ ریل لائن نہیں ہے۔ تری پورہ میں محض 158 کلومیٹر ریل لائن ہے۔ اس علاقے میں ریل بجلی سے نہیں چل رہے۔ اس سب کے پیش نظر موجودہ بجٹ میں سکم کو چھوڑ کر ریل خدمات سے محروم پانچ دارالحکومتوں کو 2017 تک ریل لائن سے جوڑنے کا عہد کیا گیا ہے۔ اسی طرح کشمیر کی ریل لائن کو بھی مکمل کر کے کشمیر کو ملک سے جوڑنے کی سمت میں کئی ٹھوس قدم اٹھائے جا رہے ہیں۔ مختصر کہا جاسکتا ہے کہ نئی حکومت ریلوے کو ترقی دینے کے لئے پرعزم ہے۔ اس بات کی توقع کی جانی چاہئے کہ وزیر ریلوے نے جن عزم کا اظہار اپنی تقریر میں کیا ہے، وہ یقیناً شرمندہ تعبیر ہوں گے۔

☆☆☆

نسیم الدین

بجٹ اصطلاحات:

دلچسپ معلومات

بجٹ کی اصلاحات بہت پیچیدہ ہوتی ہیں۔ یہاں قارئین کو اس کی اصطلاحات سے واقف کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔

ریونیو بجٹ (آمدنی والا بجٹ): اس میں سرکار کو جن مدات سے آمدنی ہوتی ہے' ان کا ذکر ہوتا ہے (مثلاً سرکار کو ٹیکسوں سے ہونے والی آمدنی اور دیگر مدات کے تحت ہونے والی آمدنی) اور اسی کے ساتھ اس آمدنی سے پورے کئے جانے والے اخراجات کو بھی واضح کیا جاتا ہے۔

ٹیکسوں سے ہونے والی آمدنیاں: اس مد میں ٹیکسوں سے ہونے والی آمدنی کی وضاحت ہوتی ہے اور مرکزی حکومت جو دیگر محصولات عائد کرتی ہے اور ان سے جو آمدنی ہوتی ہے' وہ بھی واضح کر دی جاتی ہے۔

دیگر آمدنیاں: اس کے تحت سرکار جو سرمایہ کاری کرتی ہے اور اس پر جو منافع ہوتا ہے یا بطور سود جو رقم ملتی ہے' اس کی وضاحت ہوتی ہے' اسی کے ساتھ سرکار کو دیگر خدمات پر جو فیس ملتی ہے یا آمدنی ہوتی ہے' اس کا بھی بیان ہوتا ہے۔

ریونیو ایکس پنڈیچر (مالیہ اخراجات): یہ وہ اخراجات ہیں جو سرکار کو چلانے ہوتے ہیں۔ یہ مجموعی نوعیت کے اخراجات ہیں۔ اس خرچ میں وہ رقم بھی شامل ہے جو سرکار کو بطور سود ادا کرنی پڑتی ہے۔ یہ سود اس رقم پر لگتا ہے جو وہ بطور قرض یا بطور سبسڈی یا امدادی رقومات کے لیتی ہے۔ موٹے طور پر یہ وہ رقم ہوتی ہے جس کو خرچ کرنے سے سرکار کا اثاثہ نہیں بنتا۔ اس طرح کے اخراجات ریوینو ایکس پنڈیچر کی مد کے تحت آتے ہیں۔ ریاستی حکومتوں کو تمام وہ رقومات جو گرانٹ کے طور پر دی جاتی ہیں یا جو رقم دیگر فریقوں کو دی جاتی ہے' ان کو بھی اسی مد کے تحت رکھا جاتا ہے' بھلے ہی ان میں سے بطور گرانٹ دی گئی رقم سے کچھ اثاثہ جات ہی کیوں نہ بن گئے ہوں۔

سرمایہ بجٹ (کیپٹل بجٹ): اس مد کے تحت سرمایہ سے ہونے والی آمدنی اور ادائیگیوں دونوں کو درج کیا جاتا ہے۔ اس میں سرکاری کھاتے کے لین دین کو بھی شامل کرلیا جاتا ہے۔

سرمایہ سے ہونے والی آمدنی:

سرمایہ آمدنی کے کچھ مدات یہ ہیں: قرضوں کی وہ رقومات جو سرکار عوام سے لیتی ہے' ان کو منڈی سے لئے جانے والے قرضے بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ رقم جو سرکار ریزرو بنک سے لیتی ہے' یا دیگر فریقوں سے حاصل کرتی ہے' یہ رقم ٹریژری بلوں کی فروخت سے حاصل کی جاتی ہے یا غیر ملکی تنظیموں یا سرکاروں سے قرض کی صورت میں لی جاتی ہے۔ مزید برآں مرکزی سرکار ریاستوں یا مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو جو قرض دیئے ہوتی ہے' ان کی واپسی سے بھی مرکزی سرکار کو آمدنی ہوتی ہے۔ اس طرح دیگر پارٹیوں کی طرف سے وصول کی جانے والی قرضوں کی رقومات سے بھی سرکاری آمدنی ہوتی ہے۔

سرمایہ کی ادائیگی: سرکار کو اراضی' عمارات' مشینری' ساز و سامان وغیرہ کی خرید پر سرمایہ لگانا پڑتا ہے' اس کے ساتھ ساتھ مرکزی سرکار کی طرف سے ریاستی حکومتوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو قرضوں اور پیشگی رقومات کے انداز پر سرمایہ فراہم کیا جاتا ہے۔ مزید برآں سرکار کو حصص کی خرید پر بھی رقومات صرف کرنی پڑتی ہیں۔ مرکزی سرکار' سرکاری کمپنیوں' کارپوریشنوں اور دیگر پارٹیوں کو بھی قرض دیتی ہے۔

گرانٹ کے طور پر حاصل کی جانے والی رقومات کے مطالبے: یہ ایک ایسی شکل ہے جس میں سالانہ مالیاتی گوشواروں میں شامل اخراجات کا اندازہ مرتب کرلیا جاتا ہے اور پھر ان کی منظوری لوک سبھا سے حاصل کی جاتی ہے۔ ہر وزارت اور ہر محکمے کے لیے درکار رقومات کی منظوری لوگ سبھا سے لے لی جاتی ہے۔ البتہ بڑے محکموں اور وزارتوں کے لیے ایک سے زیادہ ڈیمانڈ فار گرانٹ (امدادی رقومات کا مطالبہ) پیش کیا جاتا ہے:

فائیننس بل: اس بل کے ذریعے سے درج ذیل سرکاری تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔

R 215/2' گلی نمبر 9' رمیش پارک' نئی دہلی۔110092

۱۔نئے ٹیکسوں کو عائد کرنے کی تجویز۔

۲۔ٹیکسوں کے موجودہ ڈھانچے میں ردوبدل کی تجویز۔

۳۔ٹیکسوں کی موجودہ شرح کو اس تاریخ سے آگے تک جاری رکھنے کی تجویز جو پارلیمنٹ نے پہلے سے منظور کر رکھی ہے۔

بنیادی خسارہ: مالی خسارہ کی رقومات پر سے سود کی رقم کی منہائی کے بعد جو رقم بچتی ہے، وہ بنیادی خسارہ کی مد میں آتی ہے۔

توازن ادائیگی: ایک سال کے دوران ملک کی تجارت اور مالیاتی لین دین، دنیا کے باقی حصوں کے ساتھ اس سلسلے کا گوشوارہ توازن ادائیگی بتاتا ہے۔

سرمایہ منافع ٹیکس: اثاثہ کی فروخت سے ہونے والے منافع پر ٹیکس، جو ابتدا میں اثاثہ کے لیے ادا کی گئی رقم سے زیادہ ہو۔

مبادلہ کی صلاحیت: بین اقوامی ریزرو اثاثہ کی غیر ملکی کرنسی، کس حد تک کسی دوسری غیر ملکی کرنسی سے بدلی جاسکتی ہے یا کسی بین اقوامی ریزرو اثاثہ کے بدلے میں دی جاسکتی ہے، یہ صنعت مبادلہ کی صلاحیت کی مظہر ہوتی ہے۔

تلافی محصول: ایک درآمد شدہ مصنوعہ مال پر عائد شدہ ٹیکس جس کی وجہ سے اندرون ملک بازار میں اس کی قیمت میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ یہ ایک طرح سے دیگر ملکوں کی طرف سے اپنایا گیا تجارت کا ناجائز طریقہ ہے جس کے توڑ اور جس کی تلافی کے لیے یہ ٹیکس لگایا جاتا ہے۔

قومی قرضے: یہ وہ رقم ہے جو مرکزی سرکار نے اندرون ملک اور غیر ملکی قرض دینے والوں سے لی ہوتی ہے۔

سرکاری قرضے: جن قومی قرضوں اور دیگر متفرق قرضوں کے لیے حتمی طور پر سرکار ذمہ دار ہوتی ہے، اس میں قومی ملکیت میں چل رہی صنعتوں کے جمع شدہ قرضے اور مقامی حکام یا لوکل اتھارٹیز کے قرضے بھی شامل ہوتے ہیں۔

براہ راست ٹیکس: گھروں اور کاروبار میں حاصل شدہ آمدنی اور دولت پر سرکار جو ٹیکس لگاتی ہے، وہ اسی مد کے تحت آتا ہے۔

براہ راست سرمایہ کاری: مشینری، پلانٹ اور اسٹاک جیسے اثاثہ جات پر جو رقم خرچ کی جاتی ہے، وہ براہ راست سرمایہ کاری کے عنوان سے جانی جاتی ہے۔

دوہرے ٹیکس: آمدنی اور منافع پر ٹیکس جو پہلے اس ملک میں لگتا ہے جہاں سے کہ وہ رقم حاصل کی گئی ہے اور دوبارہ پھر اس ملک میں لگتا ہے جہاں کہ وہ رقم بھیجی گئی ہے، کیوں کہ یہ رقم کمانے والے نے اپنے گھر بھیجی ہے۔ اس طرح اس پر دوبارہ ٹیکس عائد ہوجاتا ہے۔

سود کی نافذ العمل شرحیں: کسی بانڈ کی قیمت خرید پر جو شرح سود واجب الادا ہوتی ہے، وہ اسی نام سے جانی جاتی ہے۔

مالی پالیسی: یہ نظم ونسق کے مطالبے کے تحت ایک پالیسی ہے جو اقتصادی سرگرمیوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ یہ ضرورت سرکاری اخراجات پر نگرانی اور ٹیکسوں کی وصولی اور نفاذ کے نظام پر نگرانی کے ذریعے پوری کی جاتی ہے۔

بالواسطہ ٹیکس: سامان اور خدمات پر سرکار کی طرف سے عائدہ کردہ ٹیکس بالواسطہ ٹیکس کے زمرے میں آتا ہے۔

خمیدہ نفاذ: کسی بھی ملک میں توازن ادائیگی اگر ابتدا میں اس لیے خسارہ میں آئی ہو کہ ابتدا میں اس کی کرنسی کے زر مبادلہ کی شرح میں کمی کردی گئی ہو اور پھر اس میں اضافہ کردیا گیا ہو، اس طرح کے رجحان کو خمیدہ نفاذ یا Curve Effect کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

مالیاتی پالیسی: یہ اقتصادی پالیسی کے حوالے سے ایک ایسا طریقہ ہے جو فراہمی زر سے جڑا ہوا ہے اور قرضہ کی رقم اور شرح سود بھی اسی سے وابستہ ہیں۔ ان طریقوں سے معیشت میں اخراجات کی سطح کو کنٹرول کیا جاتا ہے۔

ٹیکسوں کی ادائیگی سے پہلو تہی: قانونی ذرائع سے ٹیکسوں کی ادائیگی سے بچنے کے لیے جو کوششیں کی جاتی ہیں، اسے ٹیکسوں سے بچنے کی کوشش کا عنوان دیا جاتا ہے۔

ٹیکسوں کی چوری: غیر قانونی ذرائع سے ٹیکسوں کی ادائیگی سے بچنے کی کوشش اسی نام سے پکاری جاتی ہے۔

ٹیکسوں کا ڈھانچہ: ٹیکس حکام جس پورے نظام سے ٹیکسوں کی وصولی کے لیے کوشش کرسکتے ہیں، وہ پورا دائرہ ٹیکسوں کا بنیادی ڈھانچہ کہلاتا ہے۔

سرکاری بل: سرکار کے لیے مختصر سی مدت کے قرضوں کی دستاویز سرکاری بل یا ٹریژری بل کہلاتی ہے۔

ٹیکس بلحاظ قیمت: یہ بالواسطہ ٹیکس ہے۔ یہ مصنوعہ مال کی قیمت کے تناسب سے عائد ہوتا ہے۔

صراحت شدہ ٹیکس: کسی مصنوعہ مال کی اکائی پر بالمقطع رقم کی شکل میں ٹیکس، خواہ یہ مال فروخت کرنے کے لیے ہو یا محض تیار کیا گیا ہو۔

ویلیو ایڈڈ ٹیکس: اس کا مختصر نام ویٹ ہے۔ سامان جب ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں منتقل ہوتو ہر مقام پر عمومی ٹیکس لگتا ہے۔ یہ عمل تیاری سے لے کر حتمی طور پر مال کی کھپت تک جاری رہتا ہے۔ مال کی لاگت اور اس کی قیمت فروخت کے درمیان جو فرق ہوتا ہے، اس پر یہ ٹیکس لگایا جاتا ہے۔

مالیات کے سالانہ گوشوارے: یہ اصل بجٹ کی دستاویز ہے جو آئین کی دفعہ ۱۱۲ کے تحت تیار ہوتی ہے۔ اس میں سرکاری متوقع آمدنی اور اخراجات کی تفصیل ہوتی ہے۔ ہر مالی سال میں دستاویز پارلیمنٹ میں پیش ہوتی ہے۔ مالی سال یکم اپریل سے ۳۱/مارچ آئندہ سال تک ہوتا ہے۔ امسال چوں کہ الیکشن کی وجہ سے مکمل بجٹ نہیں پیش کیا گیا تھا، لہٰذا اب نئی حکومت نے بجٹ پیش کیا ہے۔ یہ دستاویز سرکار کی آمدنی اور ادائیگیوں

کو واضح کرتی ہے۔ یہ تین حصوں میں پیش کی جاتی ہے۔ یہ تین عنوانات وہ ہیں جن کے تحت سرکاری کھاتے رکھے جاتے ہیں اور سرکار چلائی جاتی ہے۔ یہ عنوانات درج ذیل ہیں:

(۱) مجموعی فنڈ (Consolidated Fund)

(۲) ہنگامی فنڈ (Contingency Fund)

(۳) سرکاری کھاتے (Public Account)

مجموعی فنڈ: سرکار کو جو بھی آمدنی ہوتی ہے یا سرکار بازار سے قرضے لیتی ہے یا قرضوں کی واپسی سے سرکار کو جو آمدنی ہوتی ہے، یہ سب رقومات مل کر مجموعی فنڈ بن جاتی ہیں۔ سرکار اس فنڈ سے اپنے اخراجات پورے کرتی ہے اور پارلیمنٹ کی طرف سے مجاز بنائے بغیر اس میں ہی سے کوئی رقم نہیں نکالی جا سکتی۔

ہنگامی فنڈ: یہ فنڈ پیشگی رقوم ہیں۔ ان کو دینے کا اختیار صدر جمہوریہ کو ہے۔ اس فنڈ سے سرکار ایسے اخراجات پورے کرتی ہے، جس کا پہلے سے کوئی اندازہ یا خیال نہیں ہوتا۔ صدر جمہوریہ یہ رقم بہ امید منظوری پارلیمنٹ میں دے دیتے ہیں۔ پارلیمنٹ کی طرف سے مجاز کردہ فنڈ کی اصل رقم جو سود اور منافع سے الگ ہوتی ہے، اس وقت ۵۰ کروڑ روپے ہے۔

سرکاری کھاتہ: مجموعی فنڈ سے جڑی ہوئی آمدنی کے ساتھ ساتھ اخراجات جو عام طور پر سرکار کی طرف سے کئے جاتے ہیں، وہ تو ہوتے ہی ہیں لیکن ان کے علاوہ بھی کچھ اور لین دین سرکاری کھاتے میں آتا ہے۔ ان اخراجات میں سرکار کا رول ایک بنک والے کے مانند ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر پراویڈنٹ فنڈ سے متعلق لین دین، دیگر جمع کھاتوں میں آنے والی رقومات، چھوٹی بچتوں سے ہونے والی آمدنی وغیرہ اخراجات میں سرکار ایک ساہوکار یا بینکر کا رول نبھاتی ہے۔ اس طرح سے حاصل شدہ رقومات کو سرکاری کھاتے میں جمع رکھی جاتی ہیں۔ ایک طرح سے یہ رقم سرکار کی تو ہوتی نہیں اور سرکار کو یہ لوٹانی ہوتی ہے اور جن کی رقم جمع ہوتی ہے وہ دیر سویر سے لیتے ہیں۔ اس لیے سرکاری کھاتے کی رقومات کی ادائیگی کے لیے پارلیمنٹ کی منظوری کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔

کارگزاری بجٹ (پرفارمنس بجٹ): اس دستاویز میں وزارت کے بجٹ کو درج ذیل امور کو سامنے رکھ کر پیش کیا جاتا ہے:

(۱) وزارت کے امور۔(۲) وزارت کے پروگرام اور سرگرمیاں (۳) مرکزی سیکٹر کے بڑے پروجیکٹوں / پروگراموں کی کارگزاری کی رپورٹ۔ یہ وہ پروجیکٹ ہوتے ہیں جن کی لاگت کا اندازہ سو کروڑ روپے یا اس سے زیادہ ہوتا ہے۔

اخراجات کا بل: گرانٹ کے مطالبات جب لوک سبھا سے منظور ہو جاتے ہیں تو پارلیمنٹ اس بل کے ذریعے مجموعی رقومات کے فنڈ سے اس مد کے اخراجات کی رقم نکالنے کا عمل آگے بڑھاتی ہے تاکہ اس سلسلے میں بذریعہ ووٹ پاس کردہ اخراجات کی رقومات اسی بل کے ذریعے سے حاصل کی جائیں۔

بجٹ کا خسارہ: سال کے دوران آمدنی اور اخراجات کے کھاتوں کے درمیان اس طرح کا فرق کہ آمدنی کم رہ جائے اور اخراجات زیادہ ہو جائیں تو یہ بجٹ کا خسارہ کہلاتا ہے۔

مالی خسارہ: ایک طرف آمدنی اور غیر قرضہ جاتی سرمایہ کی آمدنی اور دوسری طرف قرضوں، ادائیگیوں وغیرہ کے اخراجات۔ ان دونوں کا فرق مالی خسارہ کہلاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ بجٹ خسارہ ہے جس میں قرضوں کی رقومات اور دیگر ذمہ داریوں پر آنے والے اخراجات کا اضافہ کر کے مالی خسارہ کہلاتا ہے۔

☆☆☆

2013-14 میں وزارت برائے خواتین و بہبود اطفال کی اسکیموں پر 17978 کروڑ روپے خرچ

☆ مرکزی وزارت برائے خواتین و بہبود اطفال نے سال 2013-14 کے لئے مختص کردہ کُل 20,550 کروڑ میں سے اسی مدت میں ملک میں خواتین اور بچوں کی فلاح و بہبود اور ترقی سے متعلق اسکیموں پر 17,978.51 کروڑ روپئے خرچ کئے ہیں۔ اس اسکیم میں مرکزی شعبے کی اسکیموں کے ساتھ ساتھ مرکزی امداد یافتہ اسکیمیں بھی شامل ہیں۔ حالانکہ 2013-14 کے مالی سال میں مرکزی شعبے کی اسکیموں کیلئے کُل 614.00 کروڑ روپئے منظور کئے گئے تھے، تاہم نظر ثانی شدہ اندازوں کے تحت اس میں کمی کر کے یہ رقم 322 کروڑ روپئے کر دی گئی جن میں سے اسی سال مرکزی شعبے کی اسکیموں پر کُل 288.12 کروڑ روپئے خرچ کئے گئے۔ مرکزی امداد یافتہ اسکیموں کے تحت 19,936 کروڑ روپئے کی رقم کو منظوری دی گئی جس میں نظر ثانی شدہ اندازوں کے تحت تخفیف کر کے اسے 17,878 کروڑ روپئے کر دیا گیا اور مرکزی امداد یافتہ اسکیموں کے تحت کُل 17,690.39 کروڑ روپئے خرچ کئے گئے۔ خواتین اور بہبود اطفال کیلئے مرکزی شعبے کی اسکیموں کے تحت فنڈ خصوصی طور پر راجیو گاندھی نیشنل کریچ اسکیم، ورکنگ ویمنس ہاسٹل، خواتین کیلئے سپورٹ ٹو ٹریننگ اینڈ ایمپلائمنٹ پروگرام اور راشٹریہ مہیلا کوش وغیرہ پر خرچ کیے جاتے ہیں۔ خواتین اور بہبود اطفال کی مرکزی وزیر مینکا سنجے گاندھی نے حال میں لوک سبھا میں پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں یہ اطلاع دی۔

☆☆☆

عذرا خاتون

حاجیہ مرزا:

کارگل کی تخلیقی کام کرنے کی تحریک

حاجیہ مرزا

اسمرتی ایرانی ابھی امیٹھی سے لوک سبھا انتخابات میں وہاں کے کنفرم امیدوار راہل گاندھی کے مد مقابل تھیں۔ اس کے علاوہ پرینکا گاندھی ہر روز اخبارات میں تھیں اور اپوزیشن کے وزیر اعظم کے امیدوار کو چیلنج کر رہی تھیں۔ ویسٹ بنگال کی چیف منسٹر ممتا بنرجی نے اکیلے الیکشن کمیشن سے لڑنے کا بیڑہ اٹھا رکھا تھا۔ جے للتا، سشما سوراج، برندا کرات، شاذیہ علمی، اوما بھارتی اور مایاوتی...... ان کی ایک طویل لسٹ ہے۔ اس کے علاوہ ملک میں ایسی سیاسی خواتین ہیں جنہوں نے مردوں کی اکثریت والے علاقوں میں کام کیا۔ انہوں نے ایسے علاقوں میں بھی کام کیا ہے، جہاں عوام اور میڈیا کی پوری مدد حاصل ہے۔ اس کے علاوہ میٹرو پولیٹن شہروں سے ہزاروں میل دور بہت برسوں سے ایک جد وجہد ہو رہی تھی۔ ان کے مشن کو اپنے لوگوں کی مدد کے علاوہ کچھ بھی نہیں چاہئے تھا۔

سری نگر سے 213 کلومیٹر دور ہندوستان کے نودھرن اسٹیٹ جموں وکشمیر کی راجدھانی کارگل ہے جو لداخ کا برف والا علاقہ کہلاتا ہے اور جو ہمیشہ میڈیا کی نظروں سے دور رہتا ہے۔ اس انتخابات میں ابھر کر آیا ہے اور انتخابات کے فوراً بعد نظروں سے غائب ہو گیا۔ اس جگہ پر سیاست اور شہری نظام ہمیشہ ساتھ رہا ہے۔ یہاں کے لوگ خواتین کے حقوق کے تئیں بہت زیادہ تعصب رکھتے ہیں۔ 51 سالہ حاجیہ مرزا بھی ان خواتین میں سے ایک ہیں جنہوں نے حکومتی پیمانے پر اپنا ایک مقام بنایا۔ کارگل ٹاؤن سے 25 کلومیٹر دور تومیل سے سے اس پرجوش خاتون نے سیاست کی دنیا میں بہت کچھ حاصل کیا۔ 1999 کی لڑائی میں مشہور ہوئی اس علاقہ میں خواتین سیاسی جماعت جیسے پنچایت میں بہت کم نظر آتی تھیں۔ جب کہ حالیہ ریزرویشن میں خواتین کو پنچایت الیکشن میں جگہ دی گئی۔ حاجیہ مرزا نے اس کو اپنے لئے ایک سنہری موقع سمجھ کر 2002 میں تومیل کالونی میں پنچایت انتخابات میں اپنا پرچہ نامزدگی داخل کیا۔ لیکن نامساعد حالات اور اپنے صاف گوئی کی وجہ سے انہیں اس سے باہر ہونے پر مجبور ہونا پڑا۔

2003 میں ان کی امیدوار کو ایک نیا کنارہ ملا جب کہ کارگل میں لداخ آٹونومس ہل ڈیولپمنٹ کونسل بنائی گئی۔ یہ کونسل 30 ممبران پر مشتمل تھی جس میں سے 26 ممبر دائرہ انتخابات سے چنے جاتے تھے اور چار اقلیت اور خواتین کے ذریعہ چنے جاتے تھے۔ اس کا کونسل کا مقصد ضلع انتظامیہ میں ترقیاتی کاموں کی دیکھ بھال اور حساب وکتاب پر صحیح طور پر نظر رکھنا تھی۔ ایک کونسلر کو پنچ اور سرپنچ کو اعتماد میں لے کر کام کرنا ہوتا تھا اور مزید کام کے لئے چیف ایگزیکٹو کونسلر اور کونسلروں کی موجودگی میں مرکزی دفتر میں کام ہونا تھا۔ 1995 میں ہل کونسل کا طریقہ کار لیہہ ضلع ہو گیا تھا جو دارجلنگ ہل ڈیولپمنٹ کے نمونہ پر تھا۔ بعد میں 2003 میں کارگل ضلع میں اس علاقہ میں لوگوں کی ترقی کے لئے کارگل ضلع کو لداخ آٹونومس ڈیولپمنٹ کونسل کے ماتحت لایا گیا اور حاجیہ مرزا اپنے آپ کو اس کونسل کا ممبر بننے سے نہ روک سکیں کیوں کہ وہ جانتی تھیں کہ بدلاؤ لانے کا یہ اچھا موقع ہے۔

اس کا ماننا ہے کہ سیاسی اقتدار میں ہوتے ہوئے کوئی بھی آپ پر سوال نہیں اٹھا سکتا۔ اس نے اپنی جدوجہد ایسی ہی وجوہات اور انصاف کے لئے جاری رکھا۔ تمام پریشانیوں کے باوجود حاجیہ اپنے مقصد سے پیچھے نہیں ہٹی اور ایران میں کئی سال گزارنے کے بعد جب وہ ہندوستان واپس آئیں اور اپنے گاؤں میں صرف ایک پرائمری اسکول دیکھ کر بے چین ہو گئیں۔ انہوں نے معاشرہ کی فلاح کے لئے اپنے گھر کے نچلے حصے میں ایک اسکول کھولا۔ وہاں وہ 17 سال تک درس وتدریس کے فرائض انجام دیتی رہیں۔ وہ اپنی قوم کو بھی اس عظیم کام میں شامل کرنا چاہتی تھیں۔ انہوں نے گاؤں والوں سے اپنی کچھ خالی زمین کا حصہ پرائمری اسکول کے لئے وقف کرنے کو کہا اور لگاتار جدوجہد کے باوجود اپنے گاؤں والوں کو اس کام کے لئے قائل نہ کر سکیں۔ وہ بتاتی ہیں کہ گاؤں کے لوگ اپنی لاعلمی کی وجہ سے اسکول اور تعلیم کی اہمیت کو نہ سمجھ سکے۔

نومبر 2008 کے الیکشن میں آخرکار وہ لداخ آٹونومس ہل ڈیولپمنٹ کونسل کی ممبر بن گئیں اوراس طرح اس کونسل کی تاریخ میں پہلی بار کسی خاتون کو رکن بننے کا شرف حاصل ہوا۔

ہر آدمی کو سیاست میں حصہ لینے اور قانونی حق کے اظہار کا پورا پورا حق حاصل ہے۔ مادیت پرستی پر یقین نہیں تھیں۔ حاجیہ اپنے مضبوط ارادے کے ساتھ کہتی ہیں کہ میں نے ہمیشہ معاشرتی اصولوں اور قوم کی ترقی کے لئے اپنی زندگی گزاری ہے۔

چار سال تک کونسل کی رکن رہنے کے بعد حاجیہ بتاتی ہیں کہ میں نے اقتدار میں رہتے ہوئے بھی اپنی قدروں کو نبھایا ہے اور کسی پر اپنی طاقت اور پوزیشن کا اظہار نہیں کیا۔ وہ اپنے کام کو ایک افسر بن کر نہیں بلکہ ایک ایماندار شہری کی حیثیت سے انجام دیتی تھیں اور اقتدار میں پانی کی نہریں، مضبوط فٹ پاتھ، اسکولوں میں لیبارٹریز کے علاوہ خواتین کے لئے ملازمت کے مواقع اور بہت سی خواتین کی معاشی مدد کا بھی انتظام کیا گیا۔

حاجیہ اس کا بھی اعتراف کرتی ہیں کہ لڑکی کو میدان میں نکل کر محنت اور عزت کے ساتھ کام کر کے مقامی شہری بننے کا پورا پورا حق حاصل ہے۔

ایک لوکل باشندہ حسین بتاتا ہے کہ میں نے ایسی مضبوط خواتین بہت کم دیکھی ہیں جو دفتر میں اپنی رائے کا اظہار کرنے میں بالکل نہیں شرماتیں اور معاشرہ کی فلاح و بہبود کے لئے ہر ممکن کوشش کرتی ہو۔ وہ مزید کہتا ہے کہ جب کوئی خاتون کوئی کام کر رہی ہو اور اسے پورا کرنے کی طاقت بھی رکھتی ہو تو کوئی بھی اس کے سامنے آنے کی ہمت نہیں رکھتا۔

وہ اقتدار میں نہ ہونے کے باوجود بھی اپنی مرضی سے ضرورت مندوں اور خاص طور پر خواتین اور بچوں کی پوری مدد کرتی ہیں۔ وہ اپنی بہت کے کپڑوں اور دوسری روایتی اشیا جیسے دستانے، موزے اور مفلر کے کاروبار میں بھی مدد کرتی ہیں۔

حاجیہ کارگل میں لڑکیوں کے لئے ایک مثال ہے۔ وہ ایسے مردوں اور عورتوں کی باتوں کو مسترد کرتی ہیں جس کا خیال ہے کہ خواتین صرف گھریلو کام ہی کر سکتی ہیں۔ اس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ خواتین بھی مردوں کے ساتھ شانہ بشانہ کر سکتی ہیں اور ان سے زیادہ کام کر سکتی ہیں۔ اس نے کارگل سوسائٹی سے جو مقام حاصل کیا ہے، وہ ان سیاسی چہروں سے زیادہ تعریف کے قابل ہے جو اپنے مقام اور شہرت کے لئے کام کرتے ہیں۔

- چرخہ فیچر

☆☆☆

صدر جمہوریہ نے شراب اور منشیات کی روک تھام میں بہترین خدمات کے لئے قومی اعزاز عطا کئے

☆ صدر جمہوریہ ہند جناب پرنب مکھرجی نے منشیات اور غیر قانونی اسمگلنگ کی لعنت کے خلاف قومی دن کے موقع پر نئی دلّی کے وگیان بھون میں منعقدہ ایک تقریب میں شراب اور منشیات کے استعمال کی روک تھام کی خاطر بہترین خدمات کے لئے قومی اعزازات عطا کئے۔ اس موقع پر اپنے خطاب میں صدر جمہوریہ نے کہا کہ منشیات کے شکار لوگوں کی شناخت، رہنمائی، رکاؤنسلنگ اور نشے کی لت چھڑانے کے ساتھ ساتھ بعد میں ان کی دیکھ بھال اور بازآبادکاری کے لئے معاشرے پر مبنی مکمل خدمات فراہم کرنے کی فوری ضرورت ہے۔ شراب نوشی اور منشیات کی لعنت ذہنی، سماجی، طبی مسئلہ ہے جس سے نمٹنے کے لئے جامع طریقہ کار کی ضرورت ہے۔ جامع علاج پروگرام کا مقصد صرف متاثرہ لوگوں کی شراب نوشی اور منشیات چھڑانے تک ہی محدود نہیں ہونا چاہئے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ منشیات کے شکار لوگوں کو منشیات سے آزاد، جرائم سے آزاد اور روزگار فراہم کر کے معاشرے کے کارآمد ممبر بنانے کی طرف توجہ مرکوز کی جانی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں منشیات پر منحصر افراد کے سماجی اور معاشی طور پر دوبارہ ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے صلاحیت، ہنر اور پیشہ ورانہ تربیت کی اہمیت پر زور دینا چاہئے۔ معاشرے کے وسائل کی حرکت پذیری اور معاشرہ میں ان کی زیادہ حصہ داری پر زور دینا چاہئے۔ صدر موصوف نے کہا کہ علاوہ ازیں قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کو منشیات کے شکار لوگوں کی ضروریات کے بارے میں معاشرے میں بازآبادکاری اور دوبارہ ہم آہنگ ہونے کے قابل بنانے کے لئے حساس ہونا چاہئے۔ منشیات کی لعنت کے نقصان دہ اثرات کو بھی اہم مانتے ہوئے اختراعی طریقہ کار کے ذریعہ مسلسل اور پائیدار بیداری پیدا کی جانی چاہئے۔

مسلح افواج کی طبی خدمات میں ڈاکٹر

☆ وزیر دفاع جناب ارون جیٹلی نے لوک سبھا میں جناب بی وی نائک کے سوال کے تحریری جواب میں اطلاع دی کہ مسلح افواج کی طبی خدمات کے ذریعہ گزشتہ 3 برسوں اور موجودہ سال کے دوران تقرر شدہ ڈاکٹروں کی کل تعداد اس طرح ہے: سال 2011 میں کل افسران کی 205، سال 2012 میں 234، سال 2013 میں 307 اور سال 2014 میں 93 افسران کی تقرری کی گئی۔ بونڈ کی رقم ادا کر کے جن ڈاکٹروں نے گزشتہ تین برسوں اور رواں سال کے دوران نوکری چھوڑی، وہ ہیں سال 2011 میں کل 26 افسران، 2012 میں کل 18 افسران، 2013 میں 19 افسران اور 2014 میں 21 افسران۔ حکومت ہند نے بونڈ کی رقم میں اسی اکیڈمی سال یعنی 2014 سے اضافہ کر دیا ہے جو رواں سال سے نافذ العمل ہے۔ تفصیلات درج ذیل ہیں: انڈر گریجویٹ ایم بی بی ایس کورس جس کی بونڈ رقم پہلے 15 لاکھ روپے تھی بڑھا کر 25 لاکھ روپے کر دی گئی ہے، پوسٹ گریجویٹ ایم ڈی/ ایم کورس (i) جس کی بونڈ رقم شہری امیدواروں کے لئے 5 لاکھ روپے اور (ii) اے ایف ایم ایس افسران کے لئے 15 لاکھ روپے تھی اس سال بڑھا کر 25 لاکھ روپے کر دی گئی ہے جبکہ پوسٹ ڈوکٹورل ڈی ایم/ ایم سی ایچ/ ڈی این بی (سپر اسپیشلٹی) کورس جس کی بونڈ رقم پہلے 5 لاکھ روپے تھی اب 30 لاکھ روپے کر دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ آئندہ 5 برسوں کے لئے مذکورہ بالا کورسوں کی بونڈ رقم میں ہر سال ایک لاکھ روپے کا اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

☆☆☆

بقیہ: ترقیاتی خبرنامہ

اڈوں کی تجویز پیش کی ہے۔ گیا میں جہاں آپریشنل کسٹم ہوائی اڈہ ہوگا وہیں رکسول میں نان۔آپریشنل ہوائی اڈہ ہوگا۔انہوں نے بتایا کہ انفرادی ہوائی اڈے کی تیاری کا انحصار زمین کی دستیابی، قانونی طور پر کلیئرنس، ماحولیاتی کلیئرنس، ٹریفک پروجیکشنز اور ریاستی حکومت کے ذریعہ امدادی خدمات کی فراہمی جیسے مختلف اسباب پر ہے۔امدادی خدمات میں ہوائی اڈے تک سڑکوں کی رسائی، پانی اور بجلی کی فراہمی اور ریاستی پولیس اسٹیٹ فائراسٹاف کی خدمات شامل ہیں۔

ٹرانسمیشن پروجیکٹوں کی منظوری

☆اعلیٰ صلاحیت کے بین ریاستی ٹرانسمیشن لائنوں کی تیزی سے تنصیب کے لئے بجلی کی وزارت نے 12500 کروڑ روپئے سے زائد کی اوسطاً لاگت کے ساتھ 9 نئے پروجیکٹوں کو منظوری دی ہے۔ان پروجیکٹوں سے 765/400 کے وی کے نئے سب اسٹیشنوں کی تعمیر کے علاوہ 2100 میگاواٹ تک بجلی کی ترسیل والے 765 کے وی لائنوں کی صلاحیت پیدا کرکے ہریانہ، چھتیس گڑھ، یوپی، ایم پی، مہاراشٹر وغیرہ جیسی متعدد ریاستوں کو فائدہ ہوگا۔ان پروجیکٹوں سے مرکزی اسٹیشنوں جیسے این ٹی پی سی کے 660 میگاواٹ سیپت اور جیسے ساسن یو ایم پی پی (1320 میگاواٹ) جیسے پرائیویٹ سیکٹر کے بجلی گھروں جیسے 1600 میگاواٹ کے گدروارہ سے بجلی کی ترسیل میں بھی مدد ملے گی۔ ناردن ٹرانسمیشن سسٹم کے استحکام سے ہریانہ خطے میں کنجیشن میں بھی کمی آئے گی۔ پروجیکٹوں پر پرائیویٹ سیکٹر سمیت تمام بولی لگانے والوں سے بولیاں طلب کرکے محصول پر مبنی مسابقتی بولی لگانے کے عمل کے ذریعہ عمل درآمد ہوگا۔یہ پروجیکٹ گذشتہ کئی مہینوں سے حکومت کی منظوری کے منتظر تھے۔منظوری کے ساتھ ہی اس پر عمل درآمد شروع ہوجائے گا۔

گیس گرڈ مکمل کرنے کے لئے 15 ہزار کلومیٹر گیس پائپ لائن بچھائی جائے گی

☆وزیرخزانہ جناب ارن جیٹلی نے بجٹ تقریر میں پیٹرولیم اور قدرتی گیس سیکٹر کا خصوصی طور پر ذکر کیا تھا۔ ملک میں فی الحال پندرہ ہزار کلومیٹر گیس پائپ لائن کی فراہمی کے علاوہ مناسب سرکاری شراکت داری کی طرز پر اضافی پندرہ ہزار کلومیٹر گیس پائپ لائن مکمل کی جائے گی۔تاکہ ملک بھر میں گیس گریڈ کو مکمل کیا جاسکے۔اس سے گیس کے استعمال میں اضافہ کو مدد ملے گی۔خواہ وہ ملکی ہو یا درآمد شدہ۔ طویل مدت میں اس سے کسی ایک ذریعہ توانائی پر انحصار میں کمی آئی گی۔

قبائلی لڑکیوں اور طلبا کی فلاح وبہبود کے لئے 473 لاکھ روپے مختص

☆سال 15-2014 کے عام بجٹ میں قبائلی لڑکیوں اور طلبا کی فلاح وبہبود پر خاص توجہ دی گئی ہے اور قبائلی فلاح وبہبود کے مختلف پروگراموں کیلئے 473 لاکھ روپے مختص کئے جانے کی تجویز ہے جس میں درج فہرست قبائلی لڑکیوں کی امداد بھی شامل ہے تاکہ شادی کے اخراجات کو کم کیا جاسکے اور روایتی قبائلی معالجوں کی مالی امداد کی جاسکے۔درج فہرست قبائلی بچوں کے لئے تعلیمی امداد کو بھی اعلی ترجیح دی گئی ہے اس میں تعلیم کے سازوسامان کیلئے امداد شامل ہے تاکہ اسکول اور کالج جانے والے طلبا کی مدد کی جاسکے۔

سری لنکا کے ساتھ فضائی خدمات کا معاہدہ

☆ شہری ہوابازی کے وزیرمملکت جناب جی ایم سدیشور نے راجیہ سبھا کو مطلع کیا کہ ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان موجود باہمی معاہدے کے تحت سری لنکا کی ایئرلائن کی پرواز دلی، ممبئی، کولکاتہ۔چنئی، حیدرآباد، بنگلور، کوئمبٹور، مدورائی اور پنے پر آسکتی ہیں۔انہوں نے بتایا کہ ان کے علاوہ دیگر 18 سیاحتی مقامات پر پر بھی سری لنکا کی پروازیں آسکتی ہیں اور ان میں پٹنہ، لکھنو، گوہاٹی، گیا، وارانسی، بھونیشور، کھجوراہو، اورنگ آباد، گوا، جے پور، پورٹ بلیئر، کوچین، تھرواننت پور، کالی کٹ، امرتسر، وشاکھاپٹنم، احمدآباد اور تروچی شامل ہیں۔

آرڈیننس فیکٹریوں کی جدیدکاری

☆ آرڈیننس فیکٹریوں کو بہتر بنانے اور ان کی جدیدکاری کا کام مسلسل چلتا رہتا ہے۔بارہویں منصوبے کے شروع کے تین برسوں میں ان کیلئے مختص کی جانے والی رقم میں مسلسل اضافہ کیا گیا ہے۔ 13-2012 میں اس کیلئے 828.57 کروڑ روپے جبکہ 15-2014 میں 1661.71 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں ۔14-2013 میں 1157.92 کروڑ روپے مختص کئے گئے جس میں سے کل 1156.15 کروڑ روپے خرچ ہوئے۔ وزیرمملکت برائے دفاع جناب راؤ اندر جیت سنگھ نے یہ معلومات لوک سبھا میں جناب بیجینت جے پانڈا و دیگر کو ایک تحریری جواب میں فراہم کرائی۔ انہوں نے آرڈیننس فیکٹریوں کے ملازمین کی حفاظت کے لئے کئے جانے والے خصوصی حفاظتی اقدامات کا بھی ذکر کیا۔

خریف کی بوائی نے 256 لاکھ ہیکٹر رقبہ پار کیا

☆ تازہ موصولہ رپورٹوں کے مطابق خریف فصلوں کی بوائی میں 256.61 لاکھ ہیکٹر سے زیادہ رقبے پر بوائی کی جاچکی ہے۔رپورٹوں کے مطابق 11 جولائی 2014 تک دھان کی بوائی/پودھ لگانا 80.40 لاکھ ہیکٹر رقبے پر، دالیں 13.46 لاکھ ہیکٹر رقبے پر، موٹے اناج 35.33 لاکھ ہیکٹر رقبے پر اور تلہن 22.16 لاکھ ہیکٹر رقبے پر بوئے جاچکے ہیں۔گنے اور کپاس کی بوائی بھی جاری ہے۔آج تک گنا 46.01 لاکھ ہیکٹر رقبے پر اور کپاس 45.20 لاکھ ہیکٹر رقبے پر بویا جاچکا ہے۔

کیمیکلز اور کھادوں کی قیمتوں میں اضافہ کے پیش نظر کسانوں کو امداد

☆ کیمیکلز اور کھادوں کے مرکزی وزیر مملکت جناب نہال چند نے راجیہ سبھا میں بتایا کہ کیمیکلز اور کھادوں وغیرہ کی قیمتوں میں اضافہ کے پیش نظر کسانوں کو امداد دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک کھادوں کا تعلق ہے کسانوں کو یوریا 1-4-2010 کے بعد سے 5310 روپے فی میٹرک ٹن کی سرکاری قیمت پر فراہم کیا گیا ہے۔ اس قیمت پر نومبر 2012 میں 50 روپے فی میٹرک ٹن کا معمولی اضافہ ہوا تاکہ خوردہ فروشوں کے اخراجات کو پورا کیا جاسکے اور موصوف نے کہا کہ حکومت نے ربیع اور خریف کی فصلوں کے لئے ایم ایس پی کا اعلان کیا ہے۔

دفاعی اداروں کی سلامتی

☆ وزیر دفاع جناب ارون جیٹلی نے جناب ایم تھامبی دورانی کے ذریعہ لوک سبھا میں پوچھے گئے ایک سوال کے تحریری جواب میں اطلاع دی کہ ملک بھر میں دفاعی اداروں کی سلامتی کو یقینی بنانے کے لئے متعدد اقدام کئے جارہے ہیں۔ مرکزی صنعتی سلامتی فوج (سی آئی ایس ایف)، دفاعی سلامتی کور (ڈی ایس سی)، گارڈز، سولین سکیورٹی اسٹاف سے سلامتی عملے، تجربہ کار ایکس سروس عملہ، پرائیویٹ سکیورٹی ایجنسیوں وغیرہ کو دفاعی اداروں جیسے ڈیفنس پبلک سیکٹر انڈرٹیکنگس، اسلحہ فیکٹریوں، ڈی آر ڈی او داروں، عمارتوں اور دفتروں وغیرہ جن میں تمل ناڈو میں قائم شدہ دفاعی ادارے بھی شامل ہیں، کی سلامتی کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ دفاعی اداروں کی سلامتی کے لئے سی سی ٹی وی، ایکسیس (رسائی) کنٹرول نظام، نگرانی، نظام، ایکسرے بیگیج اسکینرس، انڈر وہیکل اسکینر نظام وغیرہ کا استعمال بھی کیا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف ایجنسیوں سے موصولہ خفیہ خبروں اور سلامتی کے نئے خطرات کے پیش نظر تخریبی کارروائی کے تدارک کے جائزہ سے متعلق اقدام بھی زیر غور ہیں۔ ان جائزوں کی بنیاد پر ٹیکنالوجی اور مین پاور کے درجے میں اضافے کے ذریعہ تخریبی کارروائی کے تدارک کے لئے بھی اقدام کئے جارہے ہیں۔ موجودہ تدارکی اقدام کے لئے مسلسل ریہرسل (مشق) اور معائنے بھی کئے جارہے ہیں۔

شہری ہوا بازی کے سیکٹر کو مستحکم کرنے کے اقدامات

☆ 2014-15 کے عام بجٹ کا مقصد شہری ہوا بازی کے شعبے کو مستحکم بنانا ہے جس سے کہ وہ شرح ترقی کا ایک بڑا ذریعہ بنے، اس سیکٹر کو گذشتہ سال 11.4 فیصد کا خاطر خواہ اضافہ حاصل ہوا تھا۔ حکومت نے 9474 کروڑ روپئے شہری ہوا بازی کے لئے مختص کئے ہیں، جس میں سرمایہ کاری بھی شامل ہے۔ حکومت نے ایئر انڈیا میں پونجی بڑھانے کے لئے 6500 کروڑ روپئے مختص کئے ہیں۔ حکومت ہوائی رابطے کو بڑھانے کے لئے نجی سرکاری شراکت داری کے ذریعے میٹرو اور غیر میٹرو شہروں میں ہوائی اڈے تیار کرے گی۔ ہندوستان کا اگلے 20 سال میں کم لاگت والے 200 ہوائی اڈے تیار کرنے کا منصوبہ ہے۔

ڈی آر ڈی او اور دفاع پبلک سیکٹر کے کارخانوں میں نئی روح پھونکنا

☆ وزیر دفاع جناب ارون جیٹلی نے لوک سبھا میں ایک تحریری جواب میں جناب بی جے پانڈا کو بتایا کہ دفاعی تحقیق و ترقی کی تنظیم (ڈی آر ڈی او) کے کام کاج کا جائزہ لینے کے لئے حکومت کی طرف سے ڈاکٹر پی راما راؤ کی قیادت میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ اس تنظیم نے کمیٹی کی مختلف سفارشات نافذ کی ہیں جن میں ڈی آر ڈی او خدمات کے درمیان باضابطہ تبادلہ خیال کے لئے نوڈل افسران کی نامزدگی اور انسانی وسائل کے لئے چیف کنٹرولر کا تقرر شامل ہے۔ انھوں نے بتایا کہ فی الحال ڈیفنس پبلک سیکٹر کارخانوں میں نئی جان ڈالنے کے لئے کوئی تجویز نہیں ہے۔ جس سے جدید ہتھیاروں کے نظام کو فروغ دینے کے لئے انہیں باصلاحیت بنایا جاسکے۔

اسپیشل ریل گاڑیوں کے کرایوں کے تعین کا موثر طریقہ

☆ اسپیشل ریل گاڑیوں کے کرائے کا تعین مانگ اور سیٹوں کی دستیابی کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ ان کے کرائے میں مانگ کے لحاظ سے اضافہ ہوجاتا ہے۔ بنیادی کرائے کے ساتھ ساتھ تتکال چارجز کا اضافہ ہوتا ہے اور مانگ کی شدت کے ساتھ ساتھ ایک مقررہ حد تک کرائے میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ اسپیشل ٹرینوں میں ایڈوانس ریزرویشن کی مدت بہت کم ہوتی ہے اور ان کے لئے ویٹنگ لسٹ بھی نہیں ہوتی۔

نئی دہلی- ممبئی، راجدھانی ایکسپریس کے معاملے میں نئی دہلی سے ممبئی تک کیلئے سیکنڈ اے سی کلاس کے عام کرائے اور تتکال کے کرائے میں 14.77 فیصد کا فرق ہوتا ہے۔ لیکن ان کرایوں میں مانگ کی شدت کی بنیاد پر الگ الگ وقت میں الگ الگ کرائے ہوتے ہیں۔ نئی دہلی- ممبئی راجدھانی ایکسپریس میں سکنڈ اے سی کلاس کا عام کرایہ سروس ٹیکس، کیٹرنگ چارجز، ریزرویشن چارجز وغیرہ سمیت 2810 روپئے ہے اس میں تتکال چارجز شامل نہیں ہیں۔ ریلوے کے وزیر مملکت جناب منوج سنہا نے یہ معلومات راجیہ سبھا میں ایک سوال کے تحریری جواب میں فراہم کرائی۔

مریضوں کیلئے مفت دوائیں

☆ صحت عامہ ریاستوں کے دائرہ میں آتی ہے۔ قومی دیہی صحت مشن کے تحت عوامی صحت دیکھ ریکھ کے نظام کو مضبوط کرنے کیلئے مالی امداد فراہم کی

جاتی ہے، جس میں عوامی صحت سہولتوں تک پہنچنے والوں کو مفت ضروری دوائیں فراہم کرانے کیلئے امداد بھی دی جاتی ہے۔ قومی صحت مشن کے مفت دوا خدمت 2013 میں شروع کی گئی تھی اس کے تحت فنڈ حاصل کرنے کیلئے ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو کچھ ضابطے پورے کرنے پڑتے ہیں۔ اس کے علاوہ قومی صحت مشن کے تحت بیماری کی تشخیص کیلئے بلا معاوضہ خدمات فراہم کرانے کیلئے حکومت ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی حکومتوں کو فنڈ مہیا کراتی ہے۔ وزیر صحت نے یہ بات لوک سبھا میں ایک سوال کے جواب میں کہی۔

دفاعی ہتھیاروں کی مینوفیکچرنگ اور پروڈکشن

☆لوک سبھا میں جناب محمد فضل کے ذریعے پوچھے گئے ایک سوال کے تحریری جواب میں دفاع کے وزیر مملکت جناب راؤ اندر جیت سنگھ نے بتایا کہ ڈیفنس پبلک سیکٹر انڈر ٹیکنگز (ڈی پی ایس یو) دفاعی آلات/ ہتھیار، کل پرزے اور اعلیٰ مضبوطی کے سازوسامان کی مینوفیکچرنگ اور پروڈکشن میں ہندوستان ایئرونا ٹکس لمیٹڈ (ایچ اے ایل)، بھارت الیکٹرونکس لمیٹڈ (بی ای ایل)، ہندوستان شپ یارڈ لمیٹڈ، (ایچ ایس ایل)، بھارت ڈائنامکس لمیٹڈ (بی ڈی ایل)، گارڈن ریچ شپ بلڈرس اینڈ انجینئرس لمیٹڈ (جی آر ایس ای)، گوواشپ یارڈ لمیٹڈ (جی ایس ایل)، بی ای ایم ایل لمیٹڈ (بی ای ایم ایل)، مژگاؤں ڈاک لمیٹڈ (ایم ڈی ایل) اور شردھا تونگم لمیٹڈ (مدھانی) ملوث ہیں۔

آمرپالی اوپن کاسٹ کول مائن قوم کے نام وقف

☆بجلی، کوئلے اور نئی اور قابل تجدید توانائی کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) جناب پیوش گوئل نے ویڈیو کانفرنس کے ذریعہ جھارکھنڈ کے چھترضلع میں واقع سینٹرل کول فیلڈز لمیٹڈ (سی سی ایل) کی آمرپالی اوپن کاسٹ کول مائن قوم کے نام وقف کی۔ اس تقریب میں جھارکھنڈ سے تعلق رکھنے والے سماجی انصاف اور تفویض اختیارات کے وزیر مملکت جناب سدرشن بھگت، اس ریاست سے تعلق رکھنے والے ارکان پارلیمنٹ، کول سکریٹری، سی سی ایل کے سی ایم ڈی، جناب گوپال سنگھ اور کوئلے کی وزارت و سی سی ایل کے اعلیٰ افسران نے بھی شرکت کی۔ کوئلے کی کان کے مقام پر اس تقریب میں آس پاس کے دیہات کے سیکڑوں لوگوں اور سی سی ایل کے افسروں و ملازمین نے شرکت کی۔

گولڈن جوبلی تقریبات میں صدر جمہوریہ کا خطاب

☆صدر جمہوریہ ہند جناب پرنب مکھرجی نے کہا کہ مجھے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (این آئی ٹی) ترچراپلی کی گولڈن جوبلی تقریبات کا افتتاح کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اس حسین موقع پر میں تکنیکی تعلیم کے اس ممتاز ادارے سے جڑے ہر فرد کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ مجھے انجینئر نگ کے عجائبات کے لیے مشہور ایک تاریخی شہر ترچراپلی کو دیکھنے کا موقع ملا۔ دوسری صدی عیسوی میں چولا راجا کاریکالا چولا کے ذریعہ کاویری ندی پر بنائے گئے کلاّنی باندھ 'گرانڈ انیکٹ' کا شمار دنیا کے پانی کے انتظامات کے سب سے قدیم ڈھانچے میں ہوتا ہے۔ ترچراپلی ایک شاندار صنعتی شہر ہے۔ یہاں بھارت ہیوی الیکٹریکلز لمیٹیڈ، آرڈیننس فیکٹری، انڈین ریلوے کا میکینکل ورکشاپ اور متعدد صنعتیں قائم ہیں۔ این آئی ٹی ترچراپلی کا شمار بہترین ٹکنیکل اسکولوں میں ہوتا ہے اور ہمارے ملک میں سب سے زیادہ تعداد میں انجینئر یہیں پیدا ہوتے ہیں۔ 1964 میں ریجنل انجینئر نگ کالج کے نام سے مشہور اس ادارے کی شروعات ہوئی۔ اس کے پہلے پرنسپل پروفیسر پی ایس منی سندرم تھے جو ایک دوراندیش شخص تھے۔ انہوں اس کالج کو ابتدائی دور سے فروغ دیا۔ آئی آئی ٹی اور این آئی ٹی کا شمار انجینئر نگ کی تعلیم کے لیے ہندوستان کے صف اول کے تعلیمی اداروں میں ہوتا ہے۔ تاہم یونیورسٹیوں سے متعلق بین الاقوامی سروے کے مطابق ہندوستانی اداروں کا شمار اعلی ترین 200 اداروں میں نہیں ہوتا ہے۔ مجھے ان اداروں کی کارکردگی کے تئیں تشویش ہے جس کا اظہار میں نے اعلیٰ تعلیم کے اداروں کے ساتھ بات چیت میں بارہا کیا ہے۔ معلومات اور ایجادات اکیسویں صدی میں ترقی اور خوشحالی کی کلید ہیں۔ عالمگیریت کے اس دور میں ہم ایسے ماحولیاتی نظام سے مقابلہ جاتی استفادہ کرسکتے ہیں جو نئی معلومات، تحقیق اور اختراعات سے مناسبت رکھتا ہے۔ این آئی ٹی کو اپنے طلباء کے اندر سائنسی رجحان کو فروغ دینے کا جذبہ پیدا کرنا چاہئے۔ تاہم ملک کی موجودہ سماجی و اقتصادی صورتحال کے پیش نظر تحقیق کا مرکز پسماندگی اور محرومی کا خاتمہ ہونا چاہیے۔ اختراعات سے اپنی زندگی میں مثبت فرق چاہنے والے پسماندہ لوگوں کے حالات میں بہتری آنی چاہیے۔ این آئی ٹی ترچراپلی جیسے اداروں کو ایسے افکار و خیالات کی حمایت کرنی چاہیے جو سماجی و اقتصادی ترقی کا ضامن ہو، جو کسانوں کے کھیتوں کی مٹی کو بہتر بنانے میں معاون ہو اور جس سے دستکار اور چھوٹے تاجر اپنی پیداوار میں بہتری لا سکیں۔ سول اور الیکٹریکل انجینئر نگ کے شعبے میں ہمارے کچھ آئی آئی ٹی کا شمار 50 اعلیٰ ترین آئی آئی ٹی میں ہوتا ہے۔ ہمارے پانچ انسٹی ٹیوٹ کا شمار برکس ممالک کی 20 اعلیٰ ترین یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے۔ 2013 میں ایشیا کے اعلیٰ ترین 100 اداروں میں ہندوستانی اداروں کی تعداد بڑھ کر 10 ہوگئی ہے۔ ہندوستان حال ہی میں واشنگٹن معاہدہ کا مستقل ممبر بنا ہے جو کہ پیشہ ورانہ انجینئر نگ کی ڈگری والے 17 ملکوں کی جانب سے تسلیم کئے جانے کا اعتراف ہے۔

گاؤں کی برق کاری

☆بجلی، کوئلہ، نئی اور قابل تجدید توانائی کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) جناب پیوش گوئل نے اپنے تحریری جواب میں راجیہ سبھا کو بتایا کہ حکومت گاؤں کی برق کاری کے لئے جہاں گرڈ کنکٹی ویٹی موزوں نہیں، یا سستی نہیں ہے وہاں راجیو گاندھی

گرامین ودھیوتی کرن یوجنا (آر جی جی وی وائی) کے تحت ڈی سنٹر لائزڈ ڈسٹری بیوٹیڈ جنریشن (ڈی ڈی جی) پر عمل درآمد کر رہی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ بارہویں منصوبہ مدت میں ڈی ڈی جی کی ان گرڈ سے جڑے علاقوں تک توسیع کر دی گئی ہے جہاں بجلی کی فراہمی دن میں 6 گھنٹے سے بھی کم ہوتی ہے۔

انھوں نے کہا کہ ڈی ڈی جی روایتی یا قابل تجدید ذرائع جیسے بایوماس، بایوگیس، منی ہائیڈرو اور شمسی توانائی وغیرہ سے ہوسکتا ہے۔ ڈی ڈی جی پروجیکٹ کے لئے سبسڈی کے طور پر 900 کروڑ روپئے مختص کئے گئے ہیں۔ پھر بھی ڈی ڈی جی کے تحت تخصیص میں اسکیم کی مجموعی لاگت میں کسی بھی قسم کی اضافی ضرورت کی تکمیل کے لئے لچک ہوگی۔ ڈی ڈی جی اسکیم میں پروجیکٹ کی لاگت کے 90 فیصد تک سبسڈی دی جاتی ہے اور 10 فیصد لاگت پروجیکٹ پر عمل درآمد کرنے والی ایجنسی کے ذریعہ اپنے طور پر یا ایف آئی/آر ای سی کے ذریعہ پوری کی جائے گی۔

ایئر انڈیا کو 25.735 ملین امریکی ڈالر کی اضافی آمدنی

☆ شہری ہوابازی کے وزیر مملکت جناب جی ایم سدھیشور نے لوک سبھا کو بتایا کہ قومی ہوائی کمپنی ایئر انڈیا کو پانچ B777-200LR طیاروں کی فروخت اور طیارہ قرض کی پیشگی ادائیگی کے بعد 25.735 ملین امریکی ڈالر کی اضافی آمدنی ہوئی ہے۔ مزید برآں قرض کی مد میں ماہانہ 5 ملین امریکی ڈالر کی بچت ہوئی ہے اور سود بھی ملا ہے۔ نتیجے کے طور پر نقد کی حالت بہتر ہوئی ہے۔ پھر بھی طیارے کی بک مالیت اور ان پانچ طیاروں کی فروخت سے ہونے والے نقصان تقریباً 800 کروڑ روپے ہوگا کیونکہ 20 برس کی مدت میں طیارے کی حالت خراب ہوئی ہے جبکہ 12 برس کے دوران قرض کی ادائیگی بھی ہوئی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ایئر انڈیا نے ضابطے کی کارروائی مکمل کرنے اور اہل انتظامیہ کی منظوری کے بعد پانچ B777-200LR طیارے 336.5 ملین امریکی ڈالر میں اتحاد ایئر ویز کو فروخت کئے ہیں۔ ان برسوں کے دوران ان طیاروں کو پرواز میں رکھنے سے کافی نقصان ہوا تھا۔ مزید برآں ایئر انڈیا کی مالی حالت خراب ہوئی تھی اور ایندھن کی زیادہ قیمت اور مقابلے کی بدولت کم منافع کی وجہ سے ان طیاروں کو غیر منافع بخش پایا گیا تھا۔

فوڈ پروسیسنگ اکائیوں کیلئے مراعات

☆ وزارت نے ریاست اور مرکز کے زیر انتظام خطوں کی حکومتوں کی معرفت بارہویں منصوبے (2012-2017) میں ڈبہ بند خوراک سے متعلق قومی مشن (این ایم ایف پی) کیلئے ایک مرکزی امداد یافتہ اسکیم کا آغاز کیا ہے۔ یہ مشن منجملہ دیگر چیزوں کے، ایک ایسا اسکیم ہے جسے ٹیکنالوجی اپگریڈیشن، اسٹیبلشمنٹ اور ڈبہ بند خوراک کے صنعتوں کی تجدید کاری کا نام دیا گیا ہے۔ اس مشن کے درج بالا اسکیم کے تحت تمام چھوٹے اور متوسط درجے کے مستحق سرمایہ کار جو کہ فوڈ پروسیسنگ اکائیاں قائم کرنا چاہتے ہیں، انہیں پلانٹ اور مشینری اور ٹیکنیکل سول ورکس کی لاگت کی 25% فیصد مالی امداد فراہم کی جائے گی بشرطیکہ یہ عام شعبوں میں زیادہ سے زیادہ 50 لاکھ ہو، اسی طرح پلانٹ اور مشینری اور ٹیکنیکل کی لاگت کی 33.33 فیصد مالی امداد دی جائے گی بشرطیکہ وہ دشوار گزار علاقے (مثلاً جموں وکشمیر، ہماچل پردیش، اتراکھنڈ، انڈمان نکوبار جزیرے اور لکشدیپ) اور مربوط قبائلی ترقی پروجیکٹ (آئی ٹی ڈی پی) کے شعبے ہوں ان میں زیادہ سے زیادہ 75 لاکھ کی امداد دی جائے گی اور اسی طرح سکم سمیت شمال مشرقی ریاستوں کیلئے زیادہ سے زیادہ 100 لاکھ روپے دیئے جائیں گے اور اس کے لئے پلانٹ اور مشینری اور ٹیکنیکل سول ورکس کی لاگت کا 50 فیصد دیا جائیگا۔

2013-14 میں وزارت برائے خواتین و بہبود اطفال کی اسکیموں پر 17978 کروڑ خرچ

☆ مرکزی وزارت برائے خواتین و بہبود اطفال نے سال 2013-14 کے لئے مختص کردہ کُل 20,550 کروڑ میں سے اسی مدت میں ملک میں خواتین اور بچوں کی فلاح و بہبود اور ترقی سے متعلق اسکیموں پر 17,978.51 کروڑ روپئے خرچ کئے ہیں۔ اس اسکیم میں مرکزی شعبے کی اسکیموں کے ساتھ ساتھ مرکزی امداد یافتہ اسکیمیں بھی شامل ہیں۔ حالانکہ 2013-14 کے مالی سال میں مرکزی شعبے کی اسکیموں کیلئے کُل 614.00 کروڑ روپئے منظور کئے گئے تھے، تاہم نظر ثانی شدہ اندازوں کے تحت اس میں کمی کر کے یہ رقم 322 کروڑ روپئے کردی گئی جن میں سے اسی سال مرکزی شعبے کی اسکیموں پر کُل 288.12 کروڑ روپئے خرچ کئے گئے۔ مرکزی امداد یافتہ اسکیموں کے تحت 19,936 کروڑ روپئے کی رقم کو منظوری دی گئی جس میں نظر ثانی شدہ اندازوں کے تحت تخفیف کر کے اسے 17,878 کروڑ روپئے کردیا گیا اور مرکزی امداد یافتہ اسکیموں کے تحت کُل 17,690.39 کروڑ روپئے خرچ کئے گئے۔ خواتین اور بہبود اطفال کیلئے مرکزی شعبے کی اسکیموں کے تحت فنڈ خصوصی طور پر راجیو گاندھی نیشنل کریچ اسکیم، ورکنگ ویمنس ہاسٹل، خواتین کیلئے سپورٹ ٹو ٹریننگ اینڈ ایمپلائمنٹ پروگرام اور راشٹریہ مہیلا کوش وغیرہ پر خرچ کیے جاتے ہیں۔ خواتین اور بہبود اطفال کی مرکزی وزیر مینکا سنجے گاندھی نے حال میں لوک سبھا میں پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں یہ اطلاع دی۔

دھان کی کاشت کے نئے طریقے کا فروغ

☆ زراعت اور فوڈ پروسیسنگ انڈسٹریز کے وزیر مملکت ڈاکٹر سنجیو بالیان نے اپنے تحریری جواب میں لوک سبھا کو بتایا کہ ملک میں چاول کی پیداوار اور پیداواریت بڑھانے کی غرض سے حکومت فصل تیاری کے مختلف پروگراموں جیسے نیشنل فوڈ سیکورٹی مشن (این ایف ایس ایم)، برنگنگ گرین ریولیشن ٹو ایسٹرن انڈیا (بی جی آر ای آئی) اور راشٹر کرشی وکاس یوجنا (آر کے وی وائی) کے تحت سسٹم آف رائیس انٹنسی فکیشن (ایس آر آئی) ڈائریکٹ سیڈیڈ رائس

(ڈی ایس آر) اور پودوں کی قطار میں بوائی جیسے دھان کی کاشت کے نئے طریقوں کوفروغ دے رہی ہے۔انھوں نے بتایا کہ حکومت نے ہائیبریڈ چاول کی کاشت، مختلف حالات کو برداشت کرنے والی قسمیں، چونے کے پتھر، جپسم، تغذیائی اجزاء، ہری کھاد اور کھادوں کے متوازی استعمال سے مٹی کی زرخیزی کو بہتر بنانے جیسی نئی ٹیکنالوجیوں کو فروغ دے کراوراس کے علاوہ پورے ملک میں این ایف ایس ایم، آرکے وی وائی، بی جی آر ای آئی، پائیدار زراعت کے قومی مشن (این ایم ایس اے) جیسے مختلف پروگراموں کی مدد سے انڈین کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ (آئی سی اے آر) اور ریاست کو ایگریکلچرل یونیورسٹیوں کے ذریعہ تیار کردہ نئی ٹیکنالوجیوں کو فروغ دے کر چاول کی پیداوار اور پیداواریت بڑھانے کی طویل مدتی حکمت عملی بنائی ہے۔

سمندر پار ہندوستانیوں کے مراکز

☆ سمندر پار ہندوستانیوں کے اموراور امور خارجہ کے وزیر مملکت جنرل (سبکدوش) وی کے سنگھ نے لوک سبھا کو بتایا کہ سمندر پار ہندوستانیوں کے امور کی وزارت نے امریکہ کے واشنگٹن ڈی سی میں اور متحدہ عرب امارات (یواے ای) کے ابوظہبی میں، دو اوورسیز انڈین سینٹرز (او آئی سی) قائم کئے ہیں۔انھوں نے بتایا کہ یہ دونوں سینٹرز اپنی اپنی ذمہ داریاں بخوبی انجام دے رہے ہیں۔انھوں نے کہا کہ واشنگٹن میں واقع او آئی سی نو بھارت کو جانیئے نامی پروگرام/ ہندوستانی برادری کے بچوں کے لئے وظیفہ پروگرام وغیرہ اسکیموں کی تشہیر کر رہا ہے۔ اگر ضرورت ہوتی ہے تو ان اسکیموں میں دلچسپی رکھنے والے افراد کے نام کی سفارش کرتا ہے جبکہ ابوظہبی میں واقع سینٹر روزگار سے متعلق ٹھیکوں کی تصدیق کرتا ہے،انڈین ورکرز ریسورس سینٹر (آئی ڈبلیو آر سی) کا نظم کرتا ہے۔ ہندوستانیوں کی شکایات کے موثر ازالے کے لئے متعلقہ انتظامیہ کے ساتھ جیلوں، اسپتالوں ایمگریشن اتھارٹیز، لیبر اتھارٹیز اور پولیس اسٹیشنوں کا دورہ کرتا ہےاوراس نے یواے ای میں مقیم ہندوستانیوں کی فیملی کے معاملات کو ہندوستان میں متعلقہ انتظامیہ کے ساتھ اٹھایا ہے۔

سیل کی جدید کاری اور توسیع

☆ کان، فولاد اور محنت وروزگار کے وزیر مملکت جناب وشنو دیو نے اپنے تحریری جواب میں راجیہ سبھا کو بتایا کہ سیل (ایس اے آئی ایل) نے اپنی نئی اکائیوں کے شروع ہونے کے بعد جو جدید کاری اور توسیعی منصوبے کے تحت ہیں، زیادہ مقدار میں فولاد کی برآمد کا منصوبہ بنایا ہے۔ سیل نے 15-2014ء کے دوران 0.6 ملین ٹن زیادہ فولاد کی برآمد کا نشانہ مقرر کیا ہے جو کہ 14-2013ء میں ہوئی برآمدات کے مقابلے میں 71.43 فیصد سے زیادہ ہے۔وزیر موصوف نے بتایا کہ پلانٹوں کی جدید کاری اور توسیع کا کام مکمل ہونے کے بعد نئے پروڈکٹس سیل کو ابھرتی معیشتوں کی منڈیوں سے فائدہ اٹھانے اور جنوب مشرقی ایشیا، مشرق وسطی اور افریقہ میں بین الاقوامی منڈیوں میں اس کی موجودگی بڑھانے میں مدد کریں گے۔انھوں نے بتایا کہ سیل نے پڑوسی ملکوں کے علاوہ لاطینی امریکہ، مشرقی افریقی مما لک جیسی نئی منڈیوں کو فولاد کی پلیٹیں برآمد کرکے اور جنوب مشرقی ایشیائی منڈیوں کو وائر راڈز برآمد کرکے اپنی مارکیٹ کی توسیع کا منصوبہ بنایا ہے۔

شمال مشرقی کونسل کے لئے فنڈ

☆ شمال مشرقی خطے کی ترقی کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) جنرل (سبکدوش) وی کے سنگھ نے لوک سبھا کو بتایا کہ بارہویں پانچ سالہ منصوبہ (17-2012) کے دوران شمال مشرقی کونسل (این ای سی) کے لئے 6108 کروڑ روپے کا فنڈ مقرر کیا گیا ہے۔انھوں نے بتایا کہ علاقائی اتحاد اور بین ریاست سرحدی کنیکٹویٹی کو مستحکم کرنے کے مقصد سے این ای سی بین ریاست سڑک رابطے کو ترجیح دیتی ہے۔بارہویں پانچ سالہ منصوبے کے دوران شمال مشرقی خطے (این ای آر) کیلئے منظور شدہ اور زیر تعمیر پروجیکٹوں کی تفصیلات کے مطابق اروناچل پردیش میں 36 نئے پروجیکٹ منظور ہوئے ہیں جبکہ 81 پروجیکٹ زیر تعمیر ہیں۔آسام میں 21 نئے پروجیکٹ منظور کئے گئے ہیں جبکہ 74 پروجیکٹ زیر تعمیر ہیں۔ میگھالیہ میں 28 نئے پروجیکٹ منظور کئے گئے ہیں جبکہ 63 پروجیکٹ زیر تعمیر ہیں۔اسی طرح میزورم کیلئے 20 نئے پروجیکٹ منظور کئے گئے ہیں اور 50 پروجیکٹ زیر تعمیر ہیں۔ ناگالینڈ میں 38 پروجیکٹ منظور کئے گئے ہیں جبکہ 49 پروجیکٹ زیر تعمیر ہیں۔ سکم اور تریپورہ میں 14 اور 7 نئے پروجیکٹ منظور کئے گئے ہیں، جبکہ 42 اور 30 پروجیکٹ زیر تعمیر ہیں۔

محنتی سرکاری اسٹاف کو ایوارڈ

☆ عملہ اور تربیت کے محکمے نے 'امپلائی آف دی منتھ' نامی ایک غیر مالی مراعاتی اسکیم کا آغاز کیا ہے جس کا نفاذ 2013 سے ہوا ہے۔اس اسکیم کے تحت محکمے میں انڈر سکریٹری اور اس کے مساوی اور اس کے نیچے کے عہدے کے ملازمین کی شاندار کارکردگی کا اعتراف کیا جاتا ہے۔عملہ اور تربیت کے محکمہ نے مسوری میں واقع لال بہادر شاستری نیشنل اکیڈمی آف ایڈمنسٹریشن (ایل بی ایس این اے اے) میں ڈپٹی سکریٹری اور اس سے اوپر کی سطح پر اپنے افسران کیلئے اکتوبر 2013 میں ایک ریٹریٹ کا انعقاد کیا تھا۔محکمے نے حکومت ہند کے دیگر محکموں کو اپنے اس ریٹریٹ کے بارے میں مطلع کیا تھا اور اسے محکمے میں شروع کیے جانے والے ایک بہترین عمل سے تعبیر کیا تھا۔عملہ، عوامی شکایات اور پنشن کے مرکزی وزیر مملکت ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے شریمتی وانسک سیم کے ایک سوال کے تحریری جواب میں راجیہ سبھا کو اس کی اطلاع دی۔

☆☆☆

پبلی کیشنز ڈویژن کی اُردو مطبوعات

خدا کی نظر میں سب برابر ہیں	مترجم: ایم اے عالمگیر	120/=
ہندوستانی عوام کی مختصر تاریخ	ایچ-آر-گھوشال/ راحت جبیں	140/=
پیڑ پودوں کی داستان	پرمیلا پنڈت بروا/ راشد انور راشد	90/=
قلم، قلم کار اور کتاب	عبدالغنی شیخ	110/=
آجکل اور غبارِ کارواں	ادارہ	170/=
آجکل کی کہانیاں	ادارہ	162/=
آجکل اور سفرنامہ	ادارہ	105/=
آجکل اور صحافت	ادارہ	115/=
آجکل کے ڈرامے	ادارہ	125/=
آجکل کے مضامین	ادارہ	112/=
آجکل اور اقبال	ادارہ	95/=
آجکل اور طنز و مزاح	ادارہ	112/=
اردو ادب کے پچاس سال	ادارہ	95/=
اٹھارہ سو ستاون	سریندر ناتھ سین/ خورشیدہ پروین	
		556/=
کلاسیکی موسیقار	مترجم: خورشید اکرم	137/=
عوام الناس کے لیے گائڈ	مترجم: عادل صدیقی	145/=
مہاتما گاندھی	آچاریہ کرپلانی/ لکشمی چندریاس	300/=
مہاتما بدھ کی حکایتیں	پال کاروس/ مسعود فاروقی	155/=
شہیدوں کے خطوط	ادارہ	110/=
قلی قطب شاہ	نریندر لوتھر/ زبیر رضوی	280/=
سفینۂ غالب	ادارہ	95/=
آئینۂ غالب (طبع دوم)	ادارہ	75/=
گنجینۂ غالب (طبع دوم)	ادارہ	60/=
یادیں مجاہدین آزادی کی	نوین جوشی/ راحت جبیں	120/=
غالب بہ صد انداز تشکیل:	برجندر سیال	1000/
پہیلیاں-امیر خسرو	مرتب شہباز حسین، ہند کشور وکرم	22/=
کاغذی ہے پیرہن	عصمت چغتائی	65/=
کشمیر کی لوک کتھائیں	جے-این-کھیر	45/=
ہندوستانی تہذیب کا مسلمانوں پر اثر	ڈاکٹر محمد عمر	127/=
راگ راگنیوں کی تصویریں	شکیل الرحمٰن	325/=
ہند اسلامی طرزِ تعمیر	ضیاء الدین ڈیسائی/ اختر الواسع	54/=
ہندوستان میں اسلامی علوم کے مراکز	ضیاء الدین ڈیسائی/ بہار برنی	54/=

ہماری تہذیبی وراثت	راجندر پرشاد، پی این پانڈے	50/=
ہندوستان کے عظیم موسیقار	شمبھوناتھ مشرا/ رئیس مرزا	65/=
سروجنی نائیڈو	تارا علی بیگ/ لکشمی چندریاس	125/=
حکیم اجمل خاں	ظفر احمد نظامی	75/=
سردار ولبھ بھائی پٹیل	آئی جے پٹیل/ یعقوب یاور	95/=
مختار احمد انصاری	مشیر الحسن/ فرحت احساس	80/=
رفیع احمد قدوائی	ڈاکٹر ہاشم قدوائی	60/=
سرسید احمد خاں	خلیق احمد نظامی/ اصغر عباس	35/=
حسرت موہانی	ڈاکٹر خلیق انجم	50/=
مولانا آزاد (طبع دوم)	عرش ملسیانی	40/=
بدرالدین طیب جی	اے جی نورانی/ راجندر انجم	70/=
مظہر الحق قیام الدین احمد، جٹا شنکر جھا	مترجم: رضوان احمد	55/=
رابندر ناتھ ٹیگور	ہرن مے مکرجی/ اشہر ہاشمی	80/=
جواہر لال نہرو	ایم چلاپتی راؤ/ کے پی شرما	105/=
مشعلِ آزادی	ساغر نظامی	40/=
رامائن--- بچوں کے لئے	مترجم: ساوتری	18/=
دنیا کی منتخب لوک کہانیاں	ادارہ	11/=
دھنواں راجہ	مترجم: وشوناتھ سکہ	13/=
ہیرے کی لونگ	ادارہ	5/50
امر شہید گنیش شنکر ودیارتھی	مالتی شنکر	11/=
بھارت خلائی دور میں	موہن سندر راجن	12/=
ہم ایک ہیں	عرش ملسیانی	10/=
پھولوں کی وادی	رفعت سروش	16/=
روشنی کے مینار	مرتب: شہباز حسین	25/=
جاتک کتھائیں	مترجم: راجندر انجم	32/=
ہندوستان کی مسجدیں	ضیاء الدین ڈیسائی	18/=
ہندوستان کے دریا	شیخ سلیم احمد	11/=
پنجاب اور کلو کی کہانیاں	مترجم: آمنہ ابوالحسن	27/=

نوٹ: کتابیں اور رسالے منگوانے کے لئے رقم پیشگی ارسال کریں۔

ملنے کا پتہ: بزنس منیجر پبلی کیشنز ڈویژن 'سوچنا بھون' سی جی او کمپلیکس

نئی دہلی۔10003

YOJANA (URDU) PRICE 20/=

RNI NO.27032/81 AUGUST 2014 ANNUAL SUBSCRIPTION RS 100/=

VOL. 34 NO. 5 (SPECIAL ISSUE)

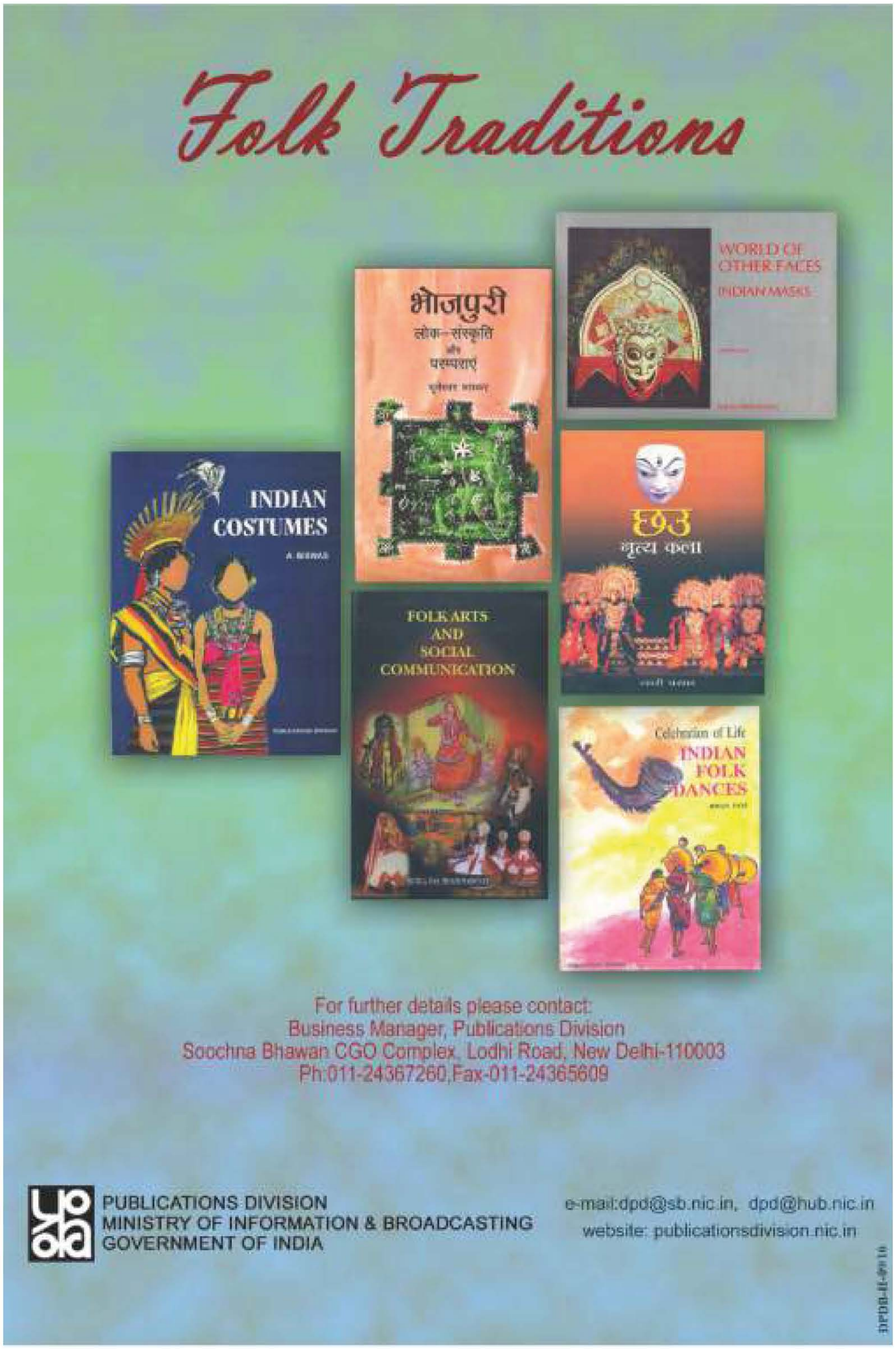

ISSN 0971. 8338

Printed and Published by ***IRA JOSHI***, Additional Director General & Head on behalf of Publications Division, Ministry of I&B, Government of India, printed at CHAAR DISHAYEN PRINTERS PVT LTD, G39-40 SECTOR 3 NOIDA(UP) 201301 and published at Publications Division,Soochna Bhavan,C.G.O.Complex, New Delhi-110003 Senior *Editor:* ***HASAN ZIA***